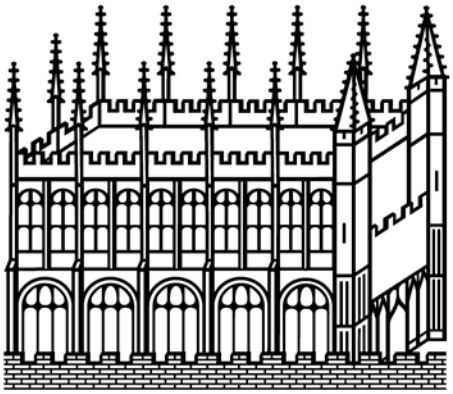


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

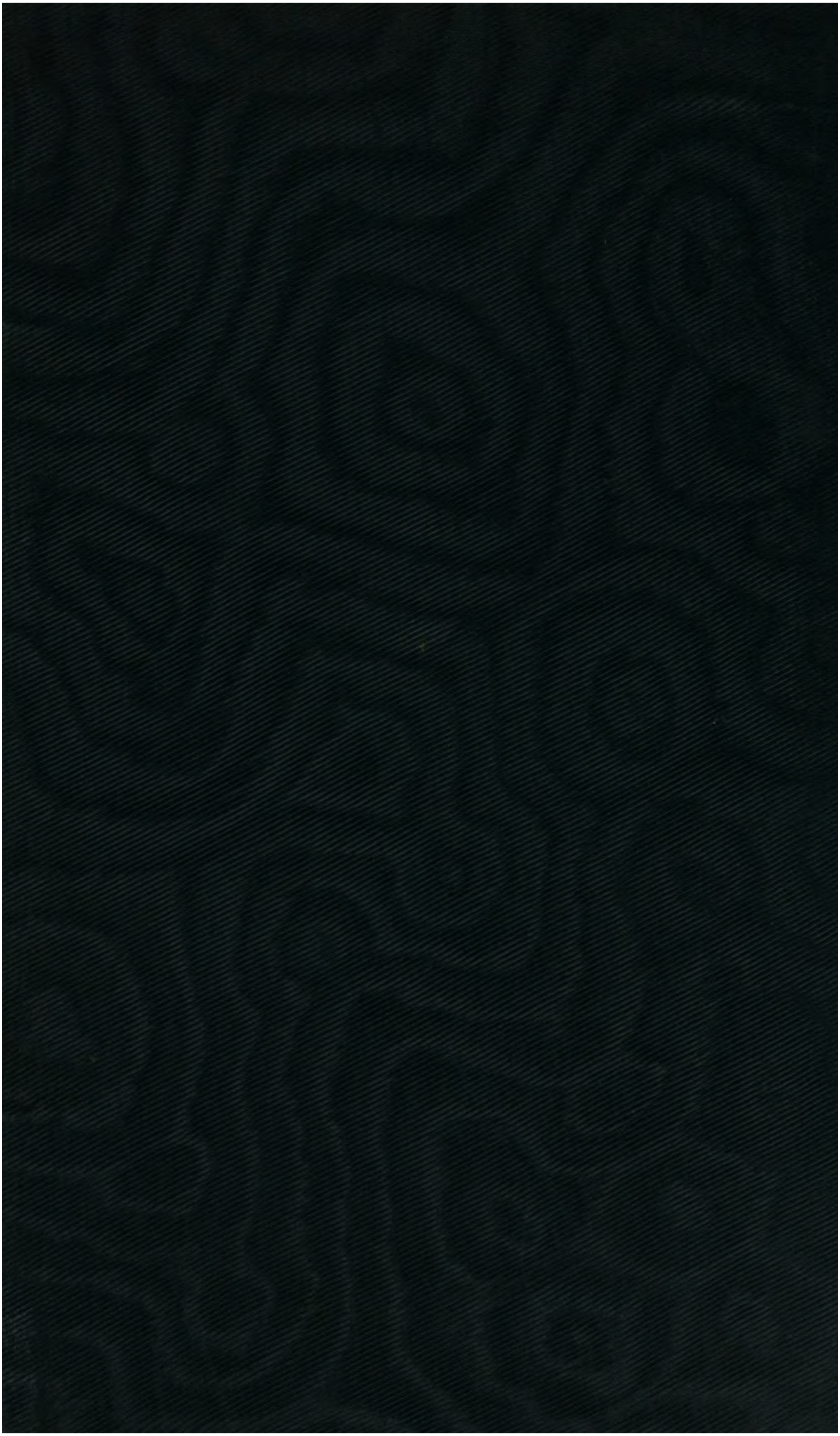
This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.





مارا کا مفعول ہی اُسی طرح عمرو بھی اُسکا مفعول واقع ہوا ہی اور بیان حروف عاطفہ کا مفصل باب اول صرف مین ہو چکا ہی وہان دیکھ لینا چاہیے اور کبھی یہ حروف عاطفہ درمیان دو جملون کے بھی واقع ہوا کرتے ہین جیسے الفاظ مفرد مین آتے ہین جیسے زید نے للو کو مارا تھا اور عمرو نے زید کو منع کیا تھا تو یہان پہلا جملہ معطوف علیہ کہلاویگا اور جملۂ ثانی معطوف ۔

بیان تابع مہمل کا

تابع مہمل اُس تابع کو کہتے ہین جو صرف واسطے زینت اور آرایش کلام کے پیچھے ایک کلمہ کے دوسرے کلمے کو مہمل بولا کرتے ہین جیسے کہتے ہین روٹی ووٹی کھلا دو پانی وانی لے آؤ مراد یہان وٹی سے وہ شی ہی کہ اور کوئی شی جو قابل کھانے کے ہو اُسے کھلا دو اور اسی طرح وانی سے مثال دوم مین وہ چیز مراد ہی جو بجاے پانی کے استعمال کیا جاوے یا وہ فائدہ پانی کا دیوے اُسے لے آؤ

تمت بالخیر

INDIAN INSTITUTE

بیان عطف بیان کا

عطف بیان اُس تابع کو کہتے ہین جو ایک نام مشہور اسنے متبوع کا واقع ہووے اور اکثر واسطے تفسیر متبوع کے آتا ہی جیسے للّو مل پچکوڑ یا حاضر ہی تو یہان للّو مل متبوع ہی اور پچکوڑ یا تابع اسم مشہور یا عرف للّو مل ہی اور بطور عطف بیان کے واقع ہوا ہی اور ترکیب مین متبوع اور تابع عطف بیان کا ملکر جزو جملہ مثل مفرد کے ہوا کرتا ہی اور فرق درمیان صفت اور عطف بیان کے یہ ہی کہ صفت اکثر نکرہ ہوتی ہی اور عطف بیان ہمیشہ معرفہ آیا کرتا ہی اور قطع نظر اسکے عطف بیان واسطے تفسیر متبوع کے آتا ہی اور صفت واسطے بیان تحصیل اور صفت موصوف کے آتی ہی۔

بیان عطف بہ حرف کا

عطف بہ حرف اُس تابع کو کہتے ہین جو بعد متبوع کے پیچھے ایک حرف عطف کے مذکور ہووے اور ترکیب مین جو متبوع اور معطوف علیہ کا حکم ہوتا ہی وہی تابع یا معطوف کا حکم ہوتا ہی جیسے زید اور للّو آئے ہین تو فعل آئے ہین کا جیسے زید فاعل ہی اسی طرح للّو بھی فاعل ہی اور مین نے زید و عمرو کو مارا تو زید یہان معطوف علیہ ہی اور عمرو معطوف ہی اور جس طرح زید فعل

ذات بدل واحد ہو جیسا مثال مذکور سے معلوم ہوتا ہی کہ تیرے بھائی کا وجود وہی وجود زید ہی اور اُسکے وجود سے کچھ جدا نہین ہی ۔

اور بدل البعض اُسے کہتے ہین کہ ذات بدل جزو ذات مبدل منہ ہی جیسے زید کتاب پڑھ چکا قریب نصف کے یہان کتاب مبدل منہ ہی اور قریب نصف کے بدل ہی جو جزو ذات مبدل منہ ہی یعنی کتاب ۔

اور بدل الاشتمال اُسے کہتے ہین کہ ذات بدل ایک امر اضافی یا مطلق ذات مبدل منہ ہو جو کہ اردو مین یہ بدل نہین آتا ہی اسلیے یہان اُسکا بیان بھی مفصل نہین لکھا گیا ۔

اور بدل الغلط اُسے کہتے ہین کہ ذات مبدل منہ بالکل مغائر اور مخالف ذات بدل ہو اور یہ اردو مین اکثر بولا جاتا ہی جیسے زید آلہ آباد سے پٹنہ کول دیکھتا ہوا دہلی کو گیا یہان مراد کہنے والے کی یہ تھی کہ جب زید آلہ آباد سے چلا تو کول دیکھتا ہوا دہلی کو گیا لیکن پہلے غلطی سے پٹنہ شہر کا نام لیگیا تھا جب اُسے یاد آیا تو اُسنے فوراً کول شہر کا بھی نام لے دیا جسکا مذکور کرنا مقصود بالذات تھا ۔

بیان عطف

کبھی اُردو مین متبوع تابع کے بعد آجاتا ہی اور تاکید اور مؤکد
ملکر مثل مفرد جزو جملہ ہوا کرتے ہین نعت وہ کلمۂ ثانی ہی جو بعد ایک
متبوع کے مذکور ہو اور کچھ صفت یا مذمت متبوع کی بیان کرے
اور اُسکو صفت بھی کہتے ہین اور حال مفصل اسکا بیان ترکیب
توصیفی مین مذکور ہو چکا ہی جیسے زید نیکبخت موجود ہی یہان زید
موصوف ہی اور نیک صفت یا نعت ہی۔

بیان بدل اور مبدل منہ کا

بدل وہ ایک تابع ہی جو ایک امر کہ اُسکے متبوع کی نسبت منسوب ہو
اُس نسبت مین وہ تابع خود مقصود بالذات ہو جیسے مین نے
تیرے بھائی زید کو دیکھا تھا اس جملہ مین تیرا بھائی متبوع اور
مبدل منہ ہی اور زید تابع بدل ہی اور دیکھا کہ جو تیرے بھائی کی
نسبت منسوب ہوا ہی اُسمین زید خود مقصود بالذات ہی اور بدل
اور مبدل منہ ملکر مثل مفرد کے جزو جملہ ہوتے ہین چنانچہ جا مذکور ہین
بدل مبدل منہ ملکر مفعول فعل دیکھا کے ہو گئے ہین۔

بدل کی چار قسمین ہین بدل الکل بدل البعض بدل الاشتمال
بدل الغلط۔

بدل الکل اُسے کہتے ہین کہ مصداق ذات مبدل منہ اور مصداق

لفظ سب کے ساتھ تاکید سے بولے تو جملہ کے مفہوم سے معلوم ہوا کہ کوئی بھائی آنے سے باقی نہ رہا سب آئے تھے اسکی دو قسمین ہین

ایک تاکید لفظی دوم تاکید معنوی ۔

تاکید لفظی اُسے کہتے ہین جو بتکرار لفظ آوے جیسے ہان ہان ہمنے مارا ہی تو یہان مارنے کا امر نسبت اپنے ایک امر نسبتی تھا اُسکو ہان ہان کے مذکور کرنے سے ایک استحکام ہوگیا یعنی مقرر ہمنے ہی مارا ہی اور کسی نے اُسے نہین مارا ہی ۔

اور تاکید معنوی اُسے کہتے ہین جو الفاظ مندرجۂ ذیل سے آوے

سب سب کے سب غٹ کے غٹ جمگھٹ کے جمگھٹ

غول کے غول لشکر کے لشکر دل کے دل کل جمیع جتھے کا جتھا

جھنڈ کا جھنڈ الغارون پل کا پل جیسے میرے ہان سب کے سب براتی چلے آئے زید کے ہان سے سب بالکل بھائی چلے گئے بازار مین آدمیون کے غٹ کے غٹ چلے جاتے تھے قس علیہ ۔

فرق تاکید لفظی اور معنوی مین یہ ہی کہ تاکیدی لفظی بتکرار اُسی لفظ یعنی متبوع کے آتی ہی اور معنوی الفاظ مذکورۂ بالا کے بیان سے آتی ہی اور جب ضمیر کی تاکید لاتے ہین تو لفظ خود یا آپ کے لفظ سے لایا کرتے ہین جیسے مین آپ چلا آیا وہ خود بھاگ گئے اور

مستثنےٰ منہ سے نکالین جیسے سب بھائی آئے لیکن زید تو یہان سب بھائی مستثنیٰ منہ ہین اور زید مستثنیٰ ہی اور جو کہ مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ ملکر مفرد کے جزو جملہ ہوتے اسلیے اس جملہ مین بھی مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ ملکر فعل فاعل آئے کے ہو گئے اور حال مفصل اسکا باب صرف مین بخوبی ہو چکا ہی اُسے دیکھ لینا چاہیے۔

بیان توابعات کا

تابع اُس کلمے کو کہتے ہین جو پیچھے ایک کلمے کے مذکور ہو اور جس حالت و کیفیت مین کہ کلمۂ اول ہو اُسی کیفیت اور حالت مین ثانی بھی ہو چنانچہ اول کے کلمے کو متبوع اور دوسرے کو تابع کہتے ہین اور اُسکی پانچ قسمین ہین تاکید نعت بدل عطف بیان عطف بحرف۔

تاکید وہ کلمۂ ثانی یا تابع ہی کہ جو اپنے کلمۂ اول یا متبوع کو کسی امر مین استحکام یا حصر کا فائدہ دیوے خواہ وہ امر شمولی ہو۔ یا نسبتی جیسے میرے ہان سب بھائی آئے تو بھائیون کی نسبت ایک امر آنے کا منسوب ہو گیا تھا اُسکو لفظ سب نے ایک حصر کا فائدہ بخشا اور جب بلا تاکید جملۂ مذکور بولتے تو کہتے کہ میرے ہان بھائی آئے تو ممکن تھا کہ شاید کوئی بھائی نہین بھی آیا ہو لیکن جب

ممیز اُسے کہتے ہین جسکا شک اور ابہام دور کیا جاوے جیسے میرے
پاس پانچ روپیہ ہین یا بیس گز ململ ہو تو یہان جب تک روپیہ اور
ململ کا ذکر نہ کیا جاوے تو دونون جملون کے سامع کو شک رہیگا کہ
پانچ عدد کیا چیز ہی اور دوسرے جملہ مین تردد ہو کہ بیس گز کیا شی ہو
جب یہ تمیز مین بیان کر دی گئین تو پانچ کے عدد مین جو ابہام تھا
روپیہ کے کہنے سے دور ہو گیا اور اسی طرح ململ کے مذکور کرنے سے
جو ابہام بیس گز مین تھا دور ہو گیا اور یہ تمیز ممیز مثل حال ذوالحال کے
جزو جملہ ہوا کرتے ہین اور کبھی کسی امر نسبتی وغیرہ مین بھی جو ابہام ہوا
کرتا ہی جسطرح سے اعداد اور اوزان وغیرہ مین جیسے زید عمرو سے
علم مین بہتر ہی اور عمرو زید سے دولت مین بڑا ہی اور تمیز کی علامتین
یہ ہین لفظ کر جیسے للو نے بھول کر زید کو روپے دیدیے یا تنوین
یعنی دو زبر اور سے اور بائے موحدہ جیسے للو نے پھر زید سے بجبر یا
جبراً یا جبر سے روپے واپس لے لیے اور یہ الفاظ نشانی تمیز کے واقع ہوتے
ہین رنگ برنگ طرح بطرح دو ہین لاچار ناچار بے بس حتی المقدور
جہان تک ہو سکا تا بمقدور۔

بیان مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ کا

مستثنیٰ اُسے کہتے ہین جسے بذریعۂ حروف استثنا کے کسی

بیان حال اور ذوالحال کا

حال اُسے کہتے ہین جو ہیئت فاعل یا مفعول کی کیفیت بیان کرے اور جسکی حالت بیان کرتا ہی اُسے ذوالحال کہتے ہین جیسے زید گاتا جاتا تھا تو یہان زید فاعل فعل جاتا تھا کا ہی اور ذوالحال ہی اور گاتا حال ہی جو حالت زید کو بیان کرتا ہی اور مین نے زید کو سوتے دیکھا اس جملہ مین ضمیر مین فاعل ہی اور دیکھا اُسکا فعل ہی اور زید مفعول ہی جسکی حالت لفظ سوتا جو حال ہی بیان کرتا ہی اور کبھی ایسا بھی حال پڑا کرتا ہی جسمین اشتباہ ہوتا ہی کہ آیا یہ ہیئت فاعل کی بیان کرتا ہی یا مفعول کی یعنی کبھی ایسا بھی حال پڑتا ہی جو صلاحیت فاعل اور مفعول دونون کے حال ہونے کی رکھتا ہو جیسے مین نے زید کو تیرتے دیکھا نہین معلوم مین نے زید کو اُس حالت مین دیکھا کہ جب مین تیرتا تھا یا زید کو اُس حالت مین دیکھا کہ جب وہ تیر رہا تھا تذکیر اور تانیث اور وحدت و جمعیت حال کی مطابق ذوالحال کے ہوا کرتی ہی اور حال ذوالحال ملکہ مثل مرکب غیر مفید یا مفرد کے جزو جملہ ہوا کرتے ہین ۔

بیان تمیز اور ممیز کا

تمیز اُسے کہتے ہین جو کسی چیز مین سے شک اور ابہام کو دور کرے

اور کبھی علامت ظرفیت ظاہر آتی ہی جیسے زید کوٹھے پر بیٹھا ہی اور موہن گھر مین کھانا کھاتا ہی پھر ظرف کی دو قسمین ہین ظرف محدود اور ظرف مبہم ظرف محدود وہ ہی جسکے لیے کوئی حد معین ہو جیسے زید کتب خانہ مین کتاب لکھتا ہی مثال ظرف مکان محدود ہی اور زید کل دن بھر حاضر رہا مثال ظرف زمان محدود ہی اور ظرف مبہم وہ ہی جسکی کوئی حد مقرر نہو جیسے گھوڑا آگے یا سامنے چرتا ہی مثال ظرف مکان مبہم کی ہی اور اس سے پہلے زید نوکر تھا مثال ظرف زمان مبہم کی ہی۔

مفعول لہٗ

مفعول لہ وہ ہی جسکے سبب فعل کیا جاوے خواہ وہ سبب موجود ہو یا اُسکے حاصل کرنے کا ارادہ ہووے مثال اول زید نامردی سے نہین لڑا یعنی بسبب نامردی کے جو اُسکی ذات مین موجود تھی نہ لڑا۔

مثال زید پڑھنے کے لیے مدرسہ گیا ہی یعنی واسطے حاصل کرنے علم کے مدرسہ گیا ہی جسکے حاصل کرنے کی وہ خواہش کرتا ہی تنوین یعنی دو زبر یا لفظ کر یا لیے یا سبب یا اور الفاظ جو اُنھین معنی مین ہون علامتین مفعول لہ کی ہین اور عربی مین سوائے ان مفعولون کے ایک مفعول معہ بھی ہوا کرتا ہی لیکن اردو مین نہین آتا اسلیے اُسکا بیان چھوڑ دیا۔

مفعول و دیگر متعلقات فعل مثل حال اور تمیز وغیرہ ہر فعل لازمی اور متعدی مین آسکتے ہین چونکہ مفعول بہ کا بیان پیشتر ہو چکا ہی اسلیے کچھ ضرورت مکرر لکھنے کی نہین ہی۔

مفعول مطلق

مفعول مطلق وہ حاصل مصدر ہی جو قبل فعل کے حالت مفعولیت مین واقع ہو اور وہ مفعول اور اُسکا فعل دونون ایک ہی مصدر سے مشتق ہوے ہون یا معنی مین وہ دونون متحد ہون مفعول مطلق دو قسم کا ہوتا ہی ایک تاکید کے لیے جیسے زید نے بڑی مار ماری دوم واسطے بیان نوع اور عدد کے آتا ہی جیسے زید ایک بیٹھک بیٹھا یا عمرو حاکمون کی نشست بیٹھا اور زید نے موہن کو بڑی ماردی اگرچہ مار اور دی لفظ جدا جدا ہین لیکن معنی دونون کے ایک ہی ہین ماردی بمعنی مار ماری کے ہی۔

مفعول فیہ

جس جگہ یا جسوقت مین فعل واقع ہوتا ہی اُسکو مفعول فیہ اور ظرف کہتے ہین ظرف کی دو قسمین ہین ظرف زمان اور ظرف مکان اس مفعول کے آخر لفظ مین یا پر وغیرہ جو علامت ظرفیت ہین اکثر پوشیدہ رہتی ہین جیسے زید آج مدرسہ گیا ہی یعنی مدرسہ مین گیا ہی

تفسیر یہ بھی کہتے ہین۔

جملۂ معللہ وہ ہی جو سبب اور علت کلام سابق کا پڑے جیسے تم مدرسہ نہ جاؤ کہ ان دنون مدرسہ کی تعطیل ہوگئی ہی۔

جملۂ جواب قسم وہ ہی کہ قسم کے جواب مین واقع ہو جیسے خدا کی قسم تو جھوٹھا ہی۔

جملۂ جواب شرط وہ ہی جو شرط کے جواب مین واقع ہو جیسے اگر تم آؤ گے تو پانچ روپیہ دونگا جملۂ جواب شرط مین اکثر ایک حرف جزا کا آیا کرتا ہی۔

جملۂ نتیجہ وہ ہی جو کلام سابق کا نتیجہ پڑے جیسے نمک حرامی کمینون کی خاصیت ہی اور نمک حلالی اشرافون کی عادت ہی پس کوئی کمینہ نمک حلال نہین ہوتا اور نہ کوئی اشراف نمکحرام ہوتا ہی

جملۂ معطوفہ وہ ہی جو پہلے جملہ پر عطف ہو جیسے زید لکھتا ہی اور موہن پڑھتا ہی۔

بیان اقسام مفعول اور متعلقات فعل کا

واضح ہووے کہ مفعول کی چار قسمین ہین۔

۱ مفعول بہ ۲ مفعول مطلق ۳ مفعول فیہ ۴ مفعول لہ

انمین سے مفعول بہ صرف فعل متعدی مین آتا ہی اور باقی

ای صاحب استفہام تم کہان جاؤگے تمنّی کاش زید آجاتا قسم خدا کی قسم مین سچا ہون غرض تو نے کیون نہ علم تحصیل کیا جو آج کو بہرہ ہوتا تعجب زید کیا ہی نیک مرد ہی۔

باعتبار معانی کے جملہ کی آٹھ قسمین ہین

جملۂ مستانفہ جملۂ معترضہ جملۂ مبنیہ جملۂ معللہ جملۂ جواب قسم جملۂ جواب شرط جملۂ نتیجہ جملۂ معطوفہ۔

جملۂ مستانفہ وہ ہی جو عبارت مین پیشتر آوے اُسیکو جملۂ ابتدائیہ بھی کہتے ہین جیسے شروع کتاب باغ و بہار کا سبحان اللہ کیا صانع ہی کہ جسنے ایک مٹھی خاک سے کیسی کیسی صورتین اور مٹی کی مورتین بنائین

جملۂ معترضہ وہ ہی جو درمیان مبتدا اور خبر یا فعل اور فاعل یا شرط اور جزا کے واسطے زینت اور تقویت کلام کے واقع ہوا اور اُن دونون جزون مین سے کسی کے ساتھ ایسا علاقہ نہ رکھتا ہو کہ جسکے بغیر اظہار اور بیان کیے ہوے جملہ ناتمام رہتا ہو بلکہ جو اُسے حذف کر دین تو کچھ جملۂ مذکور مین نقصان نہ آوے جیسے زید کیا خوش اخلاق تھا آگرہ آباد چلا گیا۔

جملۂ مبنیہ وہ ہی جو کلام سابق مجمل کو بیان اور تفسیر کرے جیسے زید بڑا آدمی ہی اُسکے پاس بہت دولت ہی جملۂ مبنیہ کو جملۂ

نہ آوے اور مفعول بہ کی علامت خواہ آوے یا نہ آوے تو وے فعل خواہ لازمی ہون یا متعدی ہمیشہ تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت مین فاعل کے موافق بولے جاوینگے جیسے زید آیا بنو آئی زید لکھتا ہی بنو پڑھتی ہی زید روٹی کو کھاتا تھا بنو پانی کو پیتی تھی جن فعلون کے فاعل کے ساتھ لفظ نے علامت فاعل تو ہو مگر علامت مفعول بہ مطلقاً نہ ہووے تو وے فعل حالات مذکورۂ بالا مین مفعول کے موافق بولے جاوینگے خواہ فاعل مذکر ہووے یا مؤنث واحد ہووے یا جمع جیسے زید نے تختی لکھی بنو نے پانی پیا لڑکون نے تختیان لکھین عورتون نے شربت کے پیالے پیے جب فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ دونون کی علامتین مذکور ہوون تب ہر حال مین فعل واحد مذکر بولا جاویگا جیسے زید نے تختی کو لکھا بنو نے شربت کے پیالون کو پیا۔

بیان جملۂ انشائیہ کا

جملۂ انشائیہ وہ ہی جسکے سننے سے سامع کو معلوم ہووے کہ کہنے والا کچھ خواہش رکھتا ہی جملۂ انشائیہ کے کہنے والے کی بات مین احتمال صدق اور دروغ کا نہین ہوتا ہی وجہ نہونے احتمال مذکور کی یہ ہی کہ جملۂ انشائیہ کا کہنے والا اپنی طرف سے بات بنا کر کہا کرتا ہی کسی کی خبر نہین دیتا ہی جملۂ انشائیہ کی آٹھ قسمین ہین امر جیسا خط لکھو نہی مت جاؤ۔ ندا

مرقومۂ ذیل کی ترکیب کرو۔

زید نے موہن کو بیوقوف سمجھا موہن نے بدھو کو ساہوکار سے سو روپیہ دلا دیے جملہ متعدی بدو مفعول ہین دوسرے مفعول بہ کے ساتھ علامت مفعول بہ نہین لاتے جیسے مثالون سابق سے ظاہر ہی جو فعل مصدر ہونا سے مشتق ہوتے ہین اُنکی دو قسمین ہین افعال ناقصہ اور افعال تامہ افعال ناقصہ اُنھین کہتے ہین جو صرف اسم یعنی فاعل پر تمام نہین ہوتے بلکہ محتاج خبر کے بھی رہتے ہین اسواسطے اُنکو افعال ناقصہ کہتے ہین اور اُن افعال کی تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت اُنکے اسمون کے موافق ہوتی ہین جیسے موہن لال امیر ہوگیا اس جملہ مین موہن لال اسم ہی اور امیر خبر اور ہوگیا فعل ناقص اسطرح پتھر مٹی ہوگیا پتھر اسم ہی اسی کے موافق فعل بولا گیا پتھر مٹی ہوگئی بولنا محض غلط ہی۔

افعال تامہ وے ہین جو محتاج خبر کے نہون صرف اسم پر یعنی فاعل پر تمام ہوجاتے ہین اور بمعنی وجود کے ہوتے ہین جیسے لڑکا ہوا یعنی لڑکا تولد ہوا ایسے محل پر بے فعل لازمی ہوتے ہین۔

قاعدۂ کلیہ فعلون کی تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت

جن فعلون کے فاعل کے ساتھ لفظ نے علامت فاعل مطلقاً

علامت مفعول بہ نہین لاتے جیسے خط لکھا گیا اس کلام سے معلوم نہین ہوتا کہ خط کسنے لکھا ترکیب خط مفعول بہ قائم مقام فاعل کے ہی اور لکھا گیا فعل مجہول ہی فعل مجہول اپنے مفعول قائم مقام فاعل کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا باعتبار تعداد مفعول کے۔

فعل متعدی کی دو قسمین ہین متعدی بیک مفعول و متعدی بدو مفعول متعدی بیک مفعول وہ ہی جو فاعل اور ایک مفعول کے ساتھ ملکر جملہ ہو جاوے جیسے موہن نے شربت پیا اور متعدی بدو مفعول وہ ہی جو فاعل اور دو مفعولون کے ساتھ ملکر جملہ ہووے جیسے مین زید کو دیانت دار جانتا ہون ترکیب لفظ مین ضمیر فاعل اور زید مفعول بہ اور کو علامت مفعول بہ اور دیانت دار دوسرا مفعول بہ اور جانتا ہون فعل متعدی بدو مفعول پس فعل اپنے فاعل اور دونون مفعولون کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال دوم زید نے موہن کو پندرہ روپیہ دلائے ترکیب زید فاعل نے علامت فاعل موہن کو مفعول بہ اور پندرہ ترکیب تعدادی عدد ممیز اور روپیہ معدود اور تمیز دونون ممیز اور تمیز ملکر مفعول بہ دوم واقع ہوے اور دلائے فعل متعدی بدو مفعول پس فعل اپنے فاعل اور دونون مفعولون کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا اسی طرح ان مثالون

اور اُنکے بجاے صرف لفظ ایجاب یا انکار کو بولتے ہین جیسے ہان یا نہین۔
اُس شخص کے جواب مین جو کہے کہ کیا تم خط لکھوگے پس اسکے جواب مین
صرف لفظ ہان یا نہین کا بولنا کافی ہی لفظ ہان یا نہین بجاے مین
خط لکھونگا یا مین خط نہ لکھونگا کے ہین۔

اور قرینۂ حالیہ وہ ہی جو مخاطب کی کیفیت اور حالت سے کوئی بات
مفہوم ہووے جیسے کوئی شخص کسی کے جواب مین آنکھ یا سر یا انگلی وغیرہ کے
اشارے سے اقرار یا انکار کرے جو کہ ان اشارات پر تعریف لفظ کی صادق
نہین آتی اسواسطے اُنکو جملہ فعلیہ نہ کہینگے ہان البتہ اسقدر کہہ سکتے ہین
کہ یہ اشارہ قائم مقام جملہ فعلیہ کے ہی۔

باعتبار مفعول کے فعل کی دو قسمین ہین فعل معروف اور فعل مجہول

فعل معروف وہ ہی جسکا کرنے والا یعنی فاعل معلوم ہووے جیسے
زید نے خط لکھا۔

اس جملہ مین زید فاعل معلوم ہی اور خط مفعول بہ اور لکھنا
فعل متعدی معروف فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر
جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا اور فعل مجہول وہ ہی جسکا فاعل معلوم نہووے۔
ایسے فعل کا مفعول بہ قائم مقام فاعل کے ہوجاتا ہی لیکن اُسمیں

فعل متعدی فعل اپنے فاعل اور مفعول کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال زید نے بچھتر روپیہ کو گھوڑا خریدا ہی ترکیب زید فاعل نے علامت فاعل بچھتر ترکیب تعدادی عدد یا ممیز اور روپیہ معدود اور ممیز اور ممیز ملکر بذریعۂ حرف کو کے جو بمعنی عوض کے ہی متعلق فعل ہوا اور گھوڑا مفعول بہ اور خریدا ہی فعل متعدی پس فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

بیان اختصار جملۂ فعلیہ

کبھی دفعت پائے جانے قرینہ اور قیاس کے فعل یا فاعل یا مفعول یا تینون کو حذف کر دیتے ہین قرینے کی دو قسمین ہین قرینۂ مقالیہ اور قرینۂ حالیہ۔

قرینۂ مقالیہ وہ ہی جو گفتگو سے سمجھا جاوے جیسے کوئی پوچھے کہ کون بیٹھا ہی تو اسکے جواب مین (زید) کہدینا کافی ہی یعنی زید بیٹھا ہی اس جملہ مین صرف فاعل بولا گیا اور فعل محذوف رہا کبھی صرف مفعول بہ کو ذکر کرتے ہین جیسے (زید کو) اُس شخص کے جواب مین جو کہے کسکو مارون یہان فعل اور فاعل دونون محذوف ہو گئے ہین یعنی مارتو اور کبھی فعل فاعل اور مفعول تینون کو حذف کر دیتے ہین

ایک فعل کے کئی فاعل ہو سکتے ہین جیسے زید اور بکر نے سبق پڑھا پس سبق پڑھنے مین تینون فاعل مساوی ہین اسیطرح ایک فاعل کے چند فعل بھی ہو سکتے ہین جیسے زید نے خط لکھا اور سبق پڑھا سویا اُٹھا بیٹھا پھر گھر چلا گیا ایسے فعلون مین اول فعل کے ساتھ فاعل اسم ظاہر یا ضمیر ہوتا ہی اور باقی فعلون مین ضمیر فاعل پوشیدہ رہتی ہی

کبھی جملہ فعلیہ مین مرکب غیر مفید مثل اسم مفرد کے فاعل اور مفعول ہو سکتے ہین مثال موہن کا لڑکا سبق پڑھتا ہی ترکیب موہن مضاف الیہ اور کا علامت اضافت اور لڑکا مضاف پس مضاف اور مضاف الیہ ملکر فاعل ہوا اور سبق مفعول بہ اور پڑھتا ہی فعل متعدی فعل اپنے فاعل اور مفعول کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال ذہین لڑکا اپنا سبق یاد کر لیتا ہی ترکیب ذہین صفت لڑکا موصوف دونون ملکر فاعل ہوے اور اپنا ضمیر مضاف الیہ اور سبق مضاف یہ دونون ملکر مفعول بہ ہوے یاد کر لیتا ہی فعل متعدی پس فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال زید کا چھوٹا بھائی کلیلہ دمنہ پڑھتا ہی ترکیب زید مضاف الیہ کا علامت اضافت چھوٹا صفت اور بھائی موصوف صفت اور موصوف ملکر مضاف ہوا زید کا کلیلہ دمنہ ترکیب امتزاجی مفعول ہوا اور پڑھتا ہی

کھانے کی صلاحیت رکھتا ہی اور بعض وقت قرینہ اور قیاس سے بھی نہین
پہچانا جاتا ہی تب اونکی تمیز بہت دشوار ہی جیسے کُتّا بھیڑیا بھاڑتا ہی
بلّی لومڑی کھاتی ہی ان جملون مین ہر ایک اسم فاعل ہوسکتا ہی پس
ایسے اسمون مین فاعل کو اول رکھنا چاہیے اور مفعول کو پیچھے ۔

عام شناخت فاعل اور مفعول کی

فعل کو لفظ کون یا کسنے کے ساتھ بولنے سے یا سوال کرنے سے
فاعل معلوم ہوجاتا ہی اور جب فعل کو لفظ کیا یا کسکو کے ساتھ بولین یا سوال
کرین تو مفعول بہ دریافت ہوجائیگا یعنی جملۂ فعلیہ مین جو اسم لفظ کون
یا کسنے کا جواب پڑیگا وہ اسم ضرور فاعل ہوگا اور لفظ کیا یا کسکو کا
جو اسم جواب واقع ہوگا وہ مفعول بہ ہوگا جیسے بلّی چوہا کھاتی ہی جب
اس جملہ مین کہوگے کہ کون کھاتی ہی تو ضرور بلّی ہی جواب مین پڑیگی
تو معلوم ہوا کہ بلّی فاعل ہی اور جب کہوگے کہ بلّی کیا یا کسکو کھاتی ہی
تو اسکے جواب مین چوہا واقع ہوگا پس اس جملہ مین چوہا مفعول بہ ہی ۔

مثال دوم زید خط پڑھتا ہی جب کہینگے کہ خط کون پڑھتا ہی تو ضرور
اسکا جواب زید واقع ہوگا پس فاعل فعل پڑھنے کا معلوم ہوا اسی طرح
جب کہینگے کہ زید نے کیا یا کسکو پڑھا تو اسکے جواب مین خط واقع ہوگا
تو معلوم ہوا کہ یہی مفعول بہ فعل پڑھنے کا ہی بذریعۂ حرف عطف کے

نہووے بلکہ فعل خواہش مفعول بہ کی رکھے فعل متعدی مین فعل فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر پورا جملہ بنتا ہی جیسے زید نے سبق پڑھا ترکیب زید فاعل ہی اسلیے کہ پڑھنے کا فعل اُسکی ذات سے نکلکر سبق پر واقع ہوا اور نفظ نے علامت فاعل اور سبق مفعول بہ کو علامت مفعول پوشیدہ ہی اور پڑھا فعل متعدی فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترتیب اجزاے جملۂ فعلیہ کی

جملۂ فعلیہ مین یہ زیادہ فصیح ہی کہ فعل آخر واقع ہووے اور فاعل اور مفعول بہ پہلے آوین جیسے سبق زید نے پڑھ لیا اور یون بھی بولنا درست ہی کہ زید نے سبق پڑھ لیا مگر پڑھ لیا سبق زید نے نہایت ضعیف محاورہ ہی۔

قاعدہ پہچاننے فاعل اور مفعول بہ کا

جب علامتین فاعل اور مفعول بہ کی محذوف ہوتی ہین تو فاعل اور مفعول کی تمیز مشکل سے ہوتی ہی بعض وقت قرینے سے فاعل اور مفعول معلوم ہوجاتا ہی جیسے زید روٹی کھاتا ہی اس جملہ مین روٹی اور زید دونون اسم بلا علامت فاعل اور مفعول کے ہین قرینہ اور قیاس سے یون کہہ سکتے ہین کہ کھانے کا فاعل زید ہی اور روٹی مفعول بہ اسلیے کہ روٹی کوئی ایسی چیز نہین ہی کہ زید کو کھا جاوے بلکہ زید الٹہ روٹی

لغت مین تحذیر کے معنی ڈرانے کے ہین اور اصطلاح مین تحذیر
اُس اسم کو کہتے ہین جو مخاطب کے ڈرانے کے لیے مکرر بولا جاوے
جیسے سانپ سانپ یا بچھو بچھو انکے یہ معنی ہین کہ بچا اپنے تئین سانپ
یا بچھو سے اِس جملہ مین ہمیشہ فعل مع فاعل محذوف رہتا ہی
اور اسم تحذیر جو مکرر بولا جاتا ہی وہی مفعول بہ اُس فعل
محذوف کا ہوتا ہی چونکہ اِس قسم کے جملہ مین ایک طرح کا امر
یا ممانعت اور نہی ہوتی ہی اسلیے اسکو جملہ انشائیہ کہنا چاہیے —

مختصر بیان فعل کا

فعل وہ کلمہ مستقل ہی جسمین بہیئت تصریفی کوئی زمانہ پایا جاوے
فاعل کو جملہ فعلیہ مین محکوم علیہ اور مسند الیہ کہتے ہین اور فعل کو محکوم بہ
اور مسند کہتے ہین کیونکہ اُسکے ساتھ فاعل پر حکم کرنے یا ہونے فعل کا
کیا جاتا ہی باعتبار فاعل اور مفعول کے فعل کی دو قسمین ہین فعل لازمی
اور فعل متعدی —

فعل لازمی وہ ہی جو فعل اور فاعل ملکر پورا جملہ ہوجاوے اور محتاج
مفعول بہ کا نرہے جیسے موہن گیا ترکیب موہن فاعل ہی اسلیے کہ جانے کا
فعل اُسکی ذات سے قائم ہوا اور گیا فعل لازمی پس فعل اور فاعل ملکر
جملہ فعلیہ خبریہ ہوا فعل متعدی وہ ہی جو فعل اور فاعل ملکر پوری بات

بھی نہین ہوتی شرط مندوب کی یہ ہی کہ ہمیشہ معرفہ واقع ہووے بخلاف منادیٰ کے کہ وہ کبھی نکرہ بھی آتا ہی۔

الفاظ ندبہ

ہائے[۱] واہ[۲] رے[۳] ہائے رے[۴] اور ارے[۵] اے[۶] آہ[۷] وائے[۸] واویلا[۹] افسوس[۱۰] صد افسوس[۱۱] وا مصیبتا[۱۲] واحسرتا[۱۳] حیف[۱۴] دردا[۱۵] دریغا وغیرہ حروف ندبہ ہین۔

امثال

ہائے میرے لعل واہ ری قسمت ہائے رے دکھ ارے میرے موہن کدھر گیا ای میرے لعل کیا ہوا آہ یہ کیا ہوا وائے قسمت واویلا میرا حال تباہ ہوا افسوس صد افسوس مین ادھر کا ہوا نہ ادھر کا باقی الفاظ ندبہ عبارت نثر اردو مین کم بولے جاتے ہین لیکن نظم مین بیشتر شعر

مدفن نہ ہے زمین چمن وا مصیبتا۔	معدوم ہو وہ غنچہ دہن وا مصیبتا۔ شعر
زندہ رہون مین اور وہ مرجا ہمنفس	کیا اعتبار ہستی نے اعتبار حیف۔ شعر
مسلم کے پسر کہتے ہین بانالہ و فریاد	دردا و دریغا
کیون قتل ہمین کرتا ہی تو ای ستم ایجاد	دردا و دریغا

بیان تحذیر کا

منادیٰ مندوب تحذیر چنانچہ منادیٰ اُسکو کہتے ہین جیسے حرف ندا سے
پکارین خواہ حرف ندا مذکور ہو یا پوشیدہ اور حروف ندا کا
فصل اول حرف مین بخوبی مذکور ہو چکا ہی اب حاجت اُنکے بیان دوبارہ کی
نہین ہی منادیٰ مین حرف ندا قائم مقام فعل محذوف پکارتا ہون کے
ہوتا ہی اور یہ منادیٰ مفعول بہ اُس فعل محذوف کا پڑتا ہی مگر اس
مفعول بہ کے ساتھ علامت مفعول مطلقاً نہین لگاتے جیسے اے لڑکے
اور لڑکی اور لڑکو یعنی اے لڑکے یا لڑکو تمکو مین پکارتا ہون اور کبھی
بلا حرف ندا کے بھی پکارتے ہین جیسے آدمی یعنی اے آدمی اور منادیٰ
کرنے سے اسم مین بسبب قرینہ خطاب کے ایک قسم کی کیفیت
معرفہ ہونے کی آجاتی ہی اور اسم نکرہ اور معرفہ دونون قسم کے منادیٰ ہوا
کرتے ہین جیسے اے لڑکو اے آدمی اور آدمی جو نکرہ تھا پکارنے سے
بمنزلۂ معرفہ کے ہو گیا۔

بیان مندوب

مندوب وہ ہی جسے اُسکے مرجانے یا پائے جانے کے سبب یا اور کسی
مصیبت اور حادثے کے باعث لفظ ندبہ یا ندا کے ساتھ رونے پیٹنے یا
الفاظ ندبہ قائم مقام فعل محذوف روتا ہون کے ہوتے ہین اور مندوب
اس فعل محذوف کا مفعول بہ پڑتا ہی مگر علامت مفعول بہ کی اُسکے ساتھ

الہ آباد جاکر مارا موہن خط لکھ چکا اور تلو کتاب لیگیا اور بدھو خط نہ لکھ سکا اور موہن اپنی تنخواہ لے آیا۔

بیان مفعول بہ

مفعول بہ وہ ہی جسپر فاعل کا فعل واقع ہووے اور لفظ کو اور کے تئیں اور سے مجہول علامتین مفعول بہ کی ہین مگر و علامتین اول کی ہر قسم کے اسم کے ساتھ آسکتی ہین اور سے مجہول صرف ضمائر اور اسماء اشارہ اور اسماء موصول اور استفہام کے ساتھ آتی ہی جیسے نقشۂ مندرجۂ ذیل سے واضح ہی

نقشۂ علامات مفعول بہ مع مثالون کے

علامات مفعول	اسم ظاہر	صفت	اسم تعجب	ضمیر	اسم اشارہ	اسم موصول	اسم استفہام
کو	زید کو	اچھے کو	لکھنے والے کو	مجھکو	اُسکو	جسکو	کسکو
ہین کو	ہین زید کو	ہین اچھے کو	ہین لکھنے والے کو	ہین مجھکو	ہین اُسکو	ہین جسکو	ہین کسکو
سے مجہول	۰	۰	۰	مجھے	اُسے	جسے	کسے

کبھی علامتین مفعول کی محذوف ہوتی ہین جیسے سبق پڑھو یعنی سبق کو پڑھو ترکیب پڑھو فعل متعدی ہی اور تم ضمیر فاعل پوشیدہ اور سبق مفعول بہ اور کو علامت مفعول پوشیدہ ہی یعنی تم سبق کو پڑھو۔

جہان کہ فعل مفعول بہ کا دائماً محذوف رہتا ہی وے یہ مقام ہین

اسم فاعل ہی بہت فرق ہی اور سوائے اسکے ترکیب مین ممکن ہی کہ اسم فاعل اپنے فعل کا فاعل واقع ہو یا مفعول جیسے مارنے والے نے زید کو مارا اور زید نے مارنے والے کو مارا لیکن فاعل ایک جملہ مین اپنے فعل کا مفعول نہین ہوسکتا ہی۔

علامت فاعل

معلوم رہے کہ فعل متعدی معروف کے ماضی مطلق اور ماضی مقرب اور ماضی بعید اور ماضی شکی کے فاعل کے آخر لفظ نے علامت فاعل ہوا کرتی ہی خواہ فاعل اسم ظاہر ہو یا ضمیر جیسے زید نے سبق پڑھا اور مین نے تختی لکھی اور زید نے ایک گھوڑا خریدا ہی اور مین نے ایک اونٹ مول لیا ہی زید نے میرے لیے ایک گھوڑا بھیجا تھا اور مین نے اسکے لیے ایک دوشالہ بھیجا ہی زید نے تمکو بلایا ہوگا یا اُسکے بھائی نے۔

مگر مصدر لانا اور بولنا اور بھولنا اور جو فعل کہ ساتھ لفظ جانا یا چکنا یا سکنا یا لگنا کے ترکیب پاوین اُنکے صیغے جمیع ماضی مذکورۂ بالا اس قاعدے سے مستثنیٰ ہین جیسے زید بولا کہ آج کلو خبر لایا کہ موہن لال امتحان مین ایک لفظ بھولا ہی جب فعل متعدی اور فعل لازمی پیشین مرکب ہوتے ہین تب باعتبار فعل آخر کے علامت فاعل لاتے ہین جیسے موہن نے بدھو کو لاہور جاکر پکڑا اور زید نے اُسے

جیسے ہے ہین ہون ہو تھا تھے بھی تھین وغیرہ۔

بیان جملۂ فعلیہ کا

جملۂ فعلیہ وہ ہی جو اسم اور فعل کے ساتھ ملکر بنے۔

اجزاے جملۂ فعلیہ

فعل لازمی مین جملۂ فعلیہ فعل اور فاعل سے بنتا ہی۔
اور فعل متعدی مین فعل فاعل و مفعول بہ کے ساتھ ملکر جملۂ فعلیہ حاصل ہوتا ہی فعل کی تعریف باب اول صرف مین بخوبی ہو چکی ہی اور کچھ مختصر حال اسکا حسب ضرورت آگے بھی بیان کیا جاویگا۔

بیان فاعل

فاعل وہ ہی جو محکوم علیہ اور مسند الیہ فعل کا ہووے یعنی جسکی طرف فعل کو نسبت کرین کہ یہ فعل اسکی ذات سے قائم ہوا ہی یا اُس سے صادر ہوکر دوسرے پر واقع ہوا ہی بخلاف اسم فاعل کے کہ وہ صرف ذات فاعل کا نام ہی جیسے زید آیا اس جملہ مین زید فاعل ہی اسلیے کہ آنے کا فعل اسکے سبب قائم ہوا اور آنا فعل لازمی اور لفظ آنے والا جو اس فعل کا اسم فاعل ہی صرف آنے والے کی ذات بتلاتا ہی مثلاً کوئی کہے کہ اس جملہ مین آنے والا کون ہی تو اُسکے جواب مین زید واقع ہوگا پس لفظ زید جو جملۂ مذکورۂ بالا مین فاعل واقع ہوا ہی اور لفظ آنے والے مین جو مصدر آنا کا

جاہل ہین زید کی لڑکیان جاہل ہین۔

مبتدا اکثر خبر سے پہلے آتا ہی اور معرفہ ہوتا ہی اور خبر اکثر نکرہ جیسے زید فاضل ہی زید مبتدا اور فاضل خبر اور ہی لفظ ربط ہی مبتدا کبھی خبر سے موخر آتا ہی جیسے اپنے مکان مین زید ہی اپنے مضاف الیہ اور مکان مضاف اور لفظ مین علامت ظرفیت مضاف اور مضاف الیہ ملکر خبر مقدم ہوئی زید مبتدا موخر اور ہی لفظ ربط مبتدا اپنی خبر کے ساتھ ملکر جملۂ اسمیہ خبریہ ہوا جس لفظ کے آخر یا ہووے اور وہ خبر کسی کی ہو تو حروف معنوی کے آنے سے اسمین تبدیل ہوجاتی ہی اور اُس خبر کی تذکیر اور تانیث اور جمعیت مبتدا کے موافق ہوتی ہی جیسے زید آگرہ کا رہنے والا ہی بنّو آگرہ کی رہنے والی ہی موہن دیوانہ ہی بنّو دیوانی ہی۔

کبھی ایک مبتدا کی کئی خبرین ہوتی ہین جیسے زید غریب بیکس اور ناچار ہی اور کبھی کئی مبتداؤن کی ایک خبر ہوتی ہی جیسے موہن اور بدھو ہوشیار ہین اور کبھی مبتدا اور خبر دونون مرکب غیر مفید ہوتے ہین جیسے موہن کا بھائی اپنے گھر ہی ترکیب موہن مضاف الیہ اور بھائی مضاف دونون ملکر مبتدا اور اپنی خبر مضاف الیہ اور گھر اسم ظرف مضاف دونون ملکر خبر ہوئی اور ہی حرف ربط اور مبتدا اپنی خبر کے ساتھ ملکر جملۂ اسمیہ خبریہ ہوا اور ہونا کے صیغے حروف رابطہ کہلاتے ہین

ہو سکتا ہی اور نہ محکوم ہ

تقسیم جملہ کی باعتبار لفظ کے

باعتبار لفظ کے جملہ کی دو قسمین ہین جملۂ خبریہ اور جملۂ انشائیہ

جملۂ خبریہ اُسے کہتے ہین جسکے سُننے سے سامع کو معلوم ہو جاوے کہ کہنے والا کسی کے ماجرے کی خبر دیتا ہی لیکن اُسمین احتمال راست اور دروغ کا لگا رہیگا گو بعض وقت باعتماد صداقت مخبر کے بالکل احتمال جھوٹ کا نہین ہو جیسے کلام الٰہی اور خبر پیغمبر کی اور اسی طرح کبھی قرائن سے احتمال اسکی بھی نہین ہو جیسے کوئی شخص فی زمانا کہے کہ مین نے طوفان نوحؑ کا بچشم خود دیکھا ہی

جملۂ خبریہ کی دو قسمین ہین جملۂ اسمیہ اور جملۂ فعلیہ

بیان جملۂ اسمیہ کا

جملۂ اسمیہ وہ ہی جو ایسے دو اسمون سے مرکب ہووے جسکے سُننے سے سامع کو کچھ خبر معلوم ہو جاوے اُنمین سے ایک کو مبتدا یا محکوم علیہ کہتے ہین اور دوسرے کو خبر یا محکوم بہ مبتدا وہ ہی جسکے ماجرے کی خبر دیجاوے اور جس ماجرے کا بیان ہو اُسکو خبر کہتے ہین خبر کے آخر ایک لفظ رابطہ کا ضرور ہوتا ہی اُسکی وحدت اور جمعیت مبتدا کے موافق ہوتی ہی جیسا زید کا لڑکا جاہل ہی زید کی لڑکی جاہل ہی زید کے لڑکے

بیان جملہ

کوئی جملہ یا کلام دو کلمون سے کم نہین بن سکتا ہی لیکن شرط یہ ہی کہ اُن دونون کلمون کے درمیان نسبت حکمیہ ضرور ہووے اور نسبت حکمیہ اُس علاقے اور لگاؤ کو کہتے ہین جو باہمدیگر اُن کلمات کے اس طور پر پائی جاوے کہ اُسکے سُننے اور سمجھنے سے سامع کو فائدۂ تام حاصل ہوجاوے یعنی سُنکر مطلب سمجھ جاوے اور یہ نسبت بجز دو اسمون یا اسم اور فعل کے کسی اور مین پائی نہین جاتی دو اسمون مین جیسے زید چالاک ہی زید محکوم علیہ یعنی مبتدا ہی اور چالاک محکوم بہ یعنی خبر اور ہی لفظ ربط ایک اسم اور فعل مین خواہ وہ لفظاً مذکور ہووین جیسے زید آیا محکوم علیہ یعنی فاعل ہی اور آیا محکوم بہ یعنی فعل اور آنے کی جو نسبت زید کے ساتھ کی گئی ہی وہی نسبت حکمیہ ہی یا اُنمین سے کوئی مقدر اور پوشیدہ ہووے جیسے لکھ اسمین لفظ تو ضمیر فاعل پوشیدہ ہی اسطرح سے اے لڑکے یہان حرف ندا قائم مقام فعل پکارتا ہون کے ہی جو پوشیدہ ہی اور لڑکا منادیٰ مفعول بہ ہی یعنی مین لڑکے کو پکارتا ہون محکوم علیہ اُسے کہتے ہین جسپر حکم کیا جاوے اور اسی کو مسند الیہ بھی کہتے ہین اور محکوم بہ وہ ہی جس چیز کے ساتھ حکم کیا جاوے اور اسی کو مسند بھی کہتے ہین اسم محکوم علیہ اور محکوم بہ دونون ہوسکتا ہی اور فعل صرف محکوم بہ ہوسکتا ہی محکوم علیہ نہین ہوسکتا ہی اور حرف نہ محکوم علیہ

مرکب امتزاجی

مرکب امتزاجی وہ ہی جو دو لفظون سے بلا ذریعہ حرف عطف کے ملکر کسی چیز کا نام ہوجاوے جیسے تاج گنج - بیگم گنج - محلون کے نام ہین اور اکبرآباد - مرشد آباد - الہ آباد - شہرون کے نام کلیلہ دمنہ - الف لیلےٰ آرایش محفل - باغ بہار وغیرہ کتابون کے نام ہین -

مرکب غیر امتزاجی یا تعدادی

مرکب غیر امتزاجی وہ ہی جو دو لفظون سے ملکر بنے اور کوئی حرف عطف اُنکے درمیان پوشیدہ ہووے جیسے گیارہ جو دو اور دس سے مرکب ہوا ہی اسی طرح پچیس پانچ اور بیس سے مرکب ہوا ہی ایک سے نو تک اکائیان کہلاتی ہین اور دس بیس تیس وغیرہ نوے تک دہائیان اور ایک سو سے نو سو تک سیکڑے ہین اور ایک ہزار دو ہزار وغیرہ ہزار کہلاتے ہین اور علی ہذا اوپر کی مثالون کے موافق سیکڑے اور ہزار بھی مرکب ہوسکتے ہین جیسے پندرہ سو اٹھارہ سو پچیس ہزار پچانوے ہزار وغیرہ تعداد گنتی کو کہتے ہین اور جس چیز کو گنتے ہین اُسے معدود اور ممیز بولتے ہین پچیس روپیہ اس ترکیب مین پچیس عدد مرکب اور روپیہ معدود اور ممیز ہین مرکب غیر امتزاجی کو مرکب تعدادی بھی کہتے ہین -

صفت کے کئی موصوف بھی ہوتے ہین جیسے زید اور بکر دونون نیکبخت اپنے کام کو کیسا کرتے ہین۔

خواص صفت

اگر موصوف معرفہ ہو تو صفت سے توضیح ہو جاتے ہین جیسے زید نیکبخت اپنا سبق یاد کر لیتا ہی زید اسم علم ہی کچھ حاجت تخصیص کی نہ تھی لیکن صفت نیکبخت سے اُسمین توضیح ہو گئی۔

اور جو موصوف نکرہ ہو تو صفت سے اُسمین ایک طرح کی خصوصیت آجاتی ہی جیسے مرد غریب حاضر ہی یعنی شریر مرد نہین کبھی صفت صرف حمد و ثنا کے لیے آتی ہی اُس سے کچھ تخصیص یا توضیح مقصود نہین ہوتی جیسے خدا بڑا کریم کارساز ہی۔

اور کبھی صفت واسطے اظہار ترحم کے آتی ہی جیسے بیچارہ موہن کیا کرے۔

واضح ہو کہ اسمون کی صفت جس طرح نیکی اور خوبی کے الفاظ سے آتی ہی اُسی طرح بُرائی اور مذمت کے کلمات کے ساتھ کیجاتی ہی شیطان مردود بیوقوف بے سلیقہ عورت بیبی لڑکا نادان لڑکے وغیرہ اور اسمار مشتقات اور صفات عددیہ بھی صفت واقع ہو سکتے ہین جیسے روپیہ کھویا ہوا ملگیا پندرھوین پلٹن اور چھٹا رسالہ اور تیسرا ترب۔

لڑکے جب کہوگے کیسے لڑکے تو اُسکا جواب اچھے ہوگا پس ذہین
اور اچھے صفت ہی اور لڑکا اور لڑکے موصوف اور فارسی مین
موصوف کے آخر زیر ہوتا ہی جیسے مرد نیک اور اسپ چالاک
مگر جب فارسی مین صفت پہلے آتی ہی تو موصوف کے آخر زیر نہین ہوتا
جیسے نیک مرد اور خوش رنگ نیک اور خوش صفت ہی اور مرد
اور رنگ موصوف اُردو مین اُن اسماء صفات کی تذکیر اور تانیث
اور وحدت اور جمعیت موصوف کے موافق ہوتی ہی جنکے آخر آیا ہ
ہووے اُنمین حروف معنوی کے آنے سے تبدیلی بھی ہوتی ہووے
جیسے بھلا مرد اور بھلی عورت بیچارہ مرد بیچاری عورت بھلے مرد
بھلی عورتین بیچارے مرد بیچاری عورتین جب دو تین لفظ بطور
صفت موصوف کے ملکر کسی اور اسم کی صفت واقع ہون تب اُس
صفت مرکب مین جو لفظ اخیر ہوتا ہی اُسکی تذکیر اور تانیث اور وحدت
اور جمعیت موصوف کے موافق ہوتی ہی جیسے ٹوپی پھٹا لڑکا اگرچہ پھٹا
ٹوپی کی صفت تھی لیکن ٹوپی پھٹا دونون لفظ مرکب ہوکر لڑکے کی
صفت واقع ہوئی اسلیے پھٹا برعایت لڑکے کے بولا گیا اسی طرح
دوپٹا پھٹی لڑکی فقط کبھی ایک موصوف کی کئی صفتین بھی واقع
ہوتی ہین جیسے زید نیک بخت پرہیزگار خوش اخلاق اور کبھی ایک

اگرچہ اضافت کی بہت قسمین ہین لیکن مشہور تر لکھی جاتی ہین تملیکی تخصیصی توضیحی اضافت تملیکی وہ ہی کہ مملوک کو مالک کی طرف مضاف کرین جیسے زید کا گھوڑا زید مضاف الیہ مالک ہی اور گھوڑا مضاف مملوک ہی اور اضافت تخصیصی وہ ہی کہ مضاف الیہ کے لیے مضاف خاص ہو جاوے جیسا میرا دوست یعنی خاص میرا دوست اور اضافت توضیحی وہ ہی کہ مضاف کو مضاف الیہ واضح کردے جیسے چاندی کا حقہ اور روغن بادام وغیرہ۔

مرکب توضیحی

مرکب توصیفی وہ ہی جو صفت اور موصوف سے ملکر بنے صفت اُسکو کہتے ہین جو اپنے موصوف کی کچھ کیفیت اور خاصیت خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ظاہر کرے اور موصوف وہ ہی جسکی بھلائی یا بُرائی یا اور کسی قسم کی خاصیت بیان کیجاوے اُردو مین بخلاف فارسی کے صفت اکثر موصوف سے پہلے آتی ہی اُردو مین کوئی نشانی موصوف کے لیے مقرر نہین صرف معنی سے موصوف اور صفت پہچانی جاتی ہی جو اسم کہ لفظ کیسا کیسے کیسی کے جواب مین واقع ہوا ہو اُسے صفت کہتے ہین جیسے ذہین لڑکا جب کہوگے کیسا لڑکا تو اُسکے جواب مین ذہین واقع ہوگا اور اسی طرح اچھے

ہوا کرتا ہی جیسے اسپ زید یا کتاب موہن لال اور جب مضاف الیہ پہلے آتا ہی تو کسرہ علامت اضافت کا نہین بولا جاتا ہی جیسے جہان پناہ کہ اصل مین پناہ جہان تھا پناہ مضاف اور جہان مضاف الیہ ہی اکثر فارسی مین جب اسمار مفصلۂ ذیل مضاف ہوتے ہین تب بھی کسرہ نہین لاتے ہین صاحب سر قائم مقام یا نائب سناب گل بن بمعنی بیٹا۔

جیسے صاحب ہنر صاحب دل سر دفتر سر خیل قائم مقام نائب مناب گلنار گلرخ۔ زین الدین بن خاقان۔

خواص اضافت

مضاف الیہ اگر معرفہ ہو تو مضاف بھی معرفہ ہو جاتا ہی جیسے زید کا غلام چونکہ زید علم ہی اسلیے غلام بھی معرفہ ہو گیا یعنی زید کے غلام سے بکر کا غلام نہ سمجھا جائیگا اور جو مضاف الیہ نکرہ ہو تو مضاف مین ایک طرح کی خصوصیت آجاتی ہی جیسے چاندی کا حقہ چاندی اسم نکرہ مضاف الیہ ہی اور حقہ مضاف اسم نکرہ کی طرف مضاف ہونے سے اسمین ایک طرح کی خصوصیت آگئی یعنی صرف چاندی کا حقہ ہی مٹی یا اور کسی کا حقہ نہین۔

اقسام اضافت

ایک اسم کو دوسرے کی طرف نسبت کرنے کو اضافت کہتے ہین اور جس اسم کی طرف نسبت کیجاتی ہی اُسکو مضاف الیہ اور جو اسم نسبت کیا جاتا ہی اُسکو مضاف کہتے ہین ۔

اُردو مین اکثر بخلاف فارسی کے مضاف الیہ مضاف سے پہلے آتا ہی اور کا کے کی رَا رے ری اور نا نے نی علامتین اضافت کی ہمیشہ مضاف الیہ کے آخر ہوتی ہین اور علامتین اضافت کی تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت مین مضاف کے موافق ہوتی ہین کا رَا نا علامتین مضاف واحد مذکر کی ہین جیسا زید کا گھوڑا تیرا بھائی اپنا سبق اور کے رے نے علامتین مضاف جمع مذکر کی ہین جیسا زید کے گھوڑے تیرے بھائی اپنے لڑکے اور کبھی علامتین مضاف واحد مذکر کی بسبب حروف معنوی یا اسماء ظروف کے تبدیل ہوکر کے رے نے ہوجاتی ہین جیسے زید کے گھر میرے بھائی نے اپنے گھوڑے کو باندھ دیا ہی اور کی رے نے علامتین مضاف واحد اور جمع مؤنث کی ہین جیسے زید کی کتاب یا کتابین اور میری تختی یا تختیان اور اپنی دوات یا دواتین فارسی مین برخلاف اردو کے اکثر مضاف پہلے آتا ہی اور اُسمین مضاف کے آخر کسرہ علامت اضافت

سُننے سے سامع کو کچھ فائدہ معلوم نہوا کہ کہنے والا زید کے بھائی کا کیا حال بیان کرتا ہی لیکن اگر یون کہا جاتا کہ زید کا بھائی آیا یا گیا تو سامع کو معلوم ہوتا کہ کہنے والا زید کے بھائی کی خبر دیتا ہی پس معلوم ہوا کہ مرکب غیر مفید پورا جملہ نہین ہوتا بلکہ جزئے مفرد کے ہمیشہ جملہ کا جزو ہوتا ہی۔

مرکب غیر مفید کی چار قسمین ہین

مرکب اضافی مرکب توصیفی مرکب امتزاجی مرکب غیر امتزاجی تعداد کی اور وجہ اس تقسیم کی یہ ہی کہ یا اُس مرکب کا جزو اول دوسرے جزو کے لیے قید ہوگا یا نہین اگر جزو اول دوسرے جزو کے لیے قید ہوگا تو اُسکو مرکب تقییدی کہتے ہین خواہ وہ قید اضافی ہووے جیسا زید کا غلام یا وہ قید توصیفی ہووے جیسے اچھا لڑکا اور جو جزو اول جزو دوم کے لیے قید نہووے تو اُسکو مرکب غیر تقییدی کہتے ہین خواہ وے دونون جزو ملکر ایک چیز کا نام ہوجاوین جیسے اکبر آباد خواہ اُنکے درمیان کوئی حرف عطف پوشیدہ ہووے جیسا ۱۵ کہ جو ۱۰ اور ۱۰ ایسے مرکب ہوسکتے ہین یہان پانچ اور دس کے درمیان لفظ اور جو حرف عطف ہی پوشیدہ رہتا ہی۔

مرکب اضافی وہ ہی جو مضاف اور مضاف الیہ سے ملکر بنے

مرکب موضوع ہوا ہی اسکی تصریح باب اول صرف مین بخوبی ہو گئی ہی مرکب کی دو قسمین ہین -

مرکب مفید اور مرکب غیر مفید

مرکب مفید وہ ہی کہ جب کہنے والا کوئی بات کہہ چکے تب اُسکے سُننے سے سامع کو فائدہ تمام حاصل ہو جاوے یعنی سامع کو اور بات سُننے کا کچھ انتظار باقی نہ رہے وہ سُنتے ہی سمجھ جاوے کہ کہنے والا کسی کے ماجرے کی خبر دیتا ہی یا کچھ خواہش رکھتا ہی مرکب مفید ہی کو جملہ اور کلام اور مرکب تام کہتے ہین مثلاً پہلا درویش لنگوٹ باندھکر دو زانو ہو بیٹھا اسکے سننے سے سامع کو معلوم ہوا کہ کہنے والا پہلے درویش کی خبر دیتا ہی کہ وہ بیان کرنے کو یون مستعد ہو بیٹھا مثال - ای معبود اللہ ذرا ادھر متوجہ ہو کر سُنو اسکے سُننے سے سامع کو معلوم ہوا کہ کہنے والا اپنی سرگذشت سُنانے کے لیے حاضرین کو متوجہ کرنا چاہتا ہی -

مرکب غیر مفید وہ ہی کہ جب کہنے والا کوئی بات کہہ چکے اسکے کہنے سے سامع کو کچھ خبر یا خواہش متکلم کی معلوم نہووے بلکہ دوسری بات سننے کا محتاج اور منتظر ہووے جس سے کچھ خبر یا خواہش متکلم کی معلوم ہو جاوے چنانچہ زید کا بھائی اسکے

حصۂ سوم قواعد اُردو

باب دوم نحو

مقدمہ تعریف نحو اور اسکی غرض اور موضوع کے بیان مین

تعریف علم نحو

نحو ایک علم با قواعد ہی جس سے ترکیب کلمات یعنی مفردون کو ملاکر کلام بنانا آجاوے اور ہر ایک کلمہ کی کیفیت اور نسبت اور ترتیب یکدیگر معلوم ہوجاوے۔

اور غرض اس علم سے یہ ہی کہ متکلم ترکیب کلمات مین غلطی نہ کرے یعنی جس موقع اور محل پر جو کلمہ رکھنا چاہیے اُسی جگہ رکھے تاکہ سامع کو اُسکے سمجھنے مین کسی طرح کا تردد اور انتظار باقی نہ رہے۔

اور موضوع علم نحو کا کلام ہی۔

مرکب وہ ہی جو دو کلمون یا زیادہ سے ملکر بنے اور جسمین ذکر کرنے سے اُسکا ہر ایک جزو اپنے اپنے معنی بتلاوے جنکے لیے وہ

داخل ہی اور کلمن سے سحفص تک دہائیان اور قرشت سے ضطغ تک سیکڑے ہین

بادشاہِ شعرا بو داہلی

چنانچہ شاعر اہلی کی وفات کی تاریخ اس جملہ کے حروف سے معلوم ہو جاتی ہی جب اِسکے اعداد کو بموجب قاعدۂ ابجد کے جمع کروگے تب ۹۴۲ھ معلوم ہوجاوینگے اور اسی طرح تاریخ وفات حیدر علی نایک والی میسور کی اس جملہ کے اعداد سے جان بالا گھاٹ برفت معلوم ہوتی ہی جسکی میزان کل ۱۱۹۶ ہجری ہوتے ہین جو حروف صورت مین مشابہ ہین اُنکے فرق اور تمیز کے لیے قاعدہ لکھا جاتا ہی ۔

جن حرفون پر کوئی نقطہ نہین آتا اُنکو حروف مہملہ کہتے ہین جیسے

ح د ر س وغیرہ ۔

اور جن حرفون پر کوئی نقطہ ہوتا ہی اُنکو منقوطہ یا معجمہ کہتے ہین

مثلاً خ ذ ز ش ۔

مثلاً ب کو باے موحدہ اور ت کو تاے مثناۃ فوقانی اور ث کو ثاے مثلثہ اور ی کو یاے تحتانی اور ہ کو ہاے ہوز اور ح کو حاے حطی کہتے ہین اور پ اور چ اور ژ اور گ کو زبان فارسی کے ساتھ منسوب کرتے ہین جیسے پ کو باے فارسی اور چ کو جیم فارسی وغیرہ اور ٹ ڈ ڑ کو زبان ہندی کے ساتھ منسوب کرتے ہین جیسے ٹ کو تاے ہندی وغیرہ ۔ فقط

اسمون کے اول اَل تعریف کا لگا ہوتا ہی بعض اوقات یہ الف لام بعض کلمون مین ملفوظ ہوتا ہی جیسے لفظ القمر الحال الغرض العلم ہی اور جب اُنکے ماقبل کوئی اور کلمہ آملتا ہی تب ل بولا جاتا ہی جیسے نور القمر فی الحال اور اہل الغرض طالب العلم بیت المال اور بعض وقت اَل مذکور بعض کلمون مین ملفوظ نہین ہوتا جیسے نور الشمس نور الدین پس جن کلمون کے اول مین یے حروف منجملہ ذیل ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ہون وین اُنمین اَل ملفوظ نہین ہوتا ہی جیسے نور الشمس نور الدین اور جن اسمون عربی کے شروع مین کوئی اور حرف سوائے حروف مذکور آوے تب اَل مذکور ملفوظ ہوتا ہی جیسے پہلی مثالون مین مذکور ہوا اسلیے حروف مذکورہ قسم دوم کو شمسی کہتے ہین اور باقی حروف ابجد کو قمری کہتے ہین۔

چونکہ اکثر تاریخ گوئی اور تاریخ فہمی مین بجاے اعداد کے حروف ابجد سے کام پڑتا ہی اسواسطے حروف تہجی بترتیب ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ کے لکھے جاتے ہین۔

ا[۱] ب[۲] ج[۳] د[۴] ہ[۵] و[۶] ز[۷] ح[۸] ط[۹] ی[۱۰] ک[۲۰] ل[۳۰] م[۴۰] ن[۵۰] س[۶۰] ع[۷۰] ف[۸۰] ص[۹۰] ق[۱۰۰] ر[۲۰۰] ش[۳۰۰] ت[۴۰۰] ث[۵۰۰] خ[۶۰۰] ذ[۷۰۰] ض[۸۰۰] ظ[۹۰۰] غ[۱۰۰۰]۔

ابجد سے حطی تک اکائیان ہین مگر حروف ی دہائیون مین

حرف لکھنے مین ایک لکھا جاوے اور پڑھنے مین بمنزلۂ دو حرف کے
بولا جاوے اُس حرف کو مشدد کہتے ہین مثلاً لفظ مقدر مین دال
مشدد ہی اور جو علامت حرف مشدد پر ہوتی ہی اُسکو تشدید
کہتے ہین اور تنوین ن ساکن کو کہتے ہین اُسکی علامت
دو زیر یا دو زبر یا دو پیش ہین جیسے بٍ تً ثٌ ۔

جن اسمون کے آخر تنوین پڑھی جاتی ہی اکثر اُنکے آخر آ
زیادہ کر دیتے ہین جیسے مثلاً مطلقاً وغیرہ ۔

وَ اور یَ دو قسم کے ہوتے ہین معروف اور مجہول وَ
معروف وہ ہی جسکے ماقبل ضمہ ہو اور خوب ظاہر بولا جاے جیسے
وَ مزدور کی + اور وَ مجہول اُسکے برعکس ہی جیسا وَ شور کی ۔
یَ معروف وہ ہی جسکے ماقبل کسرہ ہو اور خوب ظاہر اور کھچکر
پڑھی جاوے جیسے نبی کی یَ اور یَ مجہول اُسکے برعکس ہی
جیسے بَے دے مجھے اسی طرح آ کی بھی دو قسمین ہین ممدودہ
اور مقصورہ الف ممدودہ وہ ہی جو پڑھنے مین دو الف معلوم ہون
خواہ وہ اول ہو یا آخر جیسے آج اور آگ شرفاء اور جو نشانی
الف ممدودہ پر ہوتی ہی اُسے مد کہتے ہین اور الف مقصورہ
اُسکے برعکس ہی جیسے آب اور آگ بشری اور لا اکثر عرب

منجملہ اِنکے پ چ ژ گ خاص حروف زبان فارسی کے
ہین اور ث ح ص ض ط ظ ع ق زبان عربی مین آتے ہین چنانچہ
وے سب اس مصرع مین جمع ہین مصرعہ ثا و حا و صاد و ضاد و طا و ظا
و عین و قاف + اور ٹ ڈ ڑ ہندی زبان کے حرف ہین
باقی سب حروف تینون زبانون مین مشترک ہین انمین سے حروف
وائے کو حروف علت کہتے ہین اور علت کے معنی بیماری کے
ہین اور وجہ کہتے حروف علت کی یہ ہی کہ اکثر اس لفظ وائے کو
علیل اور مریض حالت بیماری مین بولا کرتے ہین اور جن کلمات مین
یہ حروف واقع ہوتے ہین انمین اکثر تبدیلی ہوا کرتی ہی جو بمنزلہ بیماری
الفاظ کے ہی وے کے موافق حرکت ضمہ ہی اور اے کے موافق فتحہ اور
ی کے موافق کسرہ ہی اور ان حرکات کے یہ حروف بھائی
کہلاتے ہین جن حرفون پر یہ حرکتین ضمہ فتحہ کسرہ ہوتی
ہین اُنکو متحرک یا مضموم یا مفتوح یا مکسور بولتے ہین مثلاً ب پر
ب اور جس حرف پر کوئی حرکت نہووے اُسکو ساکن بولتے ہین
جیسے لفظ بَد مین ب متحرک اور مفتوح ہی اور دال ساکن اور جو حرف ساکن کے
بعد ساکن آوے اُسکو موقوف بولتے ہین جیسے لفظ شتر مین
ر موقوف ہی اور د ساکن اور ش متحرک مضموم اور جو

نفی اور اثبات کے آتا ہی جیسے البتہ الہ آباد جاؤنگا یا البتہ آج تمھین نہ جانے دونگا اور لفظ ہرگز واسطے تاکید نفی کے آتا ہی جیسے ہرگز نہ دونگا اور مصدر نفی کے آخر لفظ کا زیادہ کرنے سے فائدہ تاکید نفی کا ہوتا ہی بشرطیکہ وہ مصدر کسی کا مضاف الیہ نہو دے جیسے مین نہین جانے کا یعنی ہرگز نجاؤنگا جو جو حروف فارسی اور عربی کے اُردو مین مستعمل ہین ذیل مین لکھے جاتے ہین۔

آ ز ب ہ ب ا ے غیر جز نا نی من الی علی حتی کہ حروف مرقومۂ ذیل دو کلمون کے درمیان آنے سے فائدہ کثرت اور عطف کا دیتے ہین آب دو دن نہ گا کی کے جیسے شبا شب لبا لب جھنا جھنا جا بجا در بدر گاہ بگاہ شب و روز راتون رات کچھ نہ کچھ جنگل کے جنگل رات کی رات۔

ہی

لفظ ہی حصر اور خصوصیت کے معنی دیتا ہی جیسے زید ہی آوے وہ ہی جاوے یہی دو۔

حروف تہجی وے ہین جو واسطے ترکیب کلمات کے وضع ہوے ہین جیسے ا ب ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ڑ ز ژ س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک گ ل م ن و ہ ی۔

مستثنےٰ متصل اور مستثنیٰ منقطع۔

مستثنےٰ متصل وہ ہی کہ مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ دونون ایک جنس کے ہووین جیسے سب برادری کے آدمی آئے مگر موہن پس موہن اور برادری کے آدمی دونون ایک جنس کے ہین۔

اور مستثنیٰ منقطع وہ ہی جو مستثنیٰ مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہووے جیسے سب مرد آئے مگر گھوڑے یہان گھوڑے مستثنےٰ منہ کی جنس سے بالکل جدا اور غیر ہین۔

لیکن

حرف استدراک ہی واسطے دفع کرنے شک اور رد توہم کلام سابق کے آتا ہی اور دو جملون مختلف مین واقع ہوتا ہی جیسے زید اپنے گھر گیا ہی لیکن شام تک آجاویگا اور زید اور بکر الہ آباد کو جاتے تھے لیکن راہ سے پھر آئے اور استثنا کا بھی فائدہ دیتا ہی جیسے سب آئے لیکن موہن نہین آیا۔

حرف ایجاب اور انکار

ہان اچھا جی البتہ ہون حروف ایجاب اور اقرار کے ہین جیسے کوئی کہے کہ تم دیا گئے تھے اور اُسکے جواب مین تم کہو کہ ہان یا البتہ تو ایجاب اور اقرار ہو گیا لفظ البتہ واسطے تاکید

و	اور	اور

حرف عطف کے ہین جن دو کلمون کے درمیان یہ واقع ہوتے ہین اُن دونون کو ایک حکم مین کر دیتے ہین حرف عطف سے پہلے جو کلمہ یا جملہ آتا ہی اُسکو معطوف علیہ کہتے ہین اور جو پیچھے آتا ہی اُسکو معطوف جیسے زید اور بکر نے سبق پڑھ لیا زید معطوف علیہ ہی اور بکر معطوف اسی طرح مرد عورت حاضر ہین مرد معطوف علیہ اور عورت معطوف ہی۔

یا	نہین	تو	خواہ چاہو

یہ حروف ترددیہ کے ہین جن دو کلمون کے درمیان واقع ہوتے ہین اُن دو لفظون مین سے ایک مراد ہوتا ہی دونون مراد نہین ہوتے جیسے میرے پاس زید یا بکر آوے اس سے یہ غرض ہی کہ زید آوے تو بکر نہ آوے اور بکر آوے تو زید نہ آوے اسی طرح اور حرفون ترددیہ کو خیال کرو۔

الّا	مگر	سوائے	ورا	ماورا

یہ حروف استثنا کے ہین لغت مین استثنا کے معنی نکالنے کے ہین جسمین سے کسی اسم کو نکالتے ہین اُسکو مستثنےٰ منہ کہتے ہین اور جس اسم کو پہلے حکم مین سے نکالتے ہین اُسکو مستثنےٰ کہتے ہین مستثنےٰ کی دو قسمین ہین

کر

حرف کر کبھی تو فعل پر داخل ہو کر فائدہ عطف کا دیتا ہی جیسے زید بھاگ کر اُس سے جا ملا یعنی بھاگا اور جا ملا اور کبھی ساتھ کے معنی مین آتا ہی جیسے مصرعہ گھر ہمارا خانۂ اللہ کر مشہور تھا یعنی ساتھ گھر اللہ کے اور کبھی ہندی اسمون کے ساتھ ملکر اسم فاعل کے معنی دیتا ہی جیسے شنکر خوشی کرنے والا اور دنکر دن کرنے والا یعنی سورج کا نکالنے والا نشاکر رات کرنے والا یعنی چاند کا نکالنے والا یہ الفاظ زبان بھاشا مین بولے جاتے ہین۔

سا اور انہ

حروف تشبیہ ہین جس چیز کے ساتھ تشبیہ دیجاتی ہی اُسکو مشبہ بہ کہتے ہین اور جسکو مشابہ کرتے ہین اُسکو شبہ بولتے ہین جیسے زید شیر سا ہی یعنی زید بہادری مین مثل شیر کے ہی شیر مشبہ بہ ہی اور زید شبہ اور زید بڑا مردانہ ہی اور مؤنث کے لیے بولینگے یہ عورت شیر سی ہی یا مردانی ہی یعنی سا حرف تشبیہ کے الف کو ی معروف کے ساتھ بدل کر دینگے اور اسی طرح جمعیت کے وقت اس الف کو ے مجہول سے بدل لیتے ہین جیسے یہ گھوڑی گدھی سی ہی۔

اُردو مین بہت مستعمل ہین جیسے ای صاحب اے لڑکے
او ترکاری والے اجی میان یا اللہ خدایا کریا مگر
پچھلے چارون حروف زبان فصحا مین کم مستعمل ہین پر بھاشا
مین اکثر آتے ہین جیسے ارے موہن اورے کلوا بے چھوکرے
میان ہوت مگر ایسے حرف اُردو مین صرف حقارت یا پیار کے
لیے بولے جاتے ہین جیسے ابے مردک یا ارے میان اے اے
یا واسطے ندا قریب کے ہین اور او واسطے ندا بعید کے
ندا کے معنی پکارنے کے ہین اور جسکو پکارتے ہین اُسے
منادیٰ کہتے ہین اور یا اُردو مین اکثر خدا ہی کے نام کے
ساتھ لگا کر پکارا جاتا ہی۔

یو	

امر واحد کے آخر لفظ یو کبھی فائدہ دعا یا بددعا کا دیتا ہی
جیسے جیتا رہیو یعنی ہمیشہ جیتا رہیو یا مریو یعنی مر جائیو۔

ک چہ	

حروف تصغیر ہین ک جاندار کی تصغیر کے لیے آتا ہی جیسے
مردک طفلک وغیرہ یعنی مرد حقیر اور کمتر اور چہ بیجان کی تصغیر
کے واسطے جیسے صندوقچہ اور باغچہ یعنی چھوٹا صندوق اور چھوٹا باغ

حرف کہ۔ واسطے بیان ماقبل کے آتا ہی جیسے صاحب نے فرمایا کہ کل ہم ولایت جائینگے ہندی بھاشا مین اس کہ کی جگہہ لفظ جو بولتے ہین جیسے میرا گھوڑا جو چالاک تھا کود کر خندق مین گر پڑا۔

نہ نہین مت

حرف نہ نہین ہر فعل کی نفی کے لیے آتے ہین جیسے زید نہ آیا اور موہن نے اتبک سبق یاد نہین کیا لفظ نہین سے بہ نسبت نہ کے ایک گونہ تاکید نفی سمجھی جاتی ہی اور لفظ مت حرف امر حاضر پر داخل ہوکر اُسکو فعل نہی کر دیتا ہی جیسے مت جاو مت کھیلو

نا بے غیر ن ان ز

یہ حروف اسمون کی نفی کے لیے آتے ہین جیسے نادان ناواقف بے ہوش غیر ذی روح غیر ذلک نڈر انجان نرمل منجملہ ان چھ حروف کے اول کے تینون حرف فارسی اور اردو مین بولے جاتے ہین مگر پچھلے تینون حرف ہندی مین اکثر بولے جاتے ہین۔

اَے اِے اجی او یا ارے اورے ابے ہوت

منجملہ حروف ندا کے اول کے چھ حروف

اسم اشارہ اور اسماے موصول اور استفہام کے ساتھ آتی ہی جیسے زید نے بُدّھو کو دو روپیے دیے اور موہن اپنی کتاب کے تئین یاد کر رہا ہی اور بُدّھو نے اُسے کچھ کہا لفظ کو کبھی ظرفیت کے معنی بھی دیتا ہی جیسے زید گھر کو گیا یعنی گھر مین گیا اور کبھی عوض کے معنی دیتا ہی جیسے یہ گھوڑا کتنے کو دوگے یعنی کس قیمت کے عوض اور کبھی واسطے اور سبب کے معنی دیتا ہی جیسے موہن لال علم ادب سیکھنے کو آگرہ کالج مین بھرتی ہو گیا ہی۔

	ساتھ	

حرف ساتھ اتفاق اور ہمراہی کے معنی دیتا ہی جیسے موہن زید کے ساتھ الہ آباد چلا گیا۔

	کا کی کے	

علامتین اضافت کی ہین اور ہمیشہ مضاف الیہ کے بعد آتی ہین جیسے زید کا گھوڑا اور موہن کے گھوڑے اور بُدّھو کی کتاب۔

	والا ہارا ہار	

علامتین اسم فاعل کی ہین جیسے لکھنے والا لکھنے ہارا مرن ہار مگر پچھلے دونون لفظ فصیح شخص کم بولتے ہین۔

	کہ	

آتا ہی جیسے غل سے کان پھٹے جاتے ہین یعنی بسبب غل کے اور کبھی مدد کے معنی مین جیسے دو توپون سے قلعہ لے لیا یعنی دو توپون کی مدد سے قلعہ سر کر لیا اور کبھی بجاے علامت مفعول کے بھی آتا ہی جیسے اُس سے کہو یعنی اُسکو کہو۔

مین

حرف مین جو علامت ظرفیت کی ہی بیچ کے معنی دیتا ہی خواہ یوہیں جیسے مدرسہ گیا یا مذکور ہووے جیسے زید گھر مین بیٹھا ہی اور کبھی حرف مین بیان ماقبل کے لیے آتا ہی جیسے زید عبد اللہ سے کئی باتون مین کم ہی علم مین فضل مین تحریر مین تقریر مین۔

پر

یہ حرف بلندی کے معنی دیتا ہی جیسے زید کوٹھے پر کھڑا ہی اور ظرفیت کے معنی دیتا ہی جیسے زید گھر پر ہی یعنی گھر مین ہی اور کبھی فائدہ لفظ مگر کا جو حرف استثنا کا ہی جیسے زید نے بدھو کو بہت سمجھایا پر اُسکے خیال مین زید کا سمجھانا نہ آیا۔

کو

کو کے تین اور سے مجہول علامتین مفعول کی ہین مگر دو علامتین اول کی ہر اسم کے ساتھ آسکتی ہین اور سے مجہول صرف ضمائر اور

کیفیت مصدری یا معنی مصدری پائی جاوین اُسکو انگریزی مین ڈی انفنٹی لو موڈ کہتے ہین جیسے لکھنا پڑھنا آنا جانا وغیرہ۔

بحث حرف

حرف اُسکو کہتے ہین جسکے معنی مستقل نہون اور نہ اُسمین کوئی زمانہ پایا جاوے یعنی بغیر مدد اسم یا فعل کے اپنے معنی نہ بتا سکے جیسے سے اور تک کو کہنے والا مین پر مگر وغیرہ اِنکے معنی سمجھ مین نہین آتے جب تک اُنکے ساتھ کوئی اسم یا فعل نملایا جاوے مثلاً آگرہ سے کلکتہ تک گئے اب بسبب اس ترکیب کے سے کے معنی ابتدا اور تک کے معنی انتہا کے حاصل ہوے یعنی جانے کا فعل آگرہ سے شروع ہوا اور کلکتہ مین ختم ہوا۔

سے

لفظ سے ابتدا کے معنی دیتا ہی اور لفظ تک یا تلک بزبان فصیح اور کے لگ توڑی زبان دہاقین مین انتہا کے معنی دیتے ہین حرف سے کبھی بیان ماقبل کے واسطے بھی آتا ہی جیسے اُسکو کیا کمی ہی روپیہ سے پیسے سے کپڑے سے کھانے سے۔ اور کبھی بعض کے معنی مین آتا ہی جیسے موہن قوم ہنود سے ہی یعنی ہندوون مین سے ایک موہن بھی ہی اور کبھی سبب کے معنی مین

مذکر		مؤنث	
واحد	جمع	واحد	جمع
تو جاتا	تم جاتے	تو جاتی	تم جاتین
وہ جاتا	وے جاتے	وہ جاتی	وے جاتین

چوتھی صورت اختیاری

صورت اختیاری وہ ہی جسمین فعل کا کرنا یا نکرنا فاعل کے اختیار مین ہو اُسکو انگریزی مین ڈی پوٹنیشل موڈ کہتے ہین جیسے ۔

مذکر		مؤنث	
واحد	جمع	واحد	جمع
مین جاؤن یا جاسکون	ہم جائین یا جاسکین	مین جاؤن یا جاسکون	ہم جائین یا جاسکین
تو جاوے یا جاسکے	تم جاؤ یا جاسکو	تو جاوے یا جاسکے	تم جاؤ یا جاسکو
وہ جاوے یا وہ جاسکے	وے جاوین یا وے جاسکین	وہ جاوے یا وہ جاسکے	وے جاوین یا وے جاسکین
مین جاؤنگا	ہم جائینگے	مین جاؤنگی	ہم جائینگی
تو جاویگا	تم جاؤگے	تو جاویگی	تم جاؤگی
وہ جاویگا	وے جاوینگے	وہ جاویگی	وے جاوینگی

پانچوین صورت مصدری

صورت مصدری وہ ہی جسمین بلا قید زمانۂ ماضی حال مستقبل کے

مذکر		مؤنث	
واحد	جمع	واحد	جمع
تو جاتا ہی	تم جاتے ہو	تو جاتی ہی	تم جاتی ہو
وہ جاتا ہی	وے جاتے ہین	وہ جاتی ہی	وے جاتی ہین

دوسری صورت امریہ

صورت امریہ وہ ہی جس سے حکم یا درخواست سمجھی جاوے اسکو انگریزی مین دی امپیریٹو موڈ کہتے ہین۔

امر		نہی	
واحد	جمع	واحد	جمع
جا	جاؤ	مت جا	مت جاؤ
دے	دیجیے	مت دے	مت دیجیے

تیسری صورت شرطیہ

صورت شرطیہ وہ ہی جسمین ایک فعل دوسرے فعل پر موقوف یا مشروط ہو اس صورت کو انگریزی مین دی سبجنکٹو موڈ کہتے ہین جیسے یہ پڑھیگا تو اچھا عہدہ پاویگا

مذکر		مؤنث	
واحد	جمع	واحد	جمع
مین جاتا	ہم جاتے	مین جاتی	ہم جاتین

اور کبھی یہی امر مضارع کے معنی دیتا ہی جیسے باغ مین پہونچتے ہی میرے دل مین یہ خیال گذرا کہ اب کی دفعہ انگور لگائیے یعنی انگور لگاؤن کبھی فعل کو مکرر لانے سے فائدہ کثرت کا ہوتا ہی جیسے زید چلتے چلتے تھک گیا مصرع چیختے چیختے بلبل کی زبان سوکھ گئی +

انگریزی صرف نحو کی کچھ حالتین بھی فعل کے مطابق بیان کی جاتی ہین گو عربی فارسی اردو مین مروج نہین اور انگریزی مین انکو موڈ کہتے ہین اور وہ پانچ حالتین یا صورتین ہین صورت بیانیہ[1] امریہ[2] شرطیہ[3] اختیاری[4] مصدری[5] -

پہلی صورت بیانیہ

صورت بیانیہ اسکو کہتے ہین جو بیان صورت صدور یا وقوع فعل کا کرے اسکو انگریزی مین انڈیکیٹیو موڈ کہتے ہین جیسے -

مذکر		مؤنث	
واحد	جمع	واحد	جمع
مین گیا	ہم گئے	مین گئی	ہم گئین
تو گیا	تم گئے	تو گئی	تم گئین
وہ گیا	وے گئے	وہ گئی	وے گئین
مین جاتا ہون	ہم جاتے ہین	مین جاتی ہون	ہم جاتی ہین

جانا کے صیغے یا لفظ پڑا یا والا زیادہ کرنے سے فائدہ زمانہ مستقبل قریب الوقوع کا حاصل ہوتا ہی جیسے زید جایا چاہتا ہی یا جانے پر ہی یا جانے والا ہی یعنی قریب ہی کہ زمانۂ آیندہ مین جاوے مصدر کے آخر لفظ لگنا کے صیغے ملانے سے فائدہ شروع فعل کا ہوتا ہی جیسے پانی برسنے لگا یعنی شروع ہوا اور بعضون کے نزدیک یہ فعل مرکب نہین ہی بلکہ اسکو مفرد کہتے ہین اور فعل اول کو مفعول فعل لگنا کہ جسکے معنی شروع کرنے کے ہین بتاتے ہین جیسے زید جانے لگا اسکو وہ کہتے ہین کہ زید نے جانے کو شروع کیا۔

متفرقات

مصدر یا ماضی شرطی کے آخر بنا یا پڑا کے صیغے زیادہ کرنے سے معنی ضرورت یا کثرت کے حاصل ہوتے ہین جیسے زید کو آنا پڑا اور کھانا پڑا یعنی زید کو آنا اور کھانا ضرور ہوا اور کبھی ان لفظون کے آخر لفظ ہی بھی فصاحت کے لیے زیادہ کر دیتے ہین جیسے زید کو جانا ہی پڑا اور آنا ہی پڑا یعنی بہت ضرور ہوا۔

امر واحد کے ساتھ تعظیم کے لیے اکثر لفظ ئیے یا ئیگا اور جیے یا جیگا زیادہ کرتے ہین جیسے آپ آئیے یا آئیگا یا آپ لیجیے اور لیجیے گا۔

فعل تاکیدی وہ ہی جسمین تشدد اور تاکید بہ نسبت فعل مفرد کے پائی جاوے واحد امر حاضر کے آخر مصدر ڈالنا دینا جانا وغیرہ کے صیغہ بڑھانے سے فعل تاکیدی بنجاتا ہی جیسے مار ڈالا اور کہدیا اور کھا گیا۔

فعل اختیاری وہ ہی جسکا کرنا فاعل کے اختیار مین ہو اکثر امر مذکور کے آخر مصدر سکنا کے صیغہ بڑھانے سے فعل اختیاری بنجاتا ہی جیسے لکھ سکتا ہی پڑھ سکتا ہی۔

فعل اختتامی وہ ہی جس سے فعل کا ختم اور تمام ہوجانا پایا جاوے امر مذکور کے آخر مصدر چکنا کے صیغہ زیادہ کرنے سے فعل اختتامی بنجاتا ہی جیسے زید لکھ چکا اور موہن پڑھ چکا۔

فعل استمراری وہ ہی جسمین استمرار اور کثرت کے معنی پائے جاوین چنانچہ فعل کے آخر کرنا جانا رہنا کے صیغے زیادہ کرنے سے فعل استمراری بنجاتا ہی جیسے کرتا رہا سویا کر چلا جا اور کبھی امر استمرار کے آخر لفظ یو زیادہ کر دیتے ہین جیسے لکھتے رہیو اور پڑھتے رہیو جیتے رہیو۔

فعل مستقبل قریب الوقوع وہ ہی جسکا ہونا زمانۂ حال کے قریب سمجھا جاوے اسکا قاعدہ یہ ہی کہ کسی مصدر یا فعل کے آخر لفظ

ماضی مطلق کو ماضی بعید کی جگہ استعمال کرتے ہین جیسے زید کو بہت سمجھایا یعنی سمجھایا تھا اور کبھی ماضی کو بنظر قریب الوقوع ہونے کے مستقبل کی جگہ بولتے ہین جیسے کوئی جلدی سے کہے کہ میری کتاب لایا اور وہ شخص جس سے کتاب مانگی ہو کتب خانہ مین سے بولے کہ ہان صاحب لایا پس لایا فعل ماضی مجازاً بجاے مستقبل کے مستعمل ہوا یعنی لاؤنگا۔

اور کبھی فعل حال بجاے ماضی بعید کے بولا جاتا ہی جیسے کل باغ مین جاکر کیا دیکھتا ہون کہ طرح بطرح کے پھول کھل رہے ہین یعنی کل دیکھا تھا اور کبھی صیغہ مضارع سے ماضی کے معنی حاصل ہوتے ہین جیسے باغ مین جاکر دیکھون تو وہان کچھ اور ہی گلکاریان ہو رہی ہین یعنی جاکر دیکھا تو وہان کچھ اور گلکاریان ہو رہی ہین۔

فعل مفرد اور فعل مرکب کا بیان

باعتبار ترکیب ذات فعل کے فعل کی دو قسمین ہین فعل مفرد اور فعل مرکب فعل مفرد وہ ہی جو مصدر وضعی سے موافق گردان بالا مشتق ہووین جسکا بیان پہلے ہوچکا ہی اور فعل مرکب وہ ہی جو مصدر یا کسی فعل کے آخر دو سرا لفظ ملاکر فعل بنالیوین اسکی پانچ قسمین ہین فعل تاکیدی فعل اختیاری اختتامی استمراری مستقبل قریب الوقوع

جن فعلون کے فاعلون کے ساتھ علامت فاعل نو ہو مگر علامت مفعول بہ مطلقاً نہووے تو اُن فعلون کی تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت مفعول کے موافق ہوتی ہی جیسے موہن نے یا بنّو نے سبق پڑھا موہن نے کتاب پڑھی بنّو نے کتاب پڑھی موہن نے کتابین پڑھین بنّو نے کتابین پڑھین

جن فعلون کے فاعل اور مفعول دونون کی علامتین مذکور ہووین وے فعل ہرحال مین واحد مذکر بولے جاتے ہین خواہ فاعل اور مفعول مذکر ہون یا مؤنث واحد ہون یا جمع جیسے موہن نے کتاب کو پڑھا بنّو نے کتاب کو پڑھا لڑکون نے اپنی کتابون کو یاد کر لیا لڑکیون نے اپنی کتابون کو پڑھ لیا۔

بیان مجاز فعل کا

مجاز کے یہ معنی ہین کہ لفظ کو اپنے اصلی معنی کے سوائے دوسرے معنی مین استعمال کرین اور اصلی معنی کو حقیقی اور لفظی معنی کہتے ہین جیسے مصدر کو مجازاً امر یا نہی کے معنی مین بولتے ہین مثلاً تم میرے یہان آنا یعنی آئیو اور آج تم گھر مت جانا یعنی مت جائیو آنا اور جانا مصدر ہین مجازاً امر اور نہی کے معنی مین مستعمل ہوے اسی طرح کبھی

اور کبھی بغیر زیادتی کے تبدیل کر دیتے ہین جیسے بکنا بیچنا پھٹنا پھاڑنا چھٹنا چھوڑنا ٹوٹنا توڑنا۔

فائدہ

بعض فعل متعدی اور لازمی دونون ہوتے ہین یعنی کبھی وہی فعل لازمی کے معنی دیتے ہین اور کبھی فعل متعدی کے مثال لازمی زید کی ہتیلی کھجلاتی ہی اور متعدی جیسے زید اپنی ہتیلی کو کھجلاتا ہی یا کھجاتا ہی یا زید گھبراتا ہی لازمی ہی اور زید عمرو کو گھبراتا ہی متعدی بعض افعال لازمی صورتون مین مثل فعل متعدی کے ہوتے ہین جیسے کھلانا سمانا اور بعض فعل متعدی صورت مین مثل فعل لازمی کے ہوتے ہین جیسے نگلنا رگڑنا۔

بیان حدت اور جمعیت اور تذکیر اور تانیث افعال کا

جن فعلون کے ساتھ فاعل کی علامت نہین ہوتی وے تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت مین فاعل کے موافق بولے جاتے ہین خواہ وے لازمی ہون یا متعدی خواہ اُنکے مفعولون کے ساتھ علامت مفعول ہووے یا نہووے جیسے موہن آیا بنو آئی موہن لکھتا ہی بنو لکھتی ہی موہن خط کو لکھتا تھا بنو خط کو لکھتی تھی لڑکے آئے لڑکیان آئین لڑکے کتابین پڑھتے ہین لڑکیان کتابین

جس فعل مین کوئی حرف علت ہوتا ہی علامت متعدی بالواسطہ کے داخل ہونے سے گر جاتا ہی اور اُسکے ماقبل ایک حرکت اُسی حرف علت کے موافق رہجاتی ہی چنانچہ واو کے موافق حرکت ضمہ ہی اور الف کے موافق فتحہ اور یاے کے موافق کسرہ جیسے رونا رولانا گانا گوانا سیکھنا سکھانا اور جس مصدر پنج حرفی مین کوئی حرف علت نہووے مگر علامت مصدر کے ماقبل جو دو حرف ساکن اور ایک متحرک ہووے تو الف علامت متعدی بالواسطہ کے داخل ہونے سے اُسی فعل کے شروع کا دوسرا حرف ساکن ہوجاتا ہی اور تیسرا متحرک ہوجاتا ہی جیسے برسنا برسانا چمکنا چمکانا ۔

قاعدۂ دوم

جس فعل مین سواے علامت مصدر کے ایک حرف پہلا ساکن علامت مصدر سے ہووے تو اکثر اُس حرف ساکن کے قبل اُس حرکت کے موافق جو اُسکے حرف ماقبل کو ہی ایک حرف علت زیادہ کرنے سے متعدی بالواسطہ بنجاتا ہی جیسے دبنا دابنا کٹنا کاٹنا گھلنا گھولنا رُکنا روکنا پسنا پیسنا ۔

قاعدۂ سوم

کبھی قاعدۂ دوم کے موافق ایک حرف علت بڑھاکر حرف صحیح قبل علامت مصدر کو دوسرے حرف کے ساتھ بدل لیتے ہین

اور متعدی بدو مفعول وہ ہی جو دو مفعولون کی خواہش کرے جیسے دیا دلایا وغیرہ یہ فعل سوائے دلانے اور دینے کے دو مفعولون کی خواہش کرتے ہین ایک وہ مفعول یعنی جو چیز کہ دی گئی ہو دوسرے وہ مفعول جسکو وہ چیز دی گئی ہو

طریق متعدی بالواسطہ بنانے کا

متعدی کی دو قسمین ہین ایک متعدی بنفسہ دوسرے متعدی بالواسطہ متعدی بنفسہ وہ ہی جو بغیر تبدیل حروف اور حرکت یا حذف اور زیادتی حروف کے خود بخود متعدی ہووے جیسے کھایا اور پیا وغیرہ اور متعدی بالواسطہ وہ ہی جو بسبب حذف یا زیادتی حروف یا تبدیل حروف یا حرکات کے اگر لازمی ہو تو متعدی اور جو متعدی بیک مفعول ہو تو متعدی بدو مفعول بن جاوے چنانچہ اُسکے بنانے کے کئی طریق ہین اول یہ کہ قبل علامت مصدر کے آیا وایا لا زیادہ کرنے سے متعدی بالواسطہ بنجاتا ہی جیسے ڈرنا ڈرانا ڈروانا سمجھنا سمجھانا سمجھوانا بیٹھنا بٹھانا بٹھوانا بٹھلانا —

قاعدۂ اول

الف علامت متعدی بالواسطہ کے داخل ہونے سے اُسکا ماقبل مفتوح ہو جاتا ہی اور واو یا لا علامتون متعدی کے آنے سے اُنکا ماقبل ساکن ہو جاتا ہی اگر متحرک ہو جیسا استعمال سے معلوم ہوگا۔

مذکر	فعل حال مجہول		مؤنث	
صیغہ	واحد	جمع	واحد	جمع
مخاطب	تو لکھا جاتا ہے	تم لکھے جاتے ہو	تو لکھی جاتی ہے	تم لکھی جاتی ہو
غائب	وہ لکھا جاتا ہے	وے لکھے جاتے ہین	وہ لکھی جاتی ہے	وے لکھی جاتی ہین

فعل مضارع مجہول

متکلم	مین لکھا جاؤن	ہم لکھے جائین	مین لکھی جاؤن	ہم لکھی جائین
مخاطب	تو لکھا جاوے	تم لکھے جاؤ	تو لکھی جاوے	تم لکھی جاؤ
غائب	وہ لکھا جاوے	وے لکھے جاوین	وہ لکھی جاوے	وہ لکھی جاوین

امر حاضر فعل مجہول

لکھا جا	لکھی جا

نہی فعل مجہول

نہ یا مت لکھا جا	مت یا نہ لکھے جاؤ

فعل متعدی کی باعتبار مفعول کے دو قسمین ہین متعدی بیک مفعول اور متعدی بدو مفعول متعدی بیک مفعول وہ ہے جسمین ایک مفعول بہ ہووے جیسا لکھا پڑھا فعل متعدی بیک مفعول ہے کیونکہ یہ خواہش فاعل اور ایک مفعول کی کرتا ہے یعنی لکھنے والے اور پڑھنے والے کو اور جس چیز کو لکھین یا پڑھین اُسکی خواہش کرتا ہے۔

	مذکر		مؤنث	
	ماضی بعید			
صیغہ	واحد	جمع	واحد	جمع
غائب	وہ لکھا گیا تھا	وے لکھے گئے تھے	وہ لکھی گئی تھی	وے لکھی گئی تھین
	ماضی شرطی فعل مجہول			
متکلم	مین لکھا جاتا	ہم لکھے جاتے	مین لکھی جاتی	ہم لکھی جاتین
مخاطب	تو لکھا جاتا	تم لکھے جاتے	تو لکھی جاتی	تم لکھی جاتین
غائب	وہ لکھا جاتا	وے لکھے جاتے	وہ لکھی جاتی	وے لکھی جاتین
	ماضی استمراری فعل مجہول			
متکلم	مین لکھا جاتا تھا	ہم لکھے جاتے تھے	مین لکھی جاتی تھی	ہم لکھی جاتی تھین
مخاطب	تو لکھا جاتا تھا	تم لکھے جاتے تھے	تو لکھی جاتی تھی	تم لکھی جاتی تھین
غائب	وہ لکھا جاتا تھا	وے لکھے جاتے تھے	وہ لکھی جاتی تھی	وے لکھی جاتی تھین
	ماضی شکی			
متکلم	مین لکھا گیا ہونگا	ہم لکھے گئے ہونگے	مین لکھی گئی ہونگی	ہم لکھی گئی ہونگی
مخاطب	تو لکھا گیا ہوگا	تم لکھے گئے ہوگے	تو لکھی گئی ہوگی	تم لکھی گئی ہونگی
غائب	وہ لکھا گیا ہوگا	وے لکھے گئے ہونگے	وہ لکھی گئی ہوگی	وے لکھی گئی ہونگی
	فعل حال مجہول			
متکلم	مین لکھا جاتا ہون	ہم لکھے جاتے ہین	مین لکھی جاتی ہون	ہم لکھی جاتی ہین

معلوم نہووے جیسے زید مارا گیا تو یہنین معلوم ہوا کہ کسنے زید کو مارا
اُسکے بنانے کا یہ طریقہ ہی کہ کسی فعل متعدی کے ماضی مطلق کے آخر
کوئی صیغہ مصدر جانا کا بڑھانے سے فعل مجہول حاصل ہوتا ہی جیسے
لکھا گیا لکھا جاتا ہی لکھا جائیگا

تصریف بر مصدر لکھا جانا کی

ماضی مطلق مجہول

صیغہ	مذکر واحد	مذکر جمع	مؤنث واحد	مؤنث جمع
متکلم	مین لکھا گیا	ہم لکھے گئے	مین لکھی گئی	ہم لکھی گئین
مخاطب	تو لکھا گیا	تم لکھے گئے	تو لکھی گئی	تم لکھی گئین
غائب	وہ لکھا گیا	وے لکھے گئے	وہ لکھی گئی	وے لکھی گئین

ماضی قریب

متکلم	مین لکھا گیا ہون	ہم لکھے گئے ہین	مین لکھی گئی ہون	ہم لکھی گئی ہین
مخاطب	تو لکھا گیا ہی	تم لکھے گئے ہو	تو لکھی گئی ہی	تم لکھی گئی ہو
غائب	وہ لکھا گیا ہی	وے لکھے گئے ہین	وہ لکھی گئی ہی	وے لکھی گئی ہین

ماضی بعید

متکلم	مین لکھا گیا تھا	ہم لکھے گئے تھے	مین لکھی گئی تھی	ہم لکھی گئی تھین
مخاطب	تو لکھا گیا تھا	تم لکھے گئے تھے	تو لکھی گئی تھی	تم لکھی گئی تھین

بیان فعل صحیح اور غیر صحیح کا

بہ لحاظ تبدیل اور حذف اور زیادتی کے فعل کی دو قسمین ہین صحیح اور غیر صحیح فعل صحیح وہ ہے جسکے حروف اصلی مین گردان کے وقت کچھ تبدیل یا حذف یا زیادتی حروف نہووے سب فعل اسکے مثل افعال مذکورہ بالا نقشہ کے صرف کبیر مصدر سمجھنا کے ہون اور فعل غیر صحیح وہ ہے جسکے حروف مین گردان کے وقت کچھ تبدیلی یا حذف یا زیادتی حروف ہووے جیسے مصدر کرنا کے ماضی مین حروف اصلی ر کو ی کے ساتھ بدل کر کیا بنا لیا ہے اسی طرح مصدر جانا کا فعل ماضی قاعدہ کے موافق لفظ جایا ہوا تھا لیکن چونکہ کبھی فارسی مین ج کو گ کے ساتھ تبدیل کرتے ہین اسلیے یہان بھی ج گ کے ساتھ تبدیل کیا تو گا یا بنا پھر واسطے دفع مشابہت لفظ گایا جو مصدر گانا کا فعل ماضی ہے الف اصلی کو بھی دور کر کے گیا بنا لیا ہے علی ہذا مصدر ہونا کا صیغہ ماضی قاعدہ کے موافق ہویا چاہیے تھا گ ی کو حذف کر کے ہوا بولتے ہین

بیان فعل معروف اور مجہول کا

باعتبار فاعل کے فعل متعدی کی دو قسمین ہین فعل معروف اور فعل مجہول فعل معروف وہ ہے جسکا فاعل معلوم ہووے جیسے زید خط لکھتا ہے تو یہان خط لکھنے کا فاعل زید معلوم ہوا اور فعل مجہول وہ ہے جسکا فاعل

مذکر		اسم فاعل		مؤنث
صیغہ	واحد	جمع	واحد	جمع
	سمجھنے والا	سمجھنے والے	سمجھنے والی	سمجھنے والیں

اسم مفعول

	سمجھا ہوا	سمجھے ہوے	سمجھی ہوئی	سمجھی ہوئیں

اسم حالیہ

سمجھتا	سمجھتے	سمجھتی	سمجھتیں

بہ لحاظ حرف نفی کے فعل کی دو قسمیں ہیں فعل مثبت اور فعل منفی فعل مثبت وہ ہے جسمیں حرف نفی نہ آوے جیسے گروان بالا سے ظاہر ہے اور فعل منفی وہ ہے جسمیں حرف نفی یعنی نہ یا نہیں آوے اور اگر فعل منفی بنانا منظور ہو تو حرفِ نفی فعل کے اول داخل کرو جیسے زید نہیں سمجھا اور موہن لال نے میرا کہا نہ مانا۔

بیان لازمی اور متعدی کا

باعتبار فاعل اور مفعول کے فعل کی دو قسمیں ہیں لازمی اور متعدی فعل لازمی وہ ہے جو صرف فاعل پر تمام ہو جاوے جیسے زید آیا اور فعل متعدی وہ ہے جو فاعل اور مفعول دونوں کی خواہش کرے جیسے زید نے خط لکھا۔

	مذکر		مؤنث	
	ماضی استمراری			
صیغہ	واحد	جمع	واحد	جمع
غائب	وہ سمجھتا تھا	وے سمجھتے تھے	وہ سمجھتی تھی	وے سمجھتی تھین
	فعل حال			
متکلم	مین سمجھتا ہون	ہم سمجھتے ہین	مین سمجھتی ہون	ہم سمجھتی ہین
مخاطب	تو سمجھتا ہی	تم سمجھتے ہو	تو سمجھتی ہی	تم سمجھتی ہو
غائب	وہ سمجھتا ہی	وے سمجھتے ہین	وہ سمجھتی ہی	وے سمجھتی ہین
	فعل مضارع			
متکلم	مین سمجھون	ہم سمجھین	مین سمجھون	ہم سمجھین
مخاطب	تو سمجھے	تم سمجھو	تو سمجھی	تم سمجھو
غائب	وہ سمجھے	وے سمجھین	وہ سمجھی	وے سمجھین
	فعل مستقبل			
متکلم	مین سمجھونگا	ہم سمجھینگے	مین سمجھونگی	ہم سمجھینگی
مخاطب	تو سمجھیگا	تم سمجھوگے	تو سمجھیگی	تم سمجھوگی
غائب	وہ سمجھیگا	وے سمجھینگے	وہ سمجھیگی	وے سمجھینگی
		امر		
مخاطب	سمجھ	سمجھو		

نقشۂ صرف کبیر مصدر سمجھنا کا

	مذکر	ماضی بعید	مونث	
صیغہ	واحد	جمع	واحد	جمع
متکلم	مین سمجھا تھا	ہم سمجھے تھے	مین سمجھی تھی	ہم سمجھی تھین
مخاطب	تو سمجھا تھا	تم سمجھے تھے	تو سمجھی تھی	تم سمجھی تھین
غائب	وہ سمجھا تھا	وے سمجھے تھے	وہ سمجھی تھی	وے سمجھی تھین
	ماضی شکی			
متکلم	مین سمجھا ہونگا	ہم سمجھے ہونگے	مین سمجھی ہونگی	ہم سمجھی ہونگی
مخاطب	تو سمجھا ہوگا	تم سمجھے ہوگے	تو سمجھی ہوگی	تم سمجھی ہونگی
غائب	وہ سمجھا ہوگا	وے سمجھے ہونگے	وہ سمجھی ہوگی	وے سمجھی ہونگی
	ماضی شرطی			
متکلم	مین سمجھتا	ہم سمجھتے	مین سمجھتی	ہم سمجھتین
مخاطب	تو سمجھتا	تم سمجھتے	تو سمجھتی	تم سمجھتین
غائب	وہ سمجھتا	وے سمجھتے	وہ سمجھتی	وے سمجھتین
	ماضی استمراری			
متکلم	مین سمجھتا تھا	ہم سمجھتے تھے	مین سمجھتی تھی	ہم سمجھتی تھین
مخاطب	تو سمجھتا تھا	تم سمجھتے تھے	تو سمجھتی تھی	تم سمجھتی تھین

اور امر واحد کے آخر سے مجہول بڑھانے سے فعل مضارع حاصل ہوتا ہی جیسے سمجھے۔

اور جس امر کے آخر حروف علت مین سے کوئی حرف آوے تو قبل یاے مضارع کے کبھی واو زیادہ کر دیتے ہین جیسے کھاوے پیوے۔

فعل مضارع کے آخر لفظ گا زیادہ کرنے سے فعل مستقبل بنتا ہی جیسے سمجھیگا یا کھاویگا۔

ایک نقشہ گردان فعلون مذکورۂ بالا کا ذیل مین لکھا جاتا ہی اس سے کیفیت تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت فعلون کی بخوبی واضح ہو جاویگی

نقشۂ صرف کبیر مصدر سمجھنا کا

مذکر		ماضی مطلق	مونث	
صیغہ	واحد	جمع	واحد	جمع
متکلم	مین سمجھا	ہم سمجھے	مین سمجھی	ہم سمجھین
مخاطب	تو سمجھا	تم سمجھے	تو سمجھی	تم سمجھین
غائب	وہ سمجھا	وے سمجھے	وہ سمجھی	وے سمجھین
متکلم	مین سمجھا ہون	ہم سمجھے ہین	مین سمجھی ہون	ہم سمجھین ہین
مخاطب	تو سمجھا ہی	تم سمجھے ہو	تو سمجھی ہی	تم سمجھی ہو
غائب	وہ سمجھا ہی	وی سمجھے ہین	وہ سمجھی ہی	وے سمجھی ہین

حاصل ہوتا ہی جیسے مت سمجھ۔

امر کے آخر آ زیادہ کرنے سے فعل ماضی مطلق بنتا ہی مگر شرط یہ ہی کہ اُسکے آخر منجملہ حروف علت کے آیا وا نہووے جیسے سمجھا اور جو اُسکے آخر منجملہ حروف مذکورہ کے کوئی حرف علت ہووے تو آخر اسکے نقط یا بڑھا کر ماضی مطلق بنا لیتے ہین جیسے کھانا اور سونا سے علامت مصدر دور کرکے امر حاضر کھا اور سو بنایا پھر اسکے آخر نقط یا زیادہ کرکے کھایا اور سویا فعل ماضی مطلق بنائے ماضی مطلق کے آخر نقط ہی زیادہ کرنے سے فعل ماضی قریب حاصل ہوتا ہی جیسے سمجھا ہی کھایا ہی اور ماضی مطلق کے آخر نقط تھا بڑھانے سے فعل ماضی بعید بنجاتا ہی جیسے سمجھا تھا اور کھایا تھا اور اُسی ماضی مطلق کے آخر نقط ہوگا زیادہ کرنے سے فعل ماضی شکی بنجاتا ہی جیسے سمجھا ہوگا یا کھایا ہوگا۔

امر کے آخر نقط تا زیادہ کرنے سے فعل ماضی شرطی بنتا ہی جیسے سمجھتا اور کھاتا۔

اور ماضی شرطی کے آخر نقط تھا بڑھانے سے ماضی استمراری بنجاتا ہی جیسے سمجھتا تھا یا کھاتا تھا۔

اور اُسی ماضی شرطی کے آخر نقط ہی زیادہ کرنے سے فعل حال بنتا ہی جیسے سمجھتا ہی یا کھاتا ہی۔

پایا جاوے امر کے معنی حکم کے ہین جیسے تم آؤ اس سے یہ ثابت ہوا کہ کسی شخص نے مخاطب کو آنے کا حکم دیا اور تم جائیو اس سے معلوم ہوتا ہی کہ مخاطب کو واسطے جانے کے بزمانۂ استقبال حکم کرتا ہی

نہی وہ فعل ہی جسکا ہونا یا کرنا کسی شخص کے روکنے اور منع کرنے سے زمانۂ حال یا استقبال مین سمجھا جاوے جیسے مت آؤ مت جائیو معلوم رہے کہ ہر فعل کے باعتبار واحد اور جمعیت اور تذکیر اور تانیث کے باستثنائے فعل مضارع اور امر اور نہی بارہ بارہ صیغے ہوتے ہین چنانچہ انمین سے چھ صیغے مذکر کے ہوتے ہین اور چھ مونث کے فعل کی تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت بہ لحاظ فاعل یا مفعول کے ہوتی ہی مگر صیغون فعل مضارع اور امر اور نہی مین رعایت مذکر اور مونث کی نہین ہوتی دونون کے واسطے ایک ہی لفظ بولتے ہین

بیان دستور اشتقاق یعنی مصدر سے فعلون کے نکالنے اور بنانے کا طریق

طریقہ بنانے صیغۂ واحد امر حاضر و نہی اور صیغہ واحد غائب باقی اور افعال کا مذکور ہوتا ہی اُردو مین مصدر کی علامت لفظ نا دور کرنے سے صیغۂ واحد امر حاضر بنتا ہی جیسے سمجھنا مصدر ہی علامت مصدر یعنی نا دور کرنے سے سمجھ صیغۂ واحد امر حاضر بنگیا۔

امر حاضر کے اول لفظ مت علامت نہی زیادہ کرنے سے فعل نہی

اور تمنا کرنا ہی کہ اگر زید زمانۂ گذشتہ مین آتا تو کیا خوب ہوتا —

ماضی استمراری وہ ہی کہ جسکا ہونا یا کرنا زمانۂ گذشتہ مین تکرار پایا جاتا ہو اُسکو ماضی ناتمام بھی کہتے ہین جیسے زید آتا تھا اس سے یہ مفہوم ہوتا ہی کہ زید زمانۂ گذشتہ مین بارہا آیا کرتا تھا —

فعل ماضی شکی وہ ہی کہ جسکا ہونا یا کرنا زمانۂ گذشتہ مین شک کے ساتھ سمجھا جاوے جیسے زید آیا ہوگا اس سے یہ دریافت ہوا کہ کہنے والے کو زید کے آنے کا حال تحقیق معلوم نہ تھا اسواسطے کلمۂ شک کا استعمال کیا گیا

فعل حال وہ ہی جسکا ہونا یا کرنا زمانۂ موجود مین سمجھا جاوے جیسے زید آتا ہی اس سے یہ ثابت ہوا کہ زید اسی وقت آتا ہی —

فعل مضارع وہ ہی جسمین وقوع فعل کا احتمال زمانۂ حال اور استقبال دونون مین ہووے یعنی اُس سے کبھی زمانۂ حال سمجھا جاوے اور کبھی مستقبل جیسے زید آوے اس سے یہ ثابت ہوا کہ زید خواہ ابھی آوے یا زمانۂ آیندہ مین آوے —

فعل مستقبل وہ ہی جسکا ہونا یا کرنا زمانۂ آیندہ مین سمجھا جاوے جیسے زید آویگا اس سے یہ معلوم ہوا کہ ابھی تک نہین آیا مگر زمانۂ آیندہ مین آنے کا ارادہ رکھتا ہی —

امر وہ فعل ہی جسکا ہونا یا کرنا کسی حکم سے زمانۂ حال یا استقبال مین

ماضیٔ بعید ماضیٔ شرطیہ یا تمنائی ماضیٔ استمراری یا ناتمام ماضیٔ شکی

فعل ماضی مطلق وہ ہی جسکا ہونا یا کرنا مطلق زمانۂ گذشتہ مین پایا جاوے اور اُسمین کچھ قید قریب یا بعید وغیرہ کی نہووے جیسے زید آیا اس سے یہ معلوم نہوا کہ زمانۂ گذشتہ مین کب آیا اور اسکو انگریزی مین پاسٹ پارٹسپل کہتے ہین۔

ماضی قریب وہ ہی جسکا ہونا یا کرنا ایسے زمانۂ گذشتہ مین پایا جاوے جسکو گذرے ہوے تھوڑا ہی عرصہ ہووے جیسے زید آیا ہی اس سے یہ سمجھا گیا کہ زید قریب زمانۂ حال کے آیا ہی یعنی اُسکو آئے ہوے کچھ بہت عرصہ نہین گذرا۔

ماضی بعید وہ ہی جسکا ہونا یا کرنا زمانۂ گذشتہ مین پایا جاوے اور جسکو گذرے ہوے بہت عرصہ گذر گیا ہو جیسے زید آیا تھا اس سے یہ معلوم ہوا کہ زید کو آئے ہوے بہت عرصہ گذرا۔

ماضی شرطی وہ ہی جسکا ابھی تک صدور یا وقوع فاعل کی ذات سے نہین ہوا مگر حسرت اور تمنا کرتا ہی کہ اگر وہ فعل ہوتا تو خوب ہوتا جو کہ ماضی شرطی مین ایک طرح کی تمنا پائی جاتی ہی اسواسطے اسکو ماضی تمنائی بھی کہتے ہین جیسے زید آتا تو خوب ہوتا اس سے یہ معلوم ہوا کہ آنے کا فعل فاعل کی ذات سے صادر نہین ہوا کہنے والا آرزو

اِن اوزان مذکورۂ بالا پر بھی علامت جمع ہندی بڑھا لیتے ہین جیسے انبیاؤن سے حکامون سے پس ایسی جمع کو جمع الجمع کہتے ہین۔

بحث فعل

فعل وہ کلمۂ مستقل ہی جسکے معنی مین بہیئت تصریفی کوئی زمانہ تینون زمانون ماضی حال مستقبل سے پایا جاوے ماضی زمانہ گذرے ہوے کو کہتے ہین جیسے زید آیا تھا یعنی کسی گذرے ہوے زمانے مین آیا تھا اور حال زمانۂ موجود کو کہتے ہین جیسے زید خط لکھتا ہی یعنی زمانۂ موجود مین خط لکھ رہا ہی اور مستقبل زمانۂ آنے والے کو کہتے ہین جیسے کوئی شخص کہے کہ مین دہلی جاؤنگا اس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ شخص دہلی نہین گیا مگر زمانۂ آیندہ مین جانے کا ارادہ رکھتا ہی مصدر سے چھ قسم کے فعل نکلتے ہین ماضی حال مضارع مستقبل امر نہی جس قسم کا مصدر ہوتا ہی اُسی قسم کے اُس سے افعال اور اسماے مشتقات نکلتے ہین پس اگر مصدر لازمی ہوگا تو اُس سے فعل لازمی بنینگے اور جو مصدر متعدی ہوگا تو اُس سے مشتقات فعل متعدی نکلتے ہین۔

بیان تعریف افعال

فعل ماضی وہ ہی جسکا ہونا یا کرنا زمانۂ گذشتہ مین پایا جاوے اور فعل ماضی چھ طرح کا ہوتا ہی۔ ماضی مطلق ماضی قریب

نقشۂ اوزان جمع اسمائے عربی مستعملۂ اردو

واحد	جمع	وزن جمع	معنی مفرد	واحد	جمع	وزن جمع	معنی مفرد
احسن	احاسن	افاعل	اچھا	قندیل	قناویل	فعالیل	قندیل
افضل	افاضل	ایضاً	بزرگ	طالب	طلبا، طلبہ	فعلا، فعلہ	ڈھونڈھنے والا
رکن	ارکان ارارکین	افاعیل	کھم	مدرسہ	مدارس	مَفاعِل	پڑھنے کی جگہ
حدیث	احادیث	ایضاً	بات	مجلس	مجالس	ایضاً	بیٹھنے کی جگہ
اقلیم	اقالیم	ایضاً	ملک	مسجد	مساجد	ایضاً	نماز کی جگہ
نبی	انبیاء	افعلاء	پیغمبر	مضمون	مضامین	مفاعیل	مطلب
حبیب	احباء	ایضاً	دوست	مقدار	مقادیر	ایضاً	اندازہ
طبیب	اطباء	ایضاً	حکیم	مفتاح	مفاتیح	ایضاً	کنجی
قریب	اقرباء	ایضاً	عزیز	تصنیف	تصانیف	تفاعیل	کتاب بنانا
زمان	ازمنہ	اَفْعِلہ	زمانہ	تصویر	تصاویر	ایضاً	تصویر
مکان	مکانات امکنہ	ایضاً	مکان	تاریخ	تواریخ	ایضاً	دن
رسول	رُسُل	فعل	پیغامبر	طریق	طُرق	فعل	راہ
رسالہ	رسائل	فعائل	چھوٹی کتاب	خصلت	خصائل	فعالل	عادت
ضمیر	ضمائر	ایضاً	دل	.	.	.	.

اکثر اسمائے عربی کے آخر میں معروف اور ن یا ات زیادہ کرکے جمع بنا لیتے ہیں جیسے حاضرین ناظرین سامعین اور کاغذات معاملات مقدمات وغیرہ اور تاجر کی جمع تجار آئی ہے بعض اوقات اردو والے

اردو مین فارسی کی جمع بھی مستعمل ہی اور اُسکا یہ قاعدہ ہی کہ جاندار اسم کی جمع اون سے کرتے ہین جیسے مردان پسران بندگان وغیرہ اور بیجان کو ہا کے ساتھ جمع کرتے ہین جیسے سالہا بارہا وغیرہ اور کبھی اسکے برعکس بھی جمع کرتے ہین جیسے سخنان و مردمہا اور جو اس زبان مین جمع عربی بھی مستعمل ہی سو اسطے نقشہ اوزان جمع اسماے عربی کا بھی لکھا جاتا ہی طالب علمون کو لازم ہی کہ ان وزنون کو حفظ کرلین اکثر اسماے عربی کی جمع انھین وزنون پر آتی ہی —

نقشۂ اوزان جمع اسماے عربی مستعملہ اردو

واحد	جمع	وزن جمع	معنی مفرد	واحد	جمع	وزن جمع	معنی مفرد
شریف	اشراف شرفا	افعال	آدمی اچھا	ذکر	ذکور	فعول	مرد
لطف	الطاف	افعال	مہربانی	ظرف	ظروف	فعول	برتن
جلف	اجلاف	ایضاً	کمینہ	کریم	کرام	فعال	بزرگ
باب	ابواب	ایضاً	دروازہ	حاکم	حکام	فعال	فیصلہ کرنیوالا
یوم	ایام	ایضاً	دن	خادم	خدام	ایضاً	نوکر
شی	اشیاء	ایضاً	چیز	سلطان	سلاطین	فعالین	بادشاہ
عدو	اعداء	ایضاً	دشمن	شیطان	شیاطین	ایضاً	شیطان
عضو اسم	اعضاے اسماے	ایضاً	جوڑ	کوکب	کواکب	فعالل	ستارہ
اکبر	اکابر	افاعل	بڑا	قرطاس	قراطیس	فعالیل	کاغذ

اکثر اسمائے عدد یا اسمائے ظروف کے آخرون علامت جمع زیادہ کرنے سے فائدہ حصر یا کثرت کا ہوتا ہی جیسے تینون بھائی آئے زید نے پچیسون روپے لے گیا انسے حصر سمجھا جاتا ہی اور برسون گذر گئے سیکڑون یا ہزارون گئے یہ دونون مثالین کثرت پر دلالت کرتی ہین

نقشۂ جمع اسمائے مذکر و مؤنث جنکے آخر حروف معنوی نہین ہین

نام اسم	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
اسم مذکر غیر مبدلہ	مرد آیا	مرد آئے	ساقی بیٹھا	ساقی بیٹھے				
اسم مؤنث	عورت	عورتین	لڑکی	لڑکیان	دعا	دعائین		
اسم مذکر مبدلہ	لڑکا	لڑکے	بندہ	بندے	اچھا	اچھے	لکھنے والا	لکھنے والے

نقشۂ جمع اسمائے مذکر و مؤنث جنکے آخر حروف معنوی ہین

نام اسم	مثال	نے	کو	کا	سے	مین	پاس	ای
مذکر	مرد	مردون نے	مردون کو	مردون کا	مردون سے	مردون مین	مردون پاس	ای مردو
مؤنث	لڑکی	لڑکیون نے	لڑکیون کو	لڑکیون کا	لڑکیون سے	لڑکیون مین	لڑکیون پاس	ای لڑکیو
مؤنث	دعا	دعاؤن نے	دعاؤن کو	دعاؤن کا	دعاؤن سے	دعاؤن مین	دعاؤن پاس	ای دعاؤ
مذکر	لڑکا	لڑکون نے	لڑکون کو	لڑکون کا	لڑکون سے	لڑکون مین	لڑکون پاس	ای لڑکو
مذکر	بندہ	بندون نے	بندون کو	بندون کا	بندون سے	بندون مین	بندون پاس	ای بندو
صفت	اچھا	اچھون نے	اچھون کو	اچھون کا	اچھون سے	اچھون مین	اچھون پاس	ای اچھو
اسم فاعل	لکھنے والا	لکھنے والون نے	لکھنے والون کو	لکھنے والون کا	لکھنے والون سے	لکھنے والون مین	لکھنے والون پاس	ای لکھنے والو

مفہوم ہوتی ہی جیسے آے مرد واے عورتو اے لڑکو اے لڑکیو۔

قاعدہ ۱۵

جب کسی اسم کے آخر کوئی حروف معنوی مندرجۂ فہرست فصل دوم تبدیل کا آوے تب اُنکی جمع وا دونون سے کیجاتی ہی خواہ وی اسم مذکر ہون یا مؤنث سالم ہون یا غیر سالم جیسے مردون نے لڑکون کی دعاؤن کے کتابون مین۔

قاعدہ ۱۶

حروف اضافت اور شبیہ حالت تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت مین اپنے مضاف اور شبہ بہ کے موافق ہوتے ہین جیسے موہن کا قلمدان اور بدھو کی کتاب موہن کی گھوڑی اور بدھو کی کتابین شہر مین زید سا عاقل کوئی شخص نہین ہی اور منّو سی بیوقوف کوئی عورت نہین ہی۔

قاعدہ ۱۷

اُن اسماے صفات کی تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت موافق موصوف کے ہوتی ہین جنکے آخر الف یا ہ ہووے اور وہ حروف معنوی مذکورۂ فصل دوم کے آنے سے تبدیل ہوتی ہون جیسے اچھا لڑکا اچھی لڑکی اچھی لڑکیان بیچارہ مرد بیچاری عورت بیچارے مرد بیچاری عورتین

قاعدہ ۱۸

اِنکے آخر حروف معنوی مذکورۂ فہرست دوم تبدیل کیے نہ آوین تب تک اُنکی جمع لفظاً نہین کرتے ہین اُنکی جمعیت اُنکے فعلون کی جمعیت سے معلوم ہوجاتی ہے جیسے مرد آئے برتن خریدے قالین زید فروخت ہوے مگر جن اسمون مذکر کے آخر الف یا آہ آوے اور حروف معنوی کے آنے سے اُنمین تبدیل بھی ہوتی ہووے حالت جمعیت مین اُس الف یا آہ کو یاے مجہول کے ساتھ تبدیل کرتے ہین جیسے گھوڑے آئے اور لڑکے بیٹھے اور شربت کے پیالے پیے۔

قاعدہ ۱۲

جس اسم واحد مؤنث کے آخر یاے معروف نہووے اُسکی جمع کے لیے آخر مین لفظ ین زیادہ کرتے ہین بشرطیکہ حروف معنوی اُنکے بعد مذکور نہون جیسے عورتین آئین اور کتابین خریدین۔

قاعدہ ۱۳

جس مؤنث کے آخر یٔ معروف ہووے اُسکی جمع کے واسطے لفظ ان بڑھاتے ہین بشرطیکہ حروف معنوی اُنکے بعد مذکور نہون جیسے لڑکیان آئین اور بکریان خریدین۔

قاعدہ ۱۴

حالت ندا مین اسم کے آخر واو مجہول زیادہ کرنے سے جمع

قاعدہ ۱۰

حروف تہجی مین سے اکیس حروف مؤنث ہین یعنی ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ڑ ز ژ ط ظ ف وہ ی باقی مذکر۔

بعض اسم تذکیر اور تانیث مین مشترک ہین مگر انکو مؤنث بولنا فصیح ہی جیسے بلبل مگر جان۔

جس اسم کی تذکیر اور تانیث مین ابہام و شک ہو ے اُسکو مذکر بولنا بہتر ہی

بعض اسمون کی مؤنث خلاف قیاس آتی ہی جیسے راے اور راجہ کی مؤنث رانی ماموں کی ممانی بھائی کی بھابی خان کی خانم بیگ کی بیگم۔

اسم کی وحدت اور جمعیت کا بیان

باعتبار تعداد کے اسم کے دو صیغے ہین ایک واحد اور دوسرا جمع صیغۂ واحد اُسکو کہتے ہین جو ایک فرد کی ذات پر دلالت کرے جیسے مرد عورت کتاب پیالہ وغیرہ اور صیغۂ جمع وہ ہی جو ایک سے زیادہ افراد پر دلالت کرے مثلاً مردون نے کتابون کو عورتون کے سامنے رکھا۔

قاعدہ ۱۱

جن مذکر اسمون کے آخر الف یا ہ زیادہ نہووے اور جو ہووے بھی تو حرف معنوی کے آنے سے تبدیل نہوتی ہووے جب تک

ن	جیسے دُبلن کنجڑن	ین	جیسے نیڈتاین کبتاین
نی	جیسے کُمہارنی سُنارنی	انی	جیسے کھترانی مہترانی
ا	جیسے نائکا		

قاعدہ ۸

جس اسم واحد مذکر حقیقی مبتدلہ کے آخر ہووے حالت تانیث مین اکثر اُس آکو ی معروف یا یا سے بدل لیتے ہین جیسے لڑکا لڑکی بوڑھا بوڑھیا چڑا چڑیا اور کبھی ن کے ساتھ جیسے کنجڑا کنجڑن۔

اور جس اسم مذکر جاندار کے آخر یا ی معروف ہووے حالت تانیث مین اُس ہ یا ی کو ن کے ساتھ تبدیل کرتے ہین جیسے دُبلا دُبلن تیلی تیلن تمولی تمولن دھوبی دھوبن۔

قاعدہ ۹

اکثر اسم جنس جو ظاہر اً مذکر اور تانیث مین مشترک ہین اُنکی تمیز کے لیے ی معروف بڑھا کر مؤنث بولتے ہین جیسے ہرن ہرنی مرغ مرغی کبوتر کبوتری تیتر تیتری۔

اسم مشترک اُس اسم جنس کو کہتے ہین جو نر اور مادہ کے لیے یکسان بولا جاوے جیسے لفظ چیل مؤنث ہے نر اور مادہ کے لیے یکسان بولی جاتی ہے اسی طرح کوا مذکر ہے جو نر اور مادہ دونون کے لیے بولا جاتا ہے

قاعدہ ۴

جس اسم کے آخر تاے مصدر عربی یات حاصل مصدر ہندی کی آوے وہ بھی مؤنث ہوگا جیسا موافقت مسرت شدت کثرت خلقت سجاوٹ بناوٹ گھبراہٹ وغیرہ مگر لفظ شربت مستثنیٰ ہے۔

قاعدہ ۵

حاصل مصدر فارسی کا جسکے آخر ش ماقبل مکسور ہووے وہ بھی مؤنث ہوگا جیسے بخشش خواہش کوشش آسایش آزمایش وغیرہ اسی طرح اور حاصل مصدر فارسی کے بھی اکثر مؤنث بولے جاتے ہین جیسے نوشت خواند آمد ورفت نشست برخاست گفتگو جستجو گفتار رفتار آسودگی افسردگی وغیرہ۔

قاعدہ ۶

کبھی فارسی اسم جنس جاندار کے آخر ندکر کی تمیز کے لیے لفظ نر اور مؤنث کی شناخت کے واسطے لفظ مادہ زیادہ کر دیتے ہین جیسے شیر نر شیر مادہ گاو نر گاو مادہ۔

قاعدہ ۷

الفاظ ہندی مین حروف مندرجۂ ذیل بھی علامتین مؤنث کی ہین۔

قاعدے پہچان مذکر اور مونث کے

قاعدہ ۱

جن اسمون کے آخر آیاہ ہو خواہ وہ اسم ہندی ہون یا فارسی یا عربی مگر اُنکے آخر علامت اسم تفضیل مونث عربی جیسے عظمیٰ کبریٰ یا ہ علامت تانیث اسم عربی نہو جیسے ملکہ ممدوحہ والدہ مخدومہ وہ اسم اکثر مذکر ہونگے جیسے دریا صحرا پردہ گھوڑا لڑکا بندہ غلبہ مباحثہ محکمہ وغیرہ مگر چند اسم مونث مندرجۂ فہرست فصل دوم تبدیل کے اس قاعدے سے مستثنےٰ ہین۔

قاعدہ ۲

سوائے اسم پیشہ والون کے جن اسمون کے آخری معروف ہووے اکثر وہ اسم مونث ہوتے ہین خواہ وہ مذکر حقیقی ہون یا غیر حقیقی جیسے گھوڑی بکری روٹی ٹوپی حویلی کرسی چلمچی وغیرہ مگر پانی موتی گھی جی اس قاعدہ سے مستثنےٰ ہین۔

قاعدہ ۳

جو مصدر عربی کا تفعیل کے وزن پر ہووے وہ بھی مونث ہوگا جیسے تحریر تقریر توضیح تخصیص تفصیل تکمیل وغیرہ مگر حرف لفظ تعویذ اس قاعدہ سے مستثنےٰ ہی۔

بیان اسمون کی تذکیر و تانیث کا

باعتبار جنس کے اسم کی دو قسمین ہین مذکر اور مونث پھر جس مذکر جاندار کے مقابل ایک مادہ جاندار ہووے اُسکو مذکر حقیقی کہتے ہین اور اُسکے مونث کو مونث حقیقی جیسا مرد عورت شیر شیرنی بکرا بکری مذکر اور مونث بیجان کو غیر حقیقی کہتے ہین مذکر اور مونث غیر حقیقی کی شناخت بہت دشوار ہی اُسکے لیے کوئی قاعدہ کلیہ نہین ہی اور وجہ منحصر نے قاعدہ کلیہ کی یہ ہی کہ ایک ہی چیز کو کسی شہر کے آدمی مذکر بولتے ہین اور کسی شہر کے رہنے والے اُسی چیز کو مونث مثلاً دہی بعض بولتے ہین کہ دہی اچھی ہی اور بعض کہتے ہین کہ دہی اچھا ہی اور مذکر اور مونث غیر حقیقی کی دو قسمین ہین سماعی اور قیاسی سماعی اُسکو کہتے ہین جسکے لیے کوئی قاعدہ مقرر نہو بلکہ اُسکے مذکر اور مونث بولنے مین اہل زبان کا تتبع اور پیروی کیجاوے جس لفظ کو اہل زبان سے مذکر سُنا ہو اُسے مذکر بولتے ہون جیسے لشکر تخت قالین قلمدان چاند سورج آسمان وغیرہ اور جس لفظ کو اُنسے مونث سُنا ہو اُسکو مونث بولتے ہون جیسے فوج بھیڑ سرکار حاجت زمین تلوار وغیرہ اور مذکر اور مونث قیاسی وہ ہی جسکے لیے کوئی قاعدہ مقرر ہووے

پچھلے تین اسمون پر ہو اور دو اسم اول کے یعنی میرا چھوٹا بھائی حالت فاعلیت مین ہو تو مین تبدیلی واقع نہین ہوئی۔

فائدہ

اسمون کی تبدیلی کے لیے حروف معنوی کا ہونا بہت ضرور ہو خواہ وہ حروف ظاہر مین مذکور ہون خواہ مین جیسا مثالون سابق سے معلوم ہوا یا عبارت مین مذکور نہون اور انکے معنی ہی لیے جاوین جیسے لڑکے کتاب آگے رکھو اسمین علامت ظرفیت اور حرف ندا دونون پوشیدہ ہین اور انکے معنی لینا بہت ضرور ہین یعنی اے لڑکے آگے کو یا آگے مین کتاب رکھو بخلاف اسکے کہ میرا گھوڑا لاؤ یہان علامت مفعول کا ہونا اور اسکے معنی لینا بہت ضرور نہین اسی طرح حرف معنوی زبان فارسی اور عربی کے آنے سے بھی اسمون مین تبدیلی ہو جاتی ہو جیسے پیشانی پر کلغی تار برقی لگایا گیا۔

فائدہ

حروف اضافت اور حروف تشبیہ اور صفات عددی مین بھی حروف معنوی کے سبب تبدیلی ہو جاتی ہو جیسے زید کا گھوڑا زید کے گھوڑے کو اور مجھسا غریب لڑکا مجھسے غریب لڑکے کو اور دسوان لڑکا یا دسوین لڑکے کو ان تینون لفظون مین حروف معنوی کے سبب الف ساتھ یاے مجہول کے بدل گیا۔

مگر یہ چند اسم مندرجۂ ذیل قاعدۂ تبدیل سے مستثنے ہین اور حالت وحدت اور جمعیت مین مثل اسمائے فصل اول غیر متبدل کے ہین مثلاً جب لفظ خطا کے آخر کوئی حرف معنوی آوے تو خطی بولنا خطا ہی اسی طرح اور اسمائے مستثنے کو بھی خیال کرو اور سوائے اُنکے اور بھی اسمائے مستثنے ہین ۔

مذکر				مونث					
بابا	پتا	امرا	ملا	دعا	سزا	قبا	قضا	کیمیا	دوا
کتیا	سودا	مرزا	خفا	غذا	بلا	جزا	رضا	صفا	جلا
چچا	بھوبھا	کوہ	صحرا	تمنا	وفا	جفا	دبا	اتا	بوا
دریا	دانا	مینا بمعنی شیشہ	داتا	دیا	خطا	حیا	نام جانور	مینا	جینا
۰	۰	۰	۰	ثنا	فنا	ہوا	طسبا	دغا	۰

فائدہ

جب ایک مرکب مین کئی اسم قابل تبدیل جمع ہون تب ایک حرف معنوی کے آنے سے سب کی تبدیلی ہوجاویگی مگر شرط یہ ہی کہ اُن سب اسمون پر حرف معنوی کا اثر ہووے جیسے اپنے چھوٹے لڑکے کو بلاؤ یہان تینون اسمون پر علامت مفعول کا اثر پڑتا ہی بخلاف اسکے کہ میرا چھوٹا بھائی اپنے لکھنے پڑھنے مین بہت کوشش کرتا ہی اگرچہ اس مرکب مین پانچ لفظ قابل تبدیل مجتمع ہین لیکن علامت ظرفیت کا اثر صرف

صیغۂ واحد مین بسبب آنے یا مقدر رہنے حروف معنوی یعنی علامت فاعل یا اسم فاعل یا مفعول یا اضافت یا ظرفیت یا تمیز یا حرف ندا یا خود اسم ظرف کے باعث آیا ہ ساتھ مے مجہول کے بدل جاوے عام اس سے کہ وہ اسم جامد ہووے یا اسم مشتق مصدر ہووے یا صفت مگر کسی شخص یا چیز کا نام نہووے جیسے مثالون مین قومۂ ذیل سے واضح ہو

قسم اسم کی	اصل لفظ	نے	والا	کو	کا	مین	پاس	سے	اے
		علامت فاعل	علامت اسم فاعل	علامت مفعول	علامت اضافت	علامت ظرف	علامت ظرف یا اسم ظرف	علامت تمیز	حرف ندا
اسم جامد	لڑکا	لڑکے نے	لڑکے والا	لڑکے کو	لڑکے کا	لڑکے مین	لڑکے پاس	لڑکے سے	اے لڑکے
اسم مشتق	پڑھا ہوا	پڑھے ہوئے نے	پڑھے ہوئے والا	پڑھے ہوئے کو	پڑھے ہوئے کا	پڑھے ہوئے مین	پڑھے ہوئے پاس	پڑھے ہوئے سے	اے پڑھے ہوئے
اسم فاعل	لکھنے والا	لکھنے والے نے	لکھنے والے والا	لکھنے والے کو	لکھنے والے کا	لکھنے والے مین	لکھنے والے پاس	لکھنے والے سے	اے لکھنے والے
صفت	اچھا	اچھے نے	+	اچھے کو	اچھے کا	اچھے مین	اچھے پاس	اچھے سے	اے اچھے
مصدر	پڑھنا	پڑھنے نے	پڑھنے والا	پڑھنے کو	پڑھنے کا	پڑھنے مین	پڑھنے پاس	پڑھنے سے	اے پڑھنے

پہلے تینون لفظ کے آخر کے لفظ کو کئی کئی بار بھی بولتے ہین جیسے واہ واہ واہ
اوہو ہو ہو ہو اہاہاہا۔

بیان اسم سالم اور غیر سالم کا

باعتبار تبدیل اور عدم تبدیل کے اسم کی دو قسمین ہین سالم اور غیر سالم

فصل اول اسم سالم کے بیان مین کہ جو تبدیل نہین ہوتے

اسم سالم یا غیر متبدل وہ ہے جسکے آخر یا ۂ اصلی جو بعض کلمات مین آتے ہین نہووے اُسکے صیغۂ واحد مین بسبب آنے حرف معنوی کے تبدیلی نہین ہوتی جیسے مرد نے عورت کو کہا کہ ملّو سے کہو ایک چھٹی سبز جلد کی کتاب مین سے نکالکر لڑکے کے پاس بھیجے ان مسبب مثالون مین بسبب آنے حرف معنوی کے کچھ تبدیلی نہین ہوئی اور ملکہ نے فرمایا کہ خدا کے فضل سے سب طرح خیریت ہے اگرچہ لفظ ملکہ اور خدا کے آخر حرف ۂ اور آ موجود ہین لیکن لفظ ملکہ بباعث ہونے ۂ زائدہ علامت مؤنث کے اور دوسرا لفظ خدا بسبب ہونے اسم علم کے تبدیل نہوا چونکہ اس طرح کے اسمون کے صیغۂ واحد مین حرف معنوی کے آنے سے کچھ تبدیلی نہین ہوتی اسلیے اُنکو اسم سالم اور غیر متبدل کہتے ہین۔

فصل دوم اسم غیر سالم کے بیان مین کہ جو تبدیل ہوتے ہین

اسم غیر سالم یا متبدل اُسکو کہتے ہین جسکے آخر یا ۂ ہووے اور اُسکے

ہندی مین اکثر صیغۂ ماضی شرطی کا اسم حالیہ ہوتا ہی جیسے زید ہنستا
جاتا تھا یا زید نے موہن کو سوتے دیکھا یعنی دیکھا اُس حالت مین جب
موہن سوتا تھا اور کبھی ماضی شرطی کے آخر لفظ ہوا بھی زیادہ کرتے
ہین جیسے زید مسکراتا ہوا جاتا تھا اور انگریزی مین اسے پریزنٹ
پارٹسپل کہتے ہین۔

اسم تصغیر

اسم تصغیر وہ ہی جو چھوٹے ہونے پر دلالت کرے ہندی مین بعض اوقات
اسم کے آخر آیا وا زیادہ کرنے سے تصغیر کے معنی حاصل ہوتے ہین
جیسا گھوڑی سے گھوڑیا جیسا بچے سے بچوا اور مرد سے مردوا اور
کبھی ڑی لگانے سے جیسے پلنگ سے پلنگڑی ٹانگ سے ٹنگڑی
اور فارسی مین جاندار اسم کے آخر حرف ک اور بیجان کے
آخر لفظ چہ زیادہ کرنے سے اسم تصغیر بنتا ہی جیسے مردک اور طفلک
اور باغچہ اور صندوقچہ اسم تصغیر محبت اور عزت اور پیار کے لیے بھی
آتا ہی اور کبھی واسطے تحقیر کے جیسے بچوا کبھی کبھی پیار مفہوم ہوتا ہی اور
مردک کہنے سے حقارت لفظ تعجب وہ ہوتا ہی جو متکلم کسی چیز عجیب
وغریب کو دیکھکر واسطے اظہار خوشی کے الفاظ تحسین اور آفرین
بولے جیسے کیا خوب سبحان اللہ واللہ باللہ واہ وا اوہو اہا ہا

بیان اسم ظرف

اسم ظرف وہ ہی جسکے معنی جگہ یا وقت کے ہون ہندی مین بعض جا مصدر ظرف کے معنی مین آتا ہی جیسے جھرنا پانی جھرنے کی جگہ اور رمنا چراگاہ اور سیرگاہ کو بھی کہتے ہین اور کبھی اسم کے آخر لفظ استھان یا دارہی یا شالہ یا آلہ یا پن لگانے سے اسم ظرف بنتا ہی جیسے دیوا استھان پھلواڑی دھرم شالہ پاٹ شالہ لڑکپن اور شوالہ مندر کو کہتے ہین اور کبھی لفظ آل یا یال کے لگانے سے اسم ظرف بنجاتا ہی جیسے سسرال ددھیال ننھیال وغیرہ اور کبھی لفظ آنہ لگانے سے جیسے سرانہ اور آستانہ —

اور فارسی مین اسم کے آخر لفظ خانہ دان گاہ ستان زار ستن سال اور کبھی صیغہ امر کا زیادہ کرنے سے اسم ظرف بنتا ہی جیسے کتب خانہ قلمدان خوابگاہ دلستان گلزار گلشن ٹکسال اور پا انداز پیر رکھنے کی جگہ کو کہتے ہین اور عربی کا اسم ظرف مفعل اور مفعلہ کے وزن پر آتا ہی یعنی پہلا حرف میم زائدہ مفتوح ہوتا ہی جیسے مکتب مدرسہ مجلس محکمہ وغیرہ —

بیان اسم حالیہ

اسم حالیہ وہ ہی جو کیفیت اور ہیئت فاعل و مفعول کو بیان کرے

بیان اسم آلہ

اسم آلہ وہ ہی جسمین معنی اوزار یا ہتھیار کے پائے جاوین جیسے کرنی وہ اوزار ہی جس سے کرنے والا کسی چیز کو کرتے۔

امر کے آخر نون یا تی یا می بڑھانے سے کبھی فائدہ اسم آلہ کا حاصل ہوتا ہی جیسے بیلن کریدنی ریتی وغیرہ اور کبھی خود مصدر اسم آلہ کے معنی مین آتا ہی جیسا بیلنا بمعنی بیلن کے ہی۔

اور فارسی مین اسم جامد کے آخر امر حاضر بڑھانے سے کبھی فائدہ اسم آلہ کا ہوتا ہی جیسے بادکش وہ آلہ ہی جس سے ہوا کھینچی جاتی ہی یعنی پنکھا اور اسی طرح جاروب جھاڑو کو کہتے ہین باد اور جاروب دونون اسم ہین اِنکے آخر رفتن اور کشیدن کے امر بڑھاتے ہین اور اسم آلہ عربی کا مفعل مفعلہ مفعال کے وزن پر آتا ہی یعنی اُسکا پہلا حرف مم زائدہ مکسورہ ہوتا ہی جیسے مشعل مصقلہ مضراب اردو مین مفعال کے وزن کا اسم آلہ بہت مستعمل ہی جیسے تفصیل ذیل سے واضح ہی۔

نمبر	لفظ	معنی		نمبر	لفظ	معنی
۱	مضراب	ستار بجانے کا اکہ		۵	مفتاح	کنجی
۲	مقراض	کترنی		۶	مصقلہ	صیقل کرنے کا اوزار
۳	مسواک	داتون		۷	مشعل	معروف لفظ
۴	مصباح	چراغ		۰	۰	۰

واحد مذکر بنتا ہی اور اگر اسی مصدر کے آخر الف ساکن زیادہ کرکے
اول حرف کو ضمہ دین تو اسم تفضیل واحد مؤنث بنجاتا ہی اور اسم
تفضیل واحد مذکر کے شروع سے دو حرف بعد الف زیادہ کرنے سے اسم
تفضیل جمع مذکر بنتا ہی اور اسم تفضیل واحد مونث کے آخرات بڑھانے
سے اسم تفضیل جمع مونث بنجاتا ہی جیسے نقشۂ مندرجۂ ذیل سے واضح ہی
لیکن حال اسکا مفصل کتب صرف عربی سے معلوم ہوگا اور یہ قاعدے
اور علی ہذا اور قاعدے عربی کے جو اس کتاب مین مذکور ہوے
فعل صحیح کے بنانے مین جاری ہونگے نہ علی العموم سب فعلون مین
فعل صحیح عربی مین اُسکو کہتے ہین کہ جس مین حرف علت یا ہمزہ یا دو
حرف ایک جنس کے اُسمین نہ آئے ہون۔

مصدر	واحد مذکر	جمع مذکر	واحد مونث	جمع مونث
کبر	اکبر	اکابر	کبریٰ	کبریات
عظم	اعظم	اعاظم	عظمےٰ	عظمیات
صغر	اصغر	اصاغر	صغریٰ	صغریات
علم	اعلم	اعالم	علمیٰ	علمیات

زبان اردو مین عربی زبان کے مبالغہ کے صیغے اکثر فعال یا فعالہ
کے وزن پر بولے جاتے ہین جیسے بڑا عیار تھا وہ علامۂ زمان ہی۔

تھوڑا	بہت تھوڑا	بہت ہی تھوڑا	سندر	مہا سندر	اتیشت سندر
بہ	بہتر	بہترین	بد	بدتر	بدترین
بہتر	کچھ بہتر	کہین بہتر	کم	کمتر	کمترین

اور کبھی اس اسم کے آخر جسپر موصوف کو فضیلت ہوتی ہی لفظ مین سے کا زیادہ کرنے سے فائدہ تفضیل بعض یا کل کا حاصل ہوتا ہی جیسے طالب علمون مین زید اچھا ہی یہ تفضیل بعض ہی اور سب طالب علمون مین زید اچھا ہی یہ تفضیل کل ہی اور پڑھنے مین موہن لال سے ہرپرساد چالاک ہی یہ تفضیل بعض ہی اور عبداللہ سے بھی چالاک ہی یہ تفضیل کل ہی اور زید سبکا بڑا ہی یعنی سب مین یا سب سے بڑا ہی یہ تفضیل کل ہی اور اردو فارسی مین تفضیل بعض لفظ بہ نسبت یا بدرجہ لگانے سے بھی بنجاتا ہی جیسے زید کا قد بہ نسبت عمرو کے بلند ہی یا تحصیل زید کی بدرجہ عمرو سے اچھی ہی اور لفظ کہین اور بدرجہ ہا لگانے سے فائدہ تفضیل کل کا حاصل ہوتا ہی جیسے زید عمرو سے بدرجہا بہتر ہی یا کہین بہتر ہی واضح ہو کہ پہلا درجہ تفضیل کا ہر اسم صفت مین پایا جاتا ہی جیسے زید بہادر ہی زید موصوف اور بہادر صفت تفضیل نفسی۔

قاعدہ کلیہ اسم تفضیل عربی کا

سہ حرفی مصدر کے اول مین الف مفتوح زیادہ کرنے سے اسم تفضیل

پیش کشیدہ اور بعض اوقات صیغۂ حاصل مصدر کا بھی فائدہ اسم مفعول کا دیتا ہی جیسے پوشش بمعنی ملبوس اور اسی طرح ہندی مین کھرچن بمعنی کھرچی ہوئی چیز کے مستعمل ہی اور عربی زبان کے اسم مفعول کا یہ طریقہ ہی کہ اسم مفعول ثلثہ حرفی مصدر کا مفعول کے وزن پر آتا ہی جیسے قتل کا مقتول اور شکر کا مشکور اسم مفعول ہی اور تین حرف سے زیادہ کے اسم مفعول کا قاعدہ اسم فاعل عربی کے بیان مین مذکور ہوا ہی کچھ ضرورت اعادہ کی نہین ہی جیسے مکرم عزت کیا گیا مستعمل استعمال کیا گیا جتنے اسم فاعل کہ میم زائدہ مضموم شروع پر لگانے سے بنتے ہین اُنکے آخر ایک حرف قبل کو مفتوح پڑھو تو وہی اسم فاعل اسم مفعول ہوجاوینگے۔

صفت مشبہ

صفت مشبہ وہ ہی جس مین معنی وصفی بطور استحکام اور ثبوت کے قائم اور موجود ہوون جیسے بھلا برا بہادر شجاع چالاک بیباک وغیرہ جتنے اسماے صفات ہین سب اسی قسم مین داخل ہین۔

اسم تفضیل

اسم تفضیل وہ ہی جسکے موصوف کو اورون پر فضیلت اور بڑائی ہوی اسکے تین درجے ہین تفضیل نفسی تفضیل بعض تفضیل کل جیسے

اچھا	بہت اچھا	بہت ہی اچھا	بڑا	بہت بڑا	بہت ہی بڑا

مقرّ اصل مین مقرر تھا دو حرف ایک جنس کے جمع ہوے اول متحرک اور دوسرا ساکن عربی قاعدہ کے موافق حرکت حرف اول کی نقل کر کے ماقبل کو دی اور رَ کو رَ مین ادغام کیا مقرر ہوا۔

متحدّ اصل مین مُوتحد تھا وَ کو ت کے ساتھ بدل کر کے تَ کو تَ مین ادغام کیا متحد ہوا۔

مستقیم اصل مین مستقوم تھا وَ متحرک ماقبل ساکن حرکت وَ کی نقل کر کے ماقبل کو دی وَ ساکن بسبب کسرۂ ماقبل کے یَ ہوگئی۔

اسم مفعول

اسم مفعول وہ ہی جو اُس ذات کو بتلاوے جسپر فعل واقع ہوا ہی یعنی اسم مفعول وہ ہی جو مفعول کی ذات کو بتلاوے اُردو مین طریقہ بنانے اسم مفعول کا یہ ہی کہ ماضی مطلق کے آخر لفظ ہوا یا گیا زیادہ کرنے سے اسم مفعول بنجاتا ہی جیسے مارا ہوا یا مارا گیا اور کبھی صرف فعل ماضی مطلق ہی فائدہ اسم مفعول کا دیتا ہی جیسے یہ تخت کس کا بنایا ہی یعنی کس شخص کا بنایا ہوا ہی اردو مین فارسی زبان کا اسم مفعول بھی مستعمل ہی اور اُسکا طریقہ بنانے کا یہ ہی کہ فارسی مین ماضی مطلق کے آخر ہ زیادہ کرنے سے اسم مفعول حاصل ہوتا ہی جیسے خوردہ کھایا ہوا اور کشتہ مارا گیا اور کبھی اسم جامد کے آخر صیغۂ امر کا لگانے سے اسم مفعول کا فائدہ حاصل ہوتا ہی جیسے پیشکش یعنی

تقسیم اوزان اسم فاعل عربی جو اردو میں مستعمل ہیں

قسم مصدر	وزن مصدر	مصدر	وزن فاعل	مثال	معنی
ثلاثی مجرد	فعل	علم	فاعل	عالم	جاننے والا
ایضاً	فَعْلَت	رحمت	فعیل	رحیم	مہربان
رباعی مجرد	فعللۃ	ترجمۃ	مفعلل	مترجم	ترجمہ کرنے والا
ثلاثی مزید	اِفعال	انصاف	مفعل	منصف	انصاف کرنے والا
ایضاً	اِفتعال	امتحان	مفتعل	ممتحن	امتحان لینے والا
ایضاً	انفعال	انہدام	منفعل	منہدم	گرنے والا
ایضاً	استفعال	استعمال	مستفعل	مستعمل	عمل کی خواہش کرنے والا
ثلاثی مزید	تفعیل	تکریم	مفعل	مکرم	اکرام کرنے والا
ایضاً	تفاعل	تفاوت	متفاعل	متفاوت	فرق کرنے والا
ایضاً	تفعل	تصرف	متفعل	متصرف	دخل در قبضہ کرنے والا
ایضاً	مفاعلۃ	مقابلۃ	مفاعل	مقابل	سامنے والا
رباعی مزید	تفعلل	تسلسل	متفعلیل	متسلسل	زنجیرہ دار

اسم فاعل تعلیلی

ثلاثی مزید	افعال	اقرار	مفعل	مقر	اقرار کرنے والا
ایضاً	افتعال	اتحاد	مفتعل	متحد	ایک
ایضاً	استفعال	استقامت	مستفعل	مستقیم	سیدھا

۴	گار	خدمتگار پرہیزگار	خدمت کرنے والا اور پرہیز کرنے والا۔
۵	ور	ہنرور رنجور	صاحب ہنر اور رنجیدہ کبھی ایسے اسم مین بہ لحاظ فصاحت کے واو کو ساکن کرکے اُسکے ماقبل ضمہ دیتے ہین جیسے مزدور اور رنجور کہ اصل مین رنجور اور مزدور بفتح واو تھا۔
۶	ناک	خوفناک غمناک	صاحب خوف اور صاحب غم۔
۷	گین	اندوہگین غمگین	صاحب اندوہ صاحب غم۔
۸	بان	مہربان فیلبان	محبت رکھنے والا اور ہاتی کا محافظ اور ہاتی والا۔

اُردو مین اکثر عربی زبان کے اسم فاعل بھی مستعمل ہوتے ہین اُسکا قاعدہ کلیہ یہ ہی کہ اسم فاعل سہ حرفی مصدر کا فاعل اور فعیل کے وزن پر آتا ہی اور جو مصدر تین حرف سے زیادہ ہو تو اُسکے اسم فاعل اور اسم مفعول کا پہلا حرف مم زائدہ مضموم ہوتا ہی اور باقی اسم فاعل اور اسم مفعول مین صرف اتنا فرق ہوتا ہی کہ اگر پچھلے حرف سے ایک حرف پہلے کو کسرہ ہووے تو اسم فاعل ہی اور جو فتحہ ہووے تو اسم مفعول جیسا نقشہ مندرجۂ ذیل سے واضح ہی۔

تبلادے اکثر ہندی مین مصدر یا حاصل مصدر کے آخر لفظ والا یا ہارا یا ہار بڑھانے سے اسم فاعل بنتا ہی جیسے مرنے والا مرنے ہارا مرن ہار مگر اُردو مین لفظ ہارا اور ہار کو کم بولتے ہین اور کبھی فعل یا اسم کے آخری یا آ زیادہ کرنے سے اسم فاعل بنجاتا ہی جیسے بھکاری لالچی گویّا اور پیرا اور کبھی الف کے بعد ک بھی زیادہ کردیتے ہین جیسے پیراک یعنی پیرنے والا اور کبھی اسم کے آخر لفظ چی بڑھانے سے فائدہ اسم فاعل کا ہوتا ہی جیسے خزانچی مشعلچی۔

اردو زبان مین فارسی زبان کے اسم فاعل بھی بہت مستعمل ہین اور اسم فاعل فارسی کی دو قسمین ہین اصلی اور ترکیبی اصلی وہ ہی جو امر واحد کے آخر لفظ ندہ یا آیا آن بڑھاکر بناوین جیسا خورندہ دانا خندان اور ترکیبی وہ ہی کہ جو اسم کے آخر ان الفاظ مذکور مین سے صیغۂ واحد امر حاضر گر گار مند ور ناک کین بان کوئی لفظ بڑھاکر اسم فاعل بنالیوین جیسے نقشۂ مندرجۂ ذیل سے واضح ہوتا ہی۔

۱	امر	شمشیر زن	تلوار مارنے والا اور ملمع کرنے والا شمشیر
,,	,,	و ملمع ساز	اور ملمع اسم ہین اور زن اور ساز امر واحد حاضر
۲	گر	زر گر آہن گر	یعنی سونار اور لُہار۔
۳	مند	خرد مند دولتمند	عقل رکھنے والا یا صاحب عقل اور دولت رکھنے والا یا دولت والا

فارسی مصدر کے آخری معروف بڑھانے سے معنی لیاقت کے حاصل ہوتے ہین جیسے خوردنی کھانے کے لائق اور نوشیدنی پینے کے لائق مصادر عربی کو اُردو والے بجاے حاصل مصدر کے استعمال کرتے ہین جیسے ضرب کے معنی مارنے کے ہین اُسکے معنی مار یا چوٹ کے لیتے ہین اسی واسطے مصادر عربی کے آخر مصدر ہندی یا علامت مصدر ہندی کی بڑھاکر اپنے طور پر مصدر بنالیتے ہین جیسے اظہار دینا یا اعانت کرنا قبولنا وغیرہ۔

بیان مشتق کا

اسم مشتق وہ ہی جو مصدر سے بقاعدہ صرف اس طرح بنایا جاوے کہ اُسمین مصدر کے حروف مادہ اور اُسکے معنی رہجاوین اور حروف مادہ وے ہوتے ہین جو بعد دور کرنے علامت مصدر کے ہر فعل اور اسم مشتق مین بجنسہ یا تبدیل ہوکر باقی رہتے ہین جیسا پڑھنا پڑھنے والا اور پڑھا ہوا اسم مشتق ہین دونون مین لفظ پڑھ جو حروف مادہ ہین باقی ہین اسی طرح کرنا سے کرنے والا اور کیا کیا اسم مشتق کی سات قسمین ہین۔

اسم فاعل ۱ اسم مفعول ۲ صفت مشبہ ۳ اسم تفضیل ۴ اسم آلہ ۵ اسم ظرف ۶ اسم حالیہ ۷

بیان اسم فاعل کا

اسم فاعل اُسکو کہتے ہین جو اُس ذات کو تبلادے جس سے فعل صادر ہووے یا اُسمین قائم ہوا ہووے یعنی اسم فاعل وہ ہی جو فاعل کی ذات کو

اسم صفت وغیرہ کے آخر آنے سے فائدہ حاصل مصدر کا ہوتا ہی جیسے مٹھاس کٹھاس کنجوسی تیزی وغیرہ فارسی کا حاصل مصدر بھی اُردو مین بہت مستعمل ہی اور طریقہ بنانے حاصل بالمصدر فارسی کا یہ ہی کہ علامت مصدر فارسی یعنی لفظ دن یا تن سے ن دور کرنے کے بعد جو صیغۂ واحد غائب ماضی مطلق کا باقی رہتا ہی اکثر وہی حاصل مصدر ہوتا ہی جیسے دیدن سے دید خریدن سے خرید فروختن سے فروخت اور کبھی دو صیغۂ ماضی مطلق کے جو معنی مین متضاد ہون فائدہ حاصل مصدر کا دیتے ہین جیسے نوشت وخواند آمد ورفت وغیرہ اور کبھی صیغۂ ماضی اور امر کے ملنے سے فائدہ حاصل مصدر کا ہوتا ہی جیسے گفتگو اور جستجو اور امر واحد حاضر کے آخر ش ماقبل مکسور یا ۂ یای یا آئی زیادہ کرنے سے بھی حاصل مصدر بنتا ہی جیسے خواہش اور سفارش اندیشہ خاموشی دانائی بعض اوقات صیغۂ واحد غائب ماضی مطلق کے آخر لفظ آرا گی زیادہ کرنے سے حاصل مصدر بنجاتا ہی جیسے رفتار گفتار آسودگی فرسودگی اور کبھی حرف ی یا گی اسم صفت وغیرہ کے آخر بڑھانے سے معنی حاصل مصدر کے حاصل ہوتے ہین جیسے گرمی سردی تازگی وغیرہ اور کبھی امر کا صیغہ خود فائدہ حاصل مصدر کا دیتا ہی جیسے خواب شتاب

فائدہ	

بیان حاصل مصدر کا

حاصل مصدر وہ ہی جو کیفیت معنی مصدر کی بتلاوے جیسا مارنا مصدر ہی اسمین ایک کیفیت مار کی پائی جاتی ہی جب کسی شخص کو کوئی مارتا ہی تو اُس سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ اُس شخص پر مار پڑتی ہی یعنی ایک کیفیت مار کی جسکو چوٹ کہتے ہین وہ اُس شخص پر پڑ رہی ہی اور طریقہ بنانے حاصل بالمصدر کا یہ ہی اردو مصدر کی علامت دور کرنے سے جو صیغۂ واحد امر حاضر کا بنتا ہی اکثر وہی حاصل مصدر ہوتا ہی بشرطیکہ اسکو اہل زبان بھی حاصل مصدر بولتے ہون جیسے لوٹنا مارنا دوڑنا جھپٹنا سے لوٹ مار دوڑ جھپٹ حاصل مصدر بنے اور جس صیغۂ جمع امر حاضر مین ہمزہ ہووے اُس ہمزہ کو دور کرنے سے اکثر اوقات فائدہ حاصل مصدر کا حاصل ہوتا ہی جیسے چڑھاؤ دباؤ بچاؤ جماؤ اور کبھی صیغۂ واحد امر حاضر کے اول حرف کے بعد الف کے زیادہ کرنے سے حاصل مصدر بنتا ہی جیسے چال ڈھال اور کبھی اُسکے آخر لفظ ہٹ یا ن یا ی بڑھانے سے جیسے سراہٹ گھبراہٹ چلن کھلائی ملائی حاصل مصدر بنے اور کبھی صیغۂ امر واحد حاضر کے آخر ن یا لفظ وٹ یا س یا پ ملانے سے بھی حاصل بالمصدر بنجاتا ہی جیسے لگان اوڑان بچاوٹ بناوٹ پیاس ملاپ اور کبھی حرف سین مہملہ یا ی

وزن مصدر	مصدر	معنی	وزن مصدر	مصدر	معنی
فَعَالت	دلالت	رہنمائی کرنا	مَفْعَل	مرجع	پھر کر لوٹنا
فِعالت	عبادت	پوجنا	مَفْعَلَت	مرحمت	دیا کرنا
فَعالت	بغاوت	پھر جانا	مَفْعِلَت	معرفت	جاننا
فَعْلَلَت	ترجمہ	بیان کرنا			

اوزان ثلاثی مزید یعنی جنمین اصل حروف کے سوائے حرف زائد ہون

اِفْعال	انصاف	نیا کرنا	اِفْتِعال	امتحان	آزمانا
اِنْفِعال	انصراف	پھرنا	اِسْتِفْعال	استخراج	نکلنے کی خواہش کرنا
تفعیل	تکریم	بڑا جاننا	تَفاعُل	تفاوت	باہم جدا ہونا
تَفَعُّل	تصرف	قبضہ کرنا	مُفاعَلہ	مقابلہ	باہم مقابلہ کرنا
تَفَعْلُل	تسلسل	سلسلہ بند کرنا			

مصادر تعلیلی

اِفْعال	اعانت	مدد کرنا	اِفْعالی	اقامت	کھڑا ہونا
اِسْتِفْعال	استقامت	کھڑا ہونے کی خواہش کرنا	اِسْتِفْعال	استعانت	مدد مانگنا

اگرچہ یے اصل مین مصدر ہین مگر اردو والے انپر بھی علامت مصدر ہندی کی لگا دیتے ہین جیسا قبولنا اعانت کرنا استعانت لینا وغیرہ

نقشۂ اوزان عربی مصادر ثلاثی مجرد مستعملۂ اُردو

وزن مصدر	مصدر	معنی	وزن مصدر	مصدر	معنی
فَعْل	قتل	مارنا	فَعُول	قبول	ماننا
فِعْل	علم	جاننا	فَعُول	دخول	گھسنا
فَعْل	شکر	بخشش کا بدلہ کرنا	فَعُولَت	ضرورت	ضرور ہونا
فَعْل	طلب	چاہنا	فَعُولَت	صعوبت	گھن ہونا
فَعْل	نصر	مدد کرنا	فَعُولِیَت	عبودیت	بندگی کرنا
فِعْل	صغر	چھوٹا ہونا	فَعِیل	دلیل	راہ دکھانا
فَعْل	ہدیٰ	راہ دکھانا	فَعِیلَت	فضیلت	بڑائی رکھنا
فَعْلَت	رحمت	دیا کرنا	فَاعِلَت	عافیت	آرام دینا فائدہ دینا
فَعْلَت	خدمت	چاکری کرنا	فَعْلَان	حیران	گھبرانا
فُعْلَت	قدرت	اختیار رکھنا	فِعْلَان	حرمان	کچھ نہ ملنا
فَعْلَت	غلبہ	زور آور ہونا	فُعْلَان	غفران	بخشنا
فَعْلَت	سرقہ	چوری کرنا	فَعْلَان	خُطْفَان	دھڑکنا
فَعَال	صلاح	نیک کرنا	فَعْلَی	دعویٰ	اپنا جتانا
فِعَال	حساب	حساب کرنا	فَعْلَی	بشریٰ	خوشخبری دینا
فَعَال	سوال	پوچھنا	مَفْعَل	مدخل	گھسنا

مالیدن	ملنا	ن	ماندن	رہنا
نالیدن	رونا	نشستن بیٹھنا	نگاشتن	لکھنا
نوشیدن	پینا	نمودن دیکھنا دکھانا	نواختن	بجانا
یافتن	۔	ی	۔	پانا

اردو مین بیشتر مصادر عربی کے بھی آیا کرتے ہین چنانچہ اُنکے وزنون کی ایک فہرست مرتب کرکے لکھی جاتی ہی جو لفظ عربی کا اِن مصدرون کے وزن پر آوے وہ اکثر مصدر ہوگا اور جو اِن اوزان پر نہووے وہ اسم مشتق ہوگا یا جامد سہ حرفی مصدر کو عربی مین ثلاثی مجرد کہتے ہین اور جسمین چار حرف اصلی ہون اُسکو رباعی مجرد پھر ثلاثی اور رباعی کی دو قسمین ہین مجرد اور مزید مجرد وہ ہی جسمین صرف حروف اصلی ہون اور مزیدوہ ہی جسمین سواے حروف اصلی کے زاید بھی ہون حروف اصلی کے وزن کے واسطے ف ع ل حرف دیے گئے ہین جو حرف اِن حرفون کے مقابل ہون وے اصلی ہین اور جو حرف اِنسے زیادہ ہون وہ زائد جیسے لفظ شکر فعل کے وزن پر ہی شکر کا شین ف کے مقابل اور کاف مقابل عین کے اور ر مقابل لام کے پس شکر مین تینون حرف اصلی ہین اسی طرح انصاف افعال کے وزن پر ہی اسمین ہمزہ اور الف کسی حرف اصلی کے مقابل نہین ہین سواسطے زائد ہین ۔

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
زدن	مارنا	س		زیستن	جینا
سپردن	سپرد کرنا	ستاندن	لینا	سرشتن	خمیر کرنا
سنجیدن	تولنا سمجھنا	سوختن	جلنا	ساختن	کرنا اور بنانا
شکستن	توڑنا	ش		شگافتن	پھاڑنا
شمردن	گِننا	شناختن	پہچاننا	شنیدن	سُننا
شایستن	چاہنا لائق ہونا	شتافتن	دوڑنا	شستن	دھونا
فرستادن	بھیجنا	ف		فہمیدن	سمجھنا
فریفتن	لُبھانا	فروختن	بیچنا	فرمودن	فرمانا
کِشتن	بونا	ک		کردن	کرنا
کشادن	کھولنا	کُشتن	مار ڈالنا	کشیدن	کھینچنا
کوشیدن	کوشش کرنا	گ		گندیدن	کھودنا
گداختن	گھلنا	گذاشتن	چھوڑنا	گردیدن	پھرنا
گرفتن	لینا	گردیدن	عاشق ہونا	گریختن	بھاگنا
گفتن	کہنا	گماشتن	مقرر کرنا	گستردن	بچھانا
لرزیدن	کانپنا	ل		لافیدن	فضول بکنا
لغزیدن	پھسلنا	م		مردن	مرنا

لیدن

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
پیوستن	ملنا	پختن	پکانا	پرستیدن	پوجنا
پرسیدن	پوچھنا	ت		تافتن	پھیرنا مچکنا بٹنا
تراشیدن	چھیلنا	ترسیدن	ڈرنا	تاختن	دوڑنا
جستن	ڈھونڈھنا	ج		جستن	کودنا
جوشیدن	جوش کرنا	چ		چیدن	چُننا
چسپیدن	ملنا	خ		چریدن	چرنا
خاستن	اوٹھنا	خاریدن	کھجانا	خواندن	پڑھنا اور بلانا
خوردن	کھانا	خراشیدن	چھیلنا	خروشیدن	شور کرنا
خستن	گھائل کرنا	خفتن	سونا	خندیدن	ہنسنا
خوابیدن	سونا	خلیدن	چبھنا	خراسیدن	خوش حال چلنا
دادن	دینا	د		داشتن	رکھنا
دانستن	جاننا	دزدیدن	چرانا	دمیدن	پھونکنا
دیدن	دیکھنا	ر		دویدن	دوڑنا
رسیدن	پہونچنا	رستن	چھوٹنا	رنجیدن	خفا ہونا
رفتن	جانا	روفتن	جھاڑنا	رنجیتن	ڈالنا
راندن	ہانکنا	ز		زادن	جننا

نقشہ چند مصادر فارسی جنکے اسم مشتق وغیرہ اردو مین بہت مستعمل ہین

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
آمدن	آنا	باب الالف		اوردن	لانا
انجامیدن	تمام ہونا	انداختن	ڈالنا	ارراستن	سنوارنا
اندوختن	جمع کرنا	انگیختن	اوٹھانا	آزردن	خفا کرنا
آزمودن	آزمانا	آسودن	آرام کرنا	آفریدن	پیدا کرنا
آموختن	سیکھنا	آویختن	لٹکنا لٹکانا	ایستادن	کھڑا ہونا
افتادن	گرنا	افروختن	روشن کرنا	افزودن	زیادہ کرنا
افسردن	ٹھٹھرنا	افگندن	ڈالنا	آرامیدن	آرام کرنا
اندیشیدن	سوچنا	باب الباء		آلودن	بھرنا
باختن	کھیلنا	برآمدن	نکلنا	برآوردن	نکالنا
بخشیدن	بخشنا	بردن	لیجانا	برداشتن	اُٹھانا
بستن	باندھنا	باب التاء		بوسیدن	چومنا
پروردن	پالنا	پریدن	اُڑنا	پرہیزیدن	بچنا
پذیرفتن	قبول کرنا	پسندیدن	پسند کرنا	پنداشتن	جاننا
باریدن	برسنا	پوشیدن	پہننا	پیمودن	ناپنا

یا گرم سے گرم کرنا۔

بیان مصدر لازمی اور متعدی کا

پھر باعتبار فاعل اور مفعول کے مصدر کی دو قسمین ہین لازمی اور متعدی لازمی وہ ہی جو فاعل پر تمام ہوجاوے جیسا اوٹھنا بیٹھنا وغیرہ اور متعدی وہ ہی جو فاعل پر تمام نہووے اور مفعول کی خواہش رکھے جیسا کھانا یا پینا وغیرہ کیونکہ فعل کھانے کا صرف کھانے والے ہی پر تمام نہوگا بلکہ جس چیز کو کھاویگا اُسکے بھی مذکور ہونے کی خواہش رکھیگا مصدر متعدی کی دو قسمین ہین معروف اور مجہول معروف وہ ہی جسکا فاعل معلوم ہووے اور مجہول وہ ہی جسکا فاعل معلوم نہووے اور طریقہ بنانے فعل مجہول کا یہ ہی کہ صیغۂ واحد غائب ماضی مطلق کے آخر لفظ جانا زیادہ کرنے سے مصدر مجہول بنتا ہی جیسا کھایا جانا پیا جانا وغیرہ۔

جو کہ اس زمانے مین اکثر اسماے مشتقات اور بعض افعال فارسی کے مستعمل ہین اسواسطے چند مصادر جنکے اکثر اسم مشتق اور فعل اردو مین بولے جاتے ہین واسطے یاد داشت کے لکھے جاتے ہین۔

حرف معنوی لفظاً مذکور ہوون جیسا مثالون سابق سے واضح ہوا یا مقدار ہوون جیسا اسقدر جسقدر مین بسبب پوشیدہ رہنے علامت ظرفیت لفظ مین یا سے یا پر یا کو کے تبدیل ہوے اسی طرح آگے جاؤ مین بسبب مقدر رہنے لفظ کو کے لفظ آگا مین تبدیلی ہوگئی جو اصل مین تھا آگے کو جاؤ۔

بیان مصدر

مصدر وہ ہی جس سے فعل اور اسم مشتق بنائے جاوین اردو مین اسکے آخر مصدر کی علامت لفظ نا ہوتا ہی جیسا آنا جانا خریدنا قبول کرنا اور فارسی مین لفظ دن یا تن ہوتا ہی جیسے آمدن رفتن خریدن شنیدن

فصل مصدر وضعی اور غیر وضعی کے بیان مین

باعتبار وضع کے مصدر کی دو قسمین ہین وضعی اور غیر وضعی وضعی وہ ہی جسکو کسی اہل ہند نے بنایا ہو جیسا لکھنا پڑھنا وغیرہ اور غیر وضعی اُسکو کہتے ہین کہ اور زبانون کے الفاظ مین خواہ فارسی ہون یا عربی وغیرہ کے مصدر ہندی یا اسکی علامت کو زیادہ کرکے مصدر بنالیا ہو جیسا شور کرنا خریدنا اظہار دینا بدلنا وغیرہ شور خرید اظہار بدل الفاظ فارسی اور عربی زبان کے ہین انپر مصدر ہندی یا علامت مصدر زیادہ کرکے مصدر بنالیا ہی اسی طرح کبھی اسم جامد یا صفت کے آخر علامت مصدر زیادہ کرکے مصدر بنالیتے ہین جیسا پانی سے پنپانا اور گرم سے گرمانا

جو، جونسا، جونسے	یہ	وہ	جو	تو	کیا	جسکا فائدہ اٹھتے ہیں					
جاوین	ایان	ویان	جہان	تہان	کہان	ظرف مکان					
	ہیں	ہیں، وہیں	ہیں	ہیں	کہیں	ظرف زمان					
	ہے	ہے، وہے	ہے	ہے	کہے	ظرف زمان					

جائز ہی جیسا شعر مجھسے مت جی کو لگاؤ کہ نہین بنے کا + مین مسافر ہون کسو دن کو چلا جاؤنگا + اب اس زمانہ مین یہ بھی بولنا فصیح نہین ہی۔

فائدہ

لفظ اِن اُن جن تن کن اگرچہ جمع ہین مگر تعظیماً واحد پر بھی بولے جاتے ہین لیکن لفظ انھون جنھون کنھون خاص جمع کے لیے ہین۔

فائدہ

ادنیٰ توجہ سے معلوم ہوجاویگا کہ الفاظ مندرجۂ نقشۂ ذیل لفظ یہ وہ جو تو کیا سے بسبب زیادتی و تبدیل بعض حروف ذیل کے بنگئے ہین اِن یِن ب دَ دھر دن سا ت تا تنا چنانچہ لفظ یہ وہ تو کیا کوئی کے آخر اِن یا ین زیادہ کرنے سے ظرف مکان کا فائدہ حاصل ہوتا ہی اور لفظ ب یا دَ کے بڑھانے سے فائدہ ظرف زمان کا اور لفظ دھر کے داخل کرنے سے فائدہ سمت مکان کا اور لفظ دن کے ملانے سے فائدہ استفسار یا اظہار سبب کا اور لفظ سا کے لانے سے فائدہ تشبیہ کا اور لفظ تا یا تنا کے لگانے سے قدر اور اندازہ کا فائدہ حاصل ہوتا ہی۔

بدلکر واحد کے لیے کس اور جمع کے لیے کن آتا ہی جیسے کس کا گھوڑا ہی یا کن لڑکون نے سبق یاد نہین کیا۔

لفظ کوئی واسطے تنکیر ذی روح کے ہی اور لفظ کئی اُسکی جمع ہی لیکن بسبب آنے حروف معنوی کے لفظ کوئی کی تبدیلی لفظ کسی کے ساتھ ہوجاتی ہی اور لفظ کئی کی تبدیل لفظ کنھین کے ساتھ جیسا کوئی لڑکا آیا تھا یا کئی آدمی کھڑے تھے کسکا گھوڑا بھاگا جاتا تھا یا ے کتابین کنھین لڑکون کی ہونگی۔

اور لفظ کچھ واسطے تنکیر غیر ذی روح اور تقلیل ذی روح وغیر ذی روح کے آتا ہی اور تبدیل اُسکی لفظ کسو کے ساتھ ہوتی ہی جیسا کچھ چیز یا کسو ملک مین مگر کبھی ایسا ہوتا ہی کہ لفظ کوئی کی جگہہ لفظ کچھ اور لفظ کچھ کی جگہہ لفظ کوئی بولا جاتا ہی جیسا یہ بھی کچھ آدمی ہی یا یہ بھی کوئی چیز ہی۔

فائدہ

جب لفظ ہاے اسم تنکیر اور حروف معنوی کے درمیان فصل واقع ہوے یعنی اُنکے درمیان کوئی اور لفظ آجاوے تو بھی عبارت نثر مین اُنکی تبدیلی واجب ہی جیسا کون شخص کا صندوق ہی کے بجاے کس شخص کا صندوق فصیح ہی اور کوئی ملک کا آدمی کی جگہہ کس ملک کا آدمی اور کچھ چیزین کی جگہہ کسو چیزین بولنا فصیح محاورہ ہی مگر ایسی جگہہ نظم مین بلا تبدیل بھی

لیکن بسبب مضاف ہونے کے انمین ایک طرح کی مثل علم کے خصوصیت آگئی

قسم ششم منادی

جب کسی اسم نکرہ کو حرف ندا کے ساتھ پکارتے ہین تو اسمین بھی بسبب اشارہ بلانے کے ایک طرح کی خصوصیت آجاتی ہے جیسے اے لڑکے ذرا یہان آنا یا او جانے والے میری بات سننا پس اس اشارہ اور خطاب سے آنے اور بات سننے کے واسطے دونون اسم خاص ہوگئے۔

استفہام کے بیان مین

لفظ کون اور کیا واسطے استفہام کے آتے ہین استفہام کی تین قسمین ہین اقراری انکاری استخباری اقراری جیسے کل تمھارے یہان مین نہ آیا تھا تو کون آیا تھا انکاری جیسے اگر ظلم کروگے تو تمھارے ملک مین کون سکھ پاویگا استخباری جیسے کون آیا تھا تم کیا کرتے ہو اور کبھی لفظ کیا جب جھڑکی سے بولا جاتا ہے تو منع کا فائدہ دیتا ہے جیسے تو کیا کام کرتا ہے یعنی اس کام کو مت کر اور کبھی لفظ کیا بمعنی استغنا اور بے پروائی کے آتا ہے جیسا مصرعہ تجھ بن بہشت پیارے مین لیکے کیا کرونگا اور کبھی واسطے تعجب کے آتا ہے جیسا کیا خوب کیا ہی نیک ہے اور کبھی واسطے حسرت اور تمنا کے آتا ہے جیسے اگر تم نوکر ہو جاتے تو کیا خوب ہوتا لفظ استفہام تبدیل مین مثل اسم موصول کے ہین یعنی بسبب آنے حروف معنوی کے لفظ استفہام

لفظ جو اسم موصول ہی اور لڑکا کل آیا تھا ایک جملہ فعلیہ خبریہ ہی یہی جملہ صلہ اسم موصول کا ہی اسم موصول اپنے صلہ کے ساتھ ملکر فعل غیر حاضر ہی کا فاعل ہوا لیکن جب اسم موصول کے آخر کوئی حروف معنوی آویگا تب لفظ جو بدل کر واحد مذکر اور مونث کے لیے جس اور جمع مذکر اور مؤنث کے لیے جن بولا جاویگا اور کہین بجاے جن کے لفظ جنھون کا بولا جاویگا جیسا جس لڑکے کو جن مردون کو جنسے جن نے یا جنھون نے اور جب اسم موصول مین شرط کے معنی پائے جاتے ہین تو اسکی جزا مین حرف تو سو وہ آتا ہی جیسا جو دیگا سو پاویگا جو آتا ہی وہ جاتا ہی جو آئیگا تو دونگا اور کبھی اسم موصول بسبب آنے حروف معنوی کے خود بدل جاتا ہی اور اپنے اسم ماقبل قابل تبدیل کو بدلنے سے باز رکھتا ہی جیسا وہ لڑکا جسکو تو نے بلایا تھا نظر نہین آتا یہان لفظ جو حرف معنوی کے سبب لفظ جس سے بدل گیا اور لفظ لڑکا بدلنے سے باز رہا۔

قسم پنجم نکرہ جو علم یا ضمیر یا اسم اشارہ یا اسم موصول کی طرف مضاف ہو

جو اسم نکرہ کہ علم یا ضمیر یا اسم اشارہ یا اسم موصول کی طرف مضاف کیا جاتا ہی اُسمین بھی ایک طرح کی خصوصیت آجاتی ہی جیسا موہن کا لڑکا تیرا بھائی اُسکا باپ جسکا چچا پس لڑکا اور بھائی اور باپ اور چچا اگرچہ نکرہ ہین

یا غائب واسطے تعظیم مخاطب غائب کے استعمال کیے جاتے ہین حضور
خداوند نعمت جناب عالی عالیجاہ غریب پرور پیر و مرشد حضرت
جناب قبلۂ حاجات قبلۂ عالم آپ صاحب مخدوم مہربان
اور کبھی کبھی بوجہ لحاظ یا شرم کے بجاے کہنے اس لفظ کے کسی مخاطب
سے کہ میرے لڑکے کو کچھ نصیحت دو کہتے ہین کہ بندہ زادہ کو کچھ نصیحت دو
اور (میری بی بی کو تم جا کر خط دینا) اسے یون کہتے ہین کہ گھر کے آدمیون
کو جا کر خط دینا گو مری بی بی اسم واحد ہی اور معرفہ لیکن گھر کے آدمیون کو
جو اسم نکرہ اور صیغۂ جمع ہی بوجہ خاص آداب کے استعمال کرتے ہین

قسم چہارم اسم موصول

اسم موصول وہ ہی جو بغیر ملنے صلہ کے جملہ کا پورا جزو نہو سکے یعنی بغیر
صلہ کے نہ فاعل ہو سکے نہ مفعول اور نہ مبتدا ہو سکے اور نہ خبر نہ ظرف
وغیرہ لیکن صلہ کے ساتھ ملکر البتہ جزو جملہ کا ہو سکتا ہی اور صلہ ایک
جملہ فعلیہ خبریہ ہوتا ہی جو اسم موصول کے ساتھ ملکر اسکو لایق ہونے
جزو جملہ کے کر دیتا ہی۔

اسم موصول کے دو لفظ ہین جو اور جون جب تک انکے آخر
کوئی حرف معنوی نہین آتا ہی تب تک وہ احد اور جمع و مذکر و مونث کے لیے
یکسان بولے جاتے ہین جیسے جو لڑکا کل آیا تھا آج مدرسہ سے غیر حاضر ہی

جو لفظ اصل مین تھا	لفظ بدل کر بنگیا
تونے تیرا قلم لیا	تونے اپنا قلم لیا
تونے تیری قلم لی	تونے اپنی قلم لی
وہ اُسکی ٹوپی پہنے ہی	وہ اپنی ٹوپی پہنے ہی
وہ اُسکا سبق پڑھتا ہی	وہ اپنا سبق پڑھتا ہی
وہ اُسکے سبق یاد کرتا ہی	وہ اپنے سبق یاد کرتا ہی

اپنا سبق سُنا اسمین لفظ تو ضمیر فاعل پوشیدہ ہی اس سبب سے ضمیر تیرا ساتھ لفظ اپنا کے بدل ہوئی بخلاف مجھے میری کتاب دیگے اگرچہ اس جملہ مین دونون ضمیرین ایک ہی مرجع کی ہین اور دوسری ضمیر مضاف الیہ بھی ہی لیکن چونکہ اس جملہ مین ضمیر اول فاعل کی نہین ہی بلکہ مفعول کی ہی اسلیے لفظ اپنے کے ساتھ بدل نہوئی بعض اوقات واسطے اظہار تعظیم اور آداب کے جو شخص مخاطب ہو یا غائب یا واسطے اظہار اپنی فروتنی اور انکسار کے الفاظ مرقومۂ مندرجۂ ذیل بجاے ضمیرون کے استعمال کرتے ہین۔

جو الفاظ بجاے ضمیر متکلم واسطے انکسار اور فروتنی کے لاتے ہین۔

فدوی کمترین غلام احقر خاکسار حقیر فقیر نیازمند عاجز مخلص نمکخوار خانہ زاد گنہگار عاصی اینجانب جو الفاظ بجاے ضمیر مخاطب

کچھ تبدیلی نہین ہوتی جیسا مین نے کہا تو نے کہا تمنے پڑھا ہمنے لکھا۔

قاعدہ ۵

جب لفظ مین اور تو کے بعد سوائے ان پانچ حروف معنوی کا کی وکے وکے تئین اور نے کے اور دوسرے حروف معنوی آتے ہین تب لفظ مین کا مجھ ہوجاتا ہی اور لفظ تو کا تجھ ہوجاتا ہی جیسا مجھکو تجھکو مجھ سے تجھ سے مجھے تجھے وغیرہ۔

قاعدہ ۶

جب ایک جملہ مین دو ضمیر مین یا دو اسم اشارہ ایک مرجع کے اس طور پر واقع ہون کہ اول ضمیر یا اسم اشارہ فاعل ہووے اور دوسری ضمیر یا اسم اشارہ مضاف الیہ تب ضمیر مضاف الیہ یا اسم اشارہ مضاف الیہ کو لفظ اپنا یا اپنے وغیرہ کے ساتھ بدلتے ہین خواہ ضمیر فاعل کی ظاہر ہو یا پوشیدہ۔

جو لفظ اصل مین تھا	لفظ بدل کر لیگیا
مین نے میری کتاب پڑھی	مین نے اپنی کتاب پڑھی
مین نے میرا گھوڑا دیا	مین نے اپنا گھوڑا دیا
مین نے میری گھوڑی بیچی	مین نے اپنی گھوڑی بیچی
تو نے تیری چیز لی	تو نے اپنی چیز لی

جو لفظ

یا سے جمع کو نون سے بدل کرتے ہین اور بعض وقت نون کے آخر لفظ
ہ یا ہون کو زیادہ کر دیتے ہین جیسا اُنکو یا اونھکو یا اونھونکو اسی طرح
اِن مثالون مین دریافت کرو۔

دیکا	اُنکا	یے کا	انکا
وے مین	اُنمین	یے مین	اِنمین
وے نے	اُن نے	یے نے	ان نے

قاعدہ ۳

جب لفظ مین ہم تو تم کے بعد حروف کا و کی یا کے یا کے تئین
آوین تب ان حروف معنوی کا حرف کاف رے سے بدل جاتا ہے
لیکن فصاحت کے لیے بعد میم ہم کے الف اور بعد میم تم کے لفظ نا
زیادہ کر دیتے ہین اور لفظ مین کا نون کثرت استعمال سے گر جاتا ہے جیسے

مین کا گھوڑا	میرا گھوڑا	تم کی کتاب	تمھاری کتاب
مین کے گھوڑے	میرے گھوڑے	ہم کے گھوڑے	ہمارے گھوڑے
تو کی گھوڑی	تیری گھوڑی	تم کی گھوڑی	تمھاری گھوڑی
تو کے تئین	تیرے تئین	تم کے تئین	تمھارے تئین

قاعدہ ۴

جب لفظ مین ہم اور تو تم کے بعد حرف نے آتا ہے تب اِنمین

آگے سے یا پیچھے سے یا اوپر کو قدر و مقدار و موجب و برابر وغیرہ شبہ ظروف ہین انمین بھی کوئی حرف معنوی مفرد مقدر رہتا ہی جیسا اس قدر بمعنی اس قدر سے یا اسقدر مین ہی۔

اسماے ضمائر یا اسماے اشارہ وغیرہ کے آخر حروف معنوی کے آنے سے تبدیلی ہوتی ہی۔

قاعدہ ۱

چنانچہ جب لفظ وہ اور یہ کے بعد کوئی حروف معنوی آوے تب واو کو آ مضمومہ اور ی کو آ مکسورہ کے ساتھ بدل کر ہ کو س سے بدلتے ہین مثلاً وہ کو سے اُسکو اور یہ کو سے اسکو ہوا اسی طرح اِن مثالون مین دریافت کرو۔

لفظ اصل	جو لفظ بدل گیا	لفظ اصل	جو لفظ بدل گیا
وہ نے	اُسنے	یہ نے	اِسنے
وہ مین	اُسمین	یہ مین	اسمین
وہ پاس	اُس پاس	یہ پاس	اِس پاس

قاعدہ ۲

لفظ وے اور یے مین حرف واو کو الف مضمومہ اور یے کو الف مکسورہ کے ساتھ اول قاعدہ کے موافق بدل کر حرف آخر یعنے

قسم سوم اسم اشارہ

اسم اشارہ وہ ہی جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کرین اور جسکی طرف اشارہ کیا جاوے اُسکو مشار الیہ کہتے ہین اسم اشارہ کے چار لفظ ہین دو واسطے قریب کے دو واسطے بعید کے۔

	واحد	جمع
اشارۂ قریب	یہ	یے
اشارۂ بعید	وہ	وے

اگرچہ ضمیر غائب اور اسم اشارہ بعید لفظاً یکسان ہین مگر معنون مین فرق ہی کیونکہ ضمیر اشارۂ ذہنی کو کہتے ہین اور اسم اشارہ وہ لفظ ہی جس سے کسی شی موجودہ کی طرف اُنگلی یا آنکھ سے اشارہ کیا جاوے۔

بیان تبدیلی ضمائر اور اسم اشارہ

واضح ہو کہ جو حرف جملون مین نشانی فاعلیت و مفعولیت اور اضافت یا ظرفیت یا تشبیہ وغیرہ کا فائدہ دیتے ہین اُنکو حروف معنوی کہتے ہین اُنکی دو قسمین ہین حروف مفرد جیسا مین سے گی کو نی کا کے والا وغیرہ اور بسبب پوشیدہ رہنے حرف مین سے گو وغیرہ علامتون ظرفیت کے کل اسماء ظروف یا شبہ ظروف کو حروف معنوی مرکب کہتے ہین جیسا پاس طرف آگے پیچھے اوپر نیچے وغیرہ اسم ظرف ہین یعنی

اور ضمیر فاعل کے آخر علامتین مفعول کو کے تئین اور یاے مجہول زیادہ کرنے سے ضمیر مفعول بن جاتی ہے۔

ضمیر مفعول	واحد	جمع
" متکلم	مجکو یا مجھے دیا	ہمکو یا ہمین دیا
" مخاطب	تجکو یا تجھے دیا	تمکو یا تمھین دیا
" غائب	اُسکو یا اُسے دیا	اُنکو یا اُنھین دیا

ضمیر مضاف الیہ

وہ ضمیر ہے جو بجاے مضاف الیہ واقع ہو یعنی جسکی طرف کسی چیز کو منسوب یا اضافت کرین اور ضمیر فاعل کے آخر لفظ کا زیادہ کرنے سے ضمیر مضاف الیہ بنجاتی ہے مضاف واحد مذکر کی علامت لفظ کا ہے اور جمع مذکر کی علامت لفظ کے اور مضاف واحد اور جمع مونث کی علامت لفظ کی ہے لیکن بعد داخل ہونے علامتون مفعول اور مضاف الیہ کے ضمائر مین اکثر تبدیلی واقع ہوتی ہے اسکا مفصل حال آگے معلوم ہوگا

ضمیر مضاف الیہ	واحد	جمع
" متکلم	میرا یا میری	ہمارا ہماری ہمارے
" مخاطب	تیرا یا تیری	تمھارا تمھاری تمھارے
" غائب	اُسکا اُسکی	اُنکا اُنکی اُنکے

دو ضمیرین تو اور تم کی ضمیرین مخاطب کی کہلاتی ہین اور مخاطب اُسکو کہتے ہین جس سے متکلم بات کہتا ہو اور ضمیرین وہ اور وے کی ضمیرین غائب کی کہلاتی ہین اور غائب اُسے کہتے ہین کہ متکلم جسکا ذکر کرتا ہو جیسے تم جانو کہ اُنکو ہم خوب مزا دینگے یہان تم ضمیر مخاطب ہے اور ہم ضمیر متکلم اور اُنکو ضمیر غائب ہے۔

پھر ضمیر کی تین حالتین ہین ضمیر فاعل ضمیر مفعول ضمیر مضاف الیہ

ضمیر فاعل

وہ ضمیر ہے جو حالت فاعلیت مین بجاے فاعل کے فعل سے پہلے آوے جیسا۔

ضمیر فاعل	واحد	جمع
" متکلم	مین آیا	ہم آئے
" مخاطب	تو آیا	تم آئے
" غائب	وہ آیا	وے آئے

بعض وقت ضمیر فاعل پوشیدہ رہتی ہے جیسے لفظ لکھ مین تو پوشیدہ یعنی تو لکھ۔

ضمیر مفعول

وہ ضمیر ہے جو حالت مفعولیت مین بجاے مفعول کے فعل سے پہلے آوے

احسان الدین صوفی اور ہندو فقیرون کے نامون کے ساتھ لفظ گرو اور منی اور بھگت لگاتے ہین جیسا لعل گرو دیا رام منی اور رام دیال بھگت

بیان تخلص کا

تخلص وہ ہی جو شاعر ایک مختصر نام اپنا مقرر کرکے شعر مین دیتے ہین جیسے مخدوم رفیع السودا کا تخلص سودا ہی شعر اس میکدہ مین سودا تم تو کبھی نہ بہکے + سب مست و بیخبر تھے ہشیار تھا تو مین تھا + اور خواجہ حیدر علی آتش کا تخلص آتش اور میرزا نوشہ کا تخلص غالب اور للو لعل کب گجراتی کا تخلص لعل ہی۔

قسم دوم ضمیر

ضمیر وہ ہی جو بجاے اسم متکلم و مخاطب یا غائب کے جسکا پہلے ذکر ہو گیا ہو آوے جیسے عبد اللہ آیا اور اُسنے اپنا سبق پڑھا پس لفظ اُسنے جو ضمیر واحد غائب کی ہی واسطے اختصار اور تحسین کلام کے بجاے عبد اللہ کے جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہی آئی ہی اگر یون ہی کہتے کہ عبد اللہ آیا اور عبد اللہ نے عبد اللہ کا سبق پڑھا تو جملہ بے محاورہ ہو جاتا اُردو مین مذکر اور مونث اور جاندار اور بے جان کے لیے ایک سی ہی ضمیرین بولی جاتی ہین ضمیر کے کل چھ صیغے ہین مین ہم تو تم وہ وے پہلی دو ضمیرین مین اور ہم کی ضمیر متکلم کی کہلاتی ہین اور متکلم اُسے کہتے ہین جو بات کہنے والا ہو اور دو

جس سے بہادری یا دیانت وغیرہ سمجھی جاوے جیسے غضنفر الدولہ
شمشیر بہادر معتمد الدولہ خانخانان وغیرہ اور جو بعض بعض الفاظ دو تین
نامون کے اول یا آخر لگا دیتے ہین وہ بھی داخل خطاب ہین جیسے
ساہو کارون اور مہاجنون کے نام کے ساتھ لفظ سیٹھ یا ساہ کا جیسے
سیٹھ لکھمی چند اور ساہ بہاری لال اور کاتھیون کے نام کے ساتھ
لفظ راے کا مثل راے جوگل کشور اور مسلمانون کے نام کے ساتھ لفظ
خان کا جو علی العموم پٹھانون کے نام کے اخیر لگاتے ہین جیسے شیر خان میر خان
لیکن اور قومون مسلمانون کے ساتھ تعظیماً یا خطاباً بولا جاتا ہے اور مغلون
کے نام کے ساتھ لفظ میرزا اور بیگ جیسے میرزا احمد بیگ میرزا علی بیگ
وغیرہ اور سیدون کے نام کے ساتھ لفظ میر یا سید جیسے سید مظہر علی
میر اکرام علی اور لفظ شیخ علی العموم شیخون کے نام کے ساتھ لکھا جاتا ہے
جیسا شیخ عبد اللہ اور ہندوون مین راجپوتون کے نام کے ساتھ لفظ
ٹھاکر اور کنور کا جیسے ٹھاکر دھیان سنگھ اور کنور لچھمن سنگھ اور برہمنون کے
نام کے ساتھ چوبے دوبے پانڈے تیواری یا مصر یا پنڈت وغیرہ جیسے
بہاری لال چوبے موہن لال دوبے مصر سوہن لال ٹیکا رام پانڈے
جوگل کشور تیواری پنڈت ہیرالال پانڈے مکند رام اور مسلمان فقیرون
کے نام کے ساتھ لفظ صوفی اور شاہ کا جیسے عبد اللہ شاہ اور

بہت مشہور ہی تو اس صورت مین موہن لال کو لچھمن پرشاد کا بھائی کہکر پکارتے ہین دوسرے یہ کہ بسبب عزت اور تعظیم کے اصلی نام نہ لیا جاوے جیسے عورت اپنے خاوند کا نام نہین لیتی مثلاً اے بدھو کے بابا اسی طرح مرد بھی اپنی زوجہ کا نام نہین لیتا جیسا جماکی ماا ور جب تک اولاد نہین ہوتی تب تک اور کسی رشتہ سے میان بی بی پکارتے ہین

بیان عرف اور اسم مشہور کا

عرف وہ ہی جو لڑکپن مین بسبب محبت یا بخیال خام اس بات کے کہ لڑکا جیتا رہے ایک اور نام معزز یا محقر اصلی نام کے سوائے رکھا جاوے اور وہ مشہور بھی ہو جاوے جیسے بہادر سنگھ کسی کا نام ہی اسکو راجہ کہتے ہین موہن لال کو چھیدا اور بدھو کو گھسیٹا اور رام دھن کو چکوڑیا اور لچھمن لال کو چھکوڑیا اور اسی طرح اور اسم محقر مثل چوہا چوہیا گرگٹ کوڑا گھونس گھوڑا وغیرہ عرف مین داخل ہین اور بعض اوقات اصلی نام کو کم کرکے بطور عرف بولتے ہین جیسے شمس الدین کو شمسو اور کالیخان کو کلو کہا کرتے ہین۔

بیان خطاب کا

خطاب وہ ہی جو کسی سرکار شاہی یا نواب یا امیر کبیر کی طرف سے بجالاوے کسی کارگزاری یا خدمت وغیرہ کے کوئی ایسا نام دیا جاوے

تو نوع انسان مین سے یہ نام خاص اُسی شخص پر صادق آویگا جسکا نام عبداللہ ہی۔

تقسیم معرفہ

معرفہ کی چھہ قسمین ہین علم ضمیر اسم اشارہ اسم موصول اور مضاف ان چارون مذکورۂ بالا کی طرف۔ اور منادیٰ۔

قسم اول علم

علم وہ ہی کہ خاص آدمی یا کسی خاص جانور یا چیز کا نام ہووے مثلاً کالیخان کہ ایک شخص کا نام ہی جو سوای اُسکی ذات کے اور کسی پر بولا نہین جاتا اسی طرح گیندا ایک کتے کا نام ہی جب گیندا کہکر پکارینگے تب سوائے گیندا کے اور دوسرا کُتا نہ آویگا علی ہذا القیاس جمنا کے کہنے سے وہ دریا سمجھا جاویگا جو دہلی متھرا آگرہ کے نیچے بہتا ہی اور معرفہ کو اسم خاص اور جزئی حقیقی بھی کہتے ہین کنیت عرف یا اسم مشہور خطاب تخلص یہ بھی داخل قسم معرفہ ہین۔

بیان کنیت کا

اسم کنیت وہ ہی جو کسی رشتہ سے باپ یا بھائی یا بیٹا وغیرہ کہکر پکارا جاوے اُسکی دو صورتین ہین اول یہ کہ علم سے کنیت زیادہ مشہور ہووے مثلاً موہن لال اپنے نام سے کم مشہور ہی لیکن اپنے بھائی لچھمن پرشاد کے ساتھ ملکر

باقاعدۂ صرف مشتق نہوا ہووے اور نہ اُس سے کوئی اور لفظ مشتق کیا جاوے مثلاً تخت صندوق میز کرسی وغیرہ اور اگر کوئی یہ کہے کہ تخت صندوق وغیرہ جو لکڑی سے بنے ہین اُنکو اسم مشتق کہنا چاہیے۔ جواب یہ ہی کہ اسم مشتق وہ ہوتا ہی جو مصدر سے بقاعدۂ صرف اس طور پر بنایا جاوے کہ اسمین مصدر کے حروف اصلی بعینہٖ یا بتبدیل ہوکر اور اُسکے معنی مصدری قائم رہین جیسا لکھنا سے لکھنے والا لکھا گیا بنا اور یہ تعریف اسپر صادق نہین آتی

تقسیم اسم جامد کی

جامد کی دو قسمین ہین نکرہ اور معرفہ نکرہ اسم غیر معین کو کہتے ہین جو ایک جنس کے تمام افراد پر بولا جاوے جیسا مرد ایک اسم ہی جو انسان مذکر کے تمام افراد پر بولا جاتا ہی جنکی عمر طفولیت سے گذر گئی ہو۔

اور عورت ایک اسم ہی جو انسان مونث کے اُس تمام جنس پر صادق آتا ہی جسکی عمر بچپن سے گذر گئی ہو اسی طرح شیر گھوڑا بکری بھیڑ یا وغیرہ اپنی اپنی جنس مین نکرہ ہین اسم نکرہ کو اسم نام اور اسم کلی بھی کہتے ہین۔

معرفہ اسم شخص معین اور خاص چیز کا نام ہی جو ایک جنس کے خاص فرد پر بولا جاتا ہی مثلاً عبداللہ ایک شخص کا نام ہی جب عبداللہ کہکر پکارینگے

اسم ۱	فعل ۵	حرف ۶	
اسم صفت ۲	فعل	حرف تعریف و تنکیر ۱	حرف ربط ۴
ضمیر ۳	متعلق فعل ۴	حرف عطف ۳	حرف ندبہ و ندا ۵

تعریف اسم کی

اسم ایک کلمہ مستقل ہی جسکے معنی مین بہیئت تصریفی کوئی زمانہ سمجھا نجاوے جیسا کاغذ کتاب قلم دوات بولتے ہی مفہوم ہو کہ یہ نام اِن چیزون کے ہین جنسے لکھتے ہین اسی طرح گنگا اور جمنا نام دریاؤن کے ہین اور دہلی اور آگرہ نام شہرون کے اور آج اور کل وغیرہ اسم ظرف زمان ہین اور مدرسہ اور کتب خانہ ظرف مکان۔

تقسیم اسم

اسم کی تین قسمین ہین جامد ۱ مصدر ۲ مشتق ۳ اسلیے کہ اسم مین حال سے خالی نہین یا تو اُس سے کوئی لفظ بنا ہو یا خود کسی اور لفظ سے بنا ہو یا وہ اسم ایسا ہو کہ نہ خود کسی اور لفظ سے مشتق ہوا ہو اور نہ اُس سے کوئی اور لفظ مشتق ہوا ہو پس اول کو مصدر کہتے ہین اور دوسرے کو مشتق اور تیسرے کو جامد۔

تعریف اسم جامد کی

جامد وہ اسم ہی کہ نام ہو کسی شخص یا چیز کا اور وہ کسی لفظ سے

جو کلمہ اپنے معنی بتاتے ہین دوسرے لفظ کی مدد اور تائید کا محتاج نہو اُسے مستقل کہتے ہین پھر جس کلمۂ مستقل سے بہیئت تصریفی کوئی زمانہ تینون زمانون ماضی حال مستقبل سے سمجھا وے اُسکو فعل کہتے ہین جیسا اس شعر ذوق سے مثال تینون زمانے کی پائی جاتی ہے شعر

نظیر اُسکا کہین عالم مین اے ذوق	نہ پایا ہون نہ پاؤنگا نہ پایا

اور بہیئت تصریفی کے یہ معنی ہین کہ گردان لفظ کو ایک صورت سے بدل کر دوسری صورت کر دے جیسا لکھا لکھتا ہے لکھیگا وغیرہ فعل کی تعریف مین ہیئت تصریفی کی اسلیے قید لگائی ہے کہ جو اسم واسطے زمانے کے بنائے گئے ہین وے اسم تعریف فعل سے خارج ہو جاوین جیسا لفظ آج اور کل جو اسم ظرف ہین کچھ بہیئت تصریفی اُنمین زمانہ نہین پایا جاتا ہے بلکہ واضع نے اِن لفظون کو واسطے نام زمانہ کے وضع کیا ہے اسلیے لفظ آج اور کل اسم ظرف ہین اور فعل کی تعریف سے خارج ہین۔

اور جس کلمۂ مستقل سے بہیئت تصریفی کوئی زمانہ مفہوم نہین ہوتا اُسے اسم کہتے ہین جیسا ہاتھی گھوڑا دہلی آگرہ وغیرہ اور جو انگریزی مین کلمہ کی نو قسمین ہین وے سب ان تینون قسمون اسم فعل حرف مین اسطرح داخل ہین۔

تو اوس لفظ کو مفرد کہتے ہین جیسا کریم خان ایک شخص کا نام ہی جزو اسکے کریم - اور خان ہین کریم بمعنی بزرگی رکھنے والا اور خان لفظ خطاب بمعنی سردار اور صاحب کے ہی اگرچہ دونون لفظ بامعنی ہین مگر حالت علمیت مین اُس نام سے یہ معنی مقصود نہین ہین اسی طرح لفظ زید کسی شخص کا نام ہی جزو اُسکے زی و د کچھ معنی نہین رکھتے اور لفظ مر کے جزو بھی نہین ہوسکتے ہین اور ایسے ہی مفرد کو کلمہ بھی کہتے ہین -

بیان کلمہ

لغت مین کلمہ کے معنی بات اور زخم کرنے کے ہین اور نحویون کی اصطلاح مین لفظ مفرد معنی دار کو کلمہ کہتے ہین -

تقسیم کلمہ

کلمہ کی تین قسمین ہین اسم فعل حرف اسلیے کہ کلمہ دو حال سے خالی نہین یا تو اپنے معنی بتلانے مین دوسرے لفظ کے ملانے کا محتاج ہوگا یا نہوگا پس جو کلمہ اپنے معنی بتلانے مین دوسرے لفظ کا محتاج ہی تو اُسے حرف کہتے ہین جیسا سے اور تک دونون لفظ غیر مستقل ہین جب تک کہ انکے ساتھ کوئی اور اسم یا فعل نہ ملے اپنے معنی نہین بتلاتے مثلاً کلکتہ سے پیشاور تک تار برقی جاری ہی اب اس ترکیب سے لفظ سے کے معنی شروع کے اور تک کے معنی انتہا کے حاصل ہوے اور

لفظ مذکور کہتے ہین ۔

بیان لفظ مقدر کا

اور لفظ مقدر وہ ہی جو ظاہر مین لکھا اور بولا نہ جاوے اور معنی اُسکے لیے جاوین جیسا لکھ مین لفظ تو ضمیر مخاطب پوشیدہ ہی یعنی تو لکھ ۔

بیان مرکب کا

اور اگر جزو لفظ موضوع کا دلالت کرے جزو معنی پر اور وہ دلالت اُس لفظ کے لیے مراد اور مقصود بھی ہو تو اُس لفظ کو مرکب کہتے ہین یعنی اگر لفظ کے جزو کرڈالین تو معنی کے وہ جزو ہو جاوین جنکے لیے لفظ مرکب موضوع ہوا ہی جیسا پتھر پھینکنے والا ایک لفظ مرکب ہی پتھر اور پھینکنے والا سے لفظ پھینکنے والا اُس ذات کو بتلاتا ہی جسنے پتھر پھینکا اور لفظ پتھر ایک جسم جماداتی کو بتاتا ہی پس پتھر پھینکنے والا ایک لفظ مرکب ہی دو جزون سے ایک پتھر اور دوسرے پھینکنے والے سے جسکے دونون جزو اپنے اپنے علیحدہ علیحدہ وے معنی بتلاتے ہین جنکے لیے واضع نے لفظ پتھر اور پھینکنے والے کو وضع کیا ہی ۔

بیان لفظ مفرد کا

اگر دلالت جزو لفظ کی جزو معنی پر مراد اور مقصود نہووے یعنی اِسکے جزون کے وے معنی نہوین جو اِسکے موضوع سے علاقہ رکھتے ہون

علم مین بیان کیا جاوے جیسے احوال بدن انسان اور دوا علم طب کا موضوع ہی اسی طرح علم صرف مین کلمہ کے اُن حالات سے بحث کی جاتی ہی جو اُس سے متعلق ہین اور لغت مین موضوع کے معنی بنائے گئے کے ہین۔

بیان لفظ کا

واضح ہو کہ لغت مین لفظ کے معنی پھینکنے کے ہین اور اصطلاح مین لفظ اُسے کہتے ہین جو آواز آدمی کے مُنھ سے نکلے عام اس سے کہ وہ لفظ موضوع ہووے یا مہمل مذکور ہووے یا مقدر مفرد ہووے یا مرکب۔

بیان لفظ موضوع

اگر کسی لفظ کے لیے واضع نے کچھ معنی مقرر کیے ہین جیسا لفظ زید کہ موضوع ہوا ہی واسطے نام ایک شخص خاص کے تو ایسے لفظ کو لفظ موضوع کہتے ہین اور لغت بنانے والے کو واضع۔

بیان لفظ مہمل

اور جس لفظ کے کچھ معنی نہین اُسے مہمل کہتے ہین جیسا لفظ دیز جو زید کے اُلٹے حرفون سے بنا ہی محض بے معنی ہی گو کسی زبان مین اسکے معنی ہون لیکن زبان عربی مین اسکے کچھ معنی نہین ہین جسکا وہ لغت ہی۔

بیان لفظ مذکور کا

اور لفظ مذکور وہ ہی جو ظاہر مین لکھا اور پڑھا جاوے جیسے زید اسے

ہر ایک بولی خلط ملط ہوکر ایک نئی زبان پیدا ہوگئی اور اُسکا نام اردوے معلےٰ سے منسوب ہوکر زبان اردو پڑ گیا اور کثرت استعمال سے لفظ زبان دور ہوکر صرف اس زبان کا نام اردو رہگیا اردو زبان لغات ہندی فارسی اور عربی ترکی سنسکرت وغیرہ سے مرکب ہی اور جب سے عملداری سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر کی ہندوستان مین آئی تب سے صاحبان عالیشان حکام زمان کے التفات سے اُسنے ایک عجیب رونق پائی بلکہ اکثر کچہریون مین ہر طرح کے کاغذات مقدمات دیوانی اور کلکٹری اور فوجداری وغیرہ اردو ہی زبان مین لکھے جاتے اور اردو محاورے مین اب لغات انگریزی بھی مثل لغات فارسی اور عربی کے شامل ہوتے جاتے ہین۔

تعریف علم صرف

صرف ایک علم باقواعد ہی جس سے اصلیت کلمات اور طریقہ اشتقاق افعال اور اسماے مشتقات اور اُنکی گردان اور حذف اور زیادتی حروف اور تبدیل کرنا صورت بعض الفاظ کا جنمین تبدیلی واجب ہی معلوم ہوجاوے اور غرض اس علم سے یہ ہی کہ متکلم لفظ صحیح بولے اور موضوع اس علم کا کلمہ ہی۔

اصطلاح مین موضوع علم کا اُسے کہتے ہین جس چیز کا حال اُس

حصہ سوم قواعد اُردو

صرف کا باب

مقدمہ ماہیت اور وجہ تسمیہ زبان اردو و تعریف علم صرف اور اُسکی غرض اور موضوع کے بیان مین۔

ماہیت زبان اردو

اردو کے معنی پادشاہی لشکر کے ہین چنانچہ تواریخ کی کتابون مین پادشاہی فوج کو اردوے معلی لکھا ہی جب سلاطین تیموریہ نے ہندوستان مین قیام کیا اور دہلی کو اپنا دارالخلافت بنایا تو لشکر کے آدمی اور پادشاہی متوسل جو ایران اور توران اور اور مختلف ملکون کے رہنے والے تھے سودا سلف خریدنے مین دہلی کے بازاریون کے ساتھ جنکی زبان ہندی بھاشا تھی فارسی ہندی آمیز بولنے لگے رفتہ رفتہ شاہ جہان کے عہد تک

مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ
مرکب غیر مفید	۹۸	قاعدہ شناخت فاعل اور مفعول بہ کا	۱۱۶
اقسام مرکب غیر مفید۔	۹۹	بیان اختصار جملہ کا۔	۱۱۸
مرکب اضافی۔	״	قاعدہ تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت فعل کا	۱۲۱
مرکب توصیفی۔	۱۰۴	بیان جملۂ انشائیہ کا۔	۱۲۲
مرکب امتزاجی۔	۱۰۵	باعتبار معنی کے جملہ کی قسمیں	۱۲۳
مرکب تعدادی۔	״	بیان اقسام مفعول و متعلقات فعل کا	۱۲۴
بیان جملہ۔	۱۰۶	مفعول مطلق۔	۱۲۵
تقسیم جملہ۔	۱۰۷	مفعول فیہ۔	״
جملۂ اسمیہ۔	״	مفعول لہ۔	۱۲۶
جملہ فعلیہ۔	۱۰۹	حال و المحال۔	״
فاعل۔	״	تمیز و ممیز۔	۱۲۷
علامت فاعل۔	۱۱۰	مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ۔	۱۲۸
مفعول بہ۔	۱۱۱	توابعات۔	۱۲۹
نقشۂ علامات مفعول بہ۔	״	تاکید۔	״
بیان مندوب۔	۱۱۳	بدل و مبدل منہ۔	۱۳۱
بیان تحذیر۔	۱۱۴	عطف بیان۔	۱۳۳
مختصر بیان فعل۔	״	عطف بحرف۔	״
ترتیب اجزائے جملۂ فعلیہ۔	۱۱۵	تابع مہمل۔	۱۳۴

مطالب	صفحہ
طریق متعدی بالواسطہ۔	۷۴
بیان وحدت وجمعیت اور تذکیر	
تانیث افعال کا۔	۷۶
بیان مجاز فعل کا۔	۷۷
بیان فعل مفرد ومرکب کا۔	۷۸
صورت بیانیہ۔	۸۱
صورت امریہ۔	۸۲
صورت شرطیہ۔	״
صورت اختیاری۔	۸۳
صورت مصدری۔	״
بحث حروف۔	۸۴
لفظ سے۔	״
میں۔	۸۵
پر۔	״
کو۔	״
ساتھ۔	۹۶
حروف اضافت۔	״
علامت اسم فاعل۔	״

مطالب	صفحہ
کہ۔	۹۶
حروف نفی۔	۸۷
حروف ندا۔	״
یو۔	۸۸
حروف تصغیر۔	״
کر۔	۸۹
حروف تشبیہ۔	״
حروف عطف۔	۹۰
حروف تردید۔	״
حروف استثنا۔	״
لیکن۔	۹۱
حروف ایجاب وانکار۔	״
ہی۔	۹۲
حروف تعجبی۔	״
باب نحو	۹۷
تعریف علم نحو۔	״
مرکب۔	״
مرکب مفید۔	۹۸

مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ
استفہام۔	۲۲	اسم تصغیر۔	۴۶
بیان مصدر۔	۲۶	بیان اسم سالم وغیر سالم۔	۴۷
مصدر وضعی وغیر وضعی۔	״	اسم سالم۔	״
مصدر لازمی ومتعدی۔	۲۷	اسم غیر سالم۔	״
اوزان مصادر فارسی۔	۲۸	تذکیر وتانیث اسم۔	۵۱
اوزان مصادر عربی		قاعدے پہچان مذکر ومؤنث کے	۵۲
مستعملۂ اردو۔	۳۲	اسم کی وحدت وجمعیت۔	۵۵
بیان حاصل مصدر۔	۳۴	نقشہ جمع سماعی مذکر ومونث۔	۵۸
بیان مشتق کا۔	۳۶	نقشۂ اوزان جمع عربی	
اسم فاعل۔	״	مستعملۂ اُردو۔	۵۹
تقسیم اوزان اسم فاعل عربی۔	۳۹	بحث فعل۔	۶۱
اسم فاعل تعلیلی۔	״	تعریف افعال۔	״
اسم مفعول۔	۴۰	دستور اشتقاق۔	۶۴
صفت مشبہ	۴۱	نقشہ صرف کبیر سمجھنے کا۔	۶۶
اسم تفضیل۔	״	فعل لازمی ومتعدی۔	۶۹
اسم آلہ۔	۴۴	فعل صحیح وغیر صحیح	۷۰
اسم ظرف۔	۴۵	فعل معروف ومجہول۔	״
اسم حالیہ۔	״	تصریف کبیر مصدر لکھا جانا کی	۷۱

فہرست حصۂ سوم قواعد اُردو

باب صرف

مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ
ماہیت زبان اُردو۔	۱	تقسیم معرفہ۔	۹
تعریف علم صرف۔	۲	قسم اول علم۔	//
بیان لفظ کا۔	۳	کنیت۔	//
لفظ موضوع۔	//	عرف یا اسم مشہور۔	۱۰
لفظ مہمل۔	//	خطاب۔	//
لفظ مذکور۔	//	تخلص۔	۱۲
لفظ مقدر۔	۴	قسم دوم ضمیر	//
بیان مرکب۔	//	ضمیر فاعل۔	۱۳
مفرد۔	//	ضمیر مفعول۔	//
کلمہ۔	۵	ضمیر مضاف الیہ۔	۱۴
تقسیم کلمہ۔	//	قسم سوم اسم اشارہ۔	۱۵
تعریف اسم۔	۷	بیان تبدیلی ضمائر و اسم اشارہ	//
تقسیم اسم۔	//	قسم چہارم اسم موصولہ۔	۲۰
تعریف اسم جامد۔	//	قسم پنجم نکرہ مضاف۔	۲۱
تقسیم اسم جامد۔	۸	قسم ششم منادی۔	۲۲

Qawaid Urdu III Part
INDIA INSTITUTE

حصۂ سوم

رسالۂ قواعد اردو

مجاریہ و مستعملۂ مدارس سررشتۂ تعلیم ممالک مغربی و شمالی جسکو مرزا نثار علی بیگ

مدرس اول آگرہ کالج نے باعانت منشی فیض اللہ خان مدرس دوم

تالیف کیا

واسطے استعمال طلبۂ مدارس و مکاتب سررشتۂ تعلیم صوبۂ اودھ کے

حسب الحکم جناب صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن سررشتۂ تعلیم ممالک مغربی

و شمالی و صوبۂ اودھ

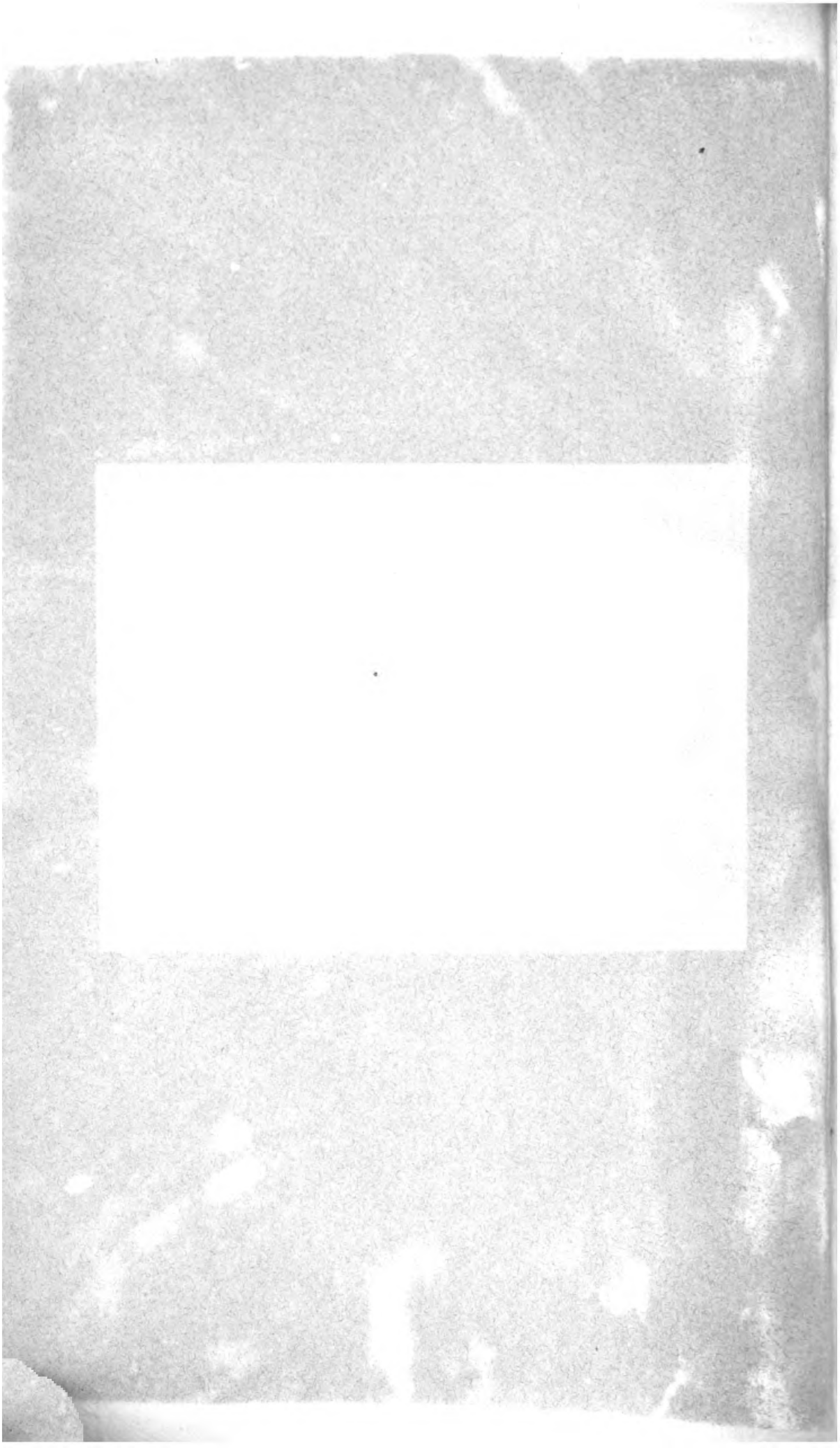
بار پنجم

مطبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ میں چھاپا گیا

ماہ دسمبر ۱۸۸۲ء

Qawā'id-ĕ-Urdū.

Pt. III.



Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

